

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز پیر مورخہ 20 دسمبر 2010ء بمطابق 13 محرم الحرام 1432 ہجری صحیح دس بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَنُنزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ
وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَسَا
بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يُسُوسًا قُلْ كُلُّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَى
سَبِيلًا۔

(ترجمہ): اور کہہ دیجئے کہ حق آیا اور باطل گیا گزرا ہوا (اور) واقعی باطل چیز تو یونہی آتی جاتی رہتی ہے۔ اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفاء اور رحمت ہے اور نا انصافوں کو اس سے اور التناقض بڑھتا ہے۔ اور آدمی کو جب ہم نعمت ادا کرتے ہیں تو منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ پھیر لیتا ہے اور جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ناامید ہو جاتا ہے۔ آپ فرمادیجئے کہ ہر شخص اپنے طریقے پر کام کر رہا ہے سو تمہارا رب خوب جانتا ہے جو زیادہ ٹھیک رستہ پر ہو۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions` Hour': Question No. 822, Ms. Noor Sahar Sahiba, not present. Ji, Muhammad Zamin Khan, not present. Again Muhammad Zamin Khan, not present. Again Muhammad Zamin Khan, not present. Ms. Noor Sahar Sahiba. Not present. Saqibullah Khan Chamkani, Question No?

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کونسین نمبر 883۔

Mr. Speaker: Any supplemnetary ji?

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، کہ یو سیکنڈ راکری جی۔ دا مونیر تہ اوس ملاؤ شو I have not read it، یو منٹ کنبے، دا ما تہ مو کہ لیر تائم راکرو نو سر۔

جناب سپیکر: Last کنبے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: نور سحر صاحبہ۔ دا کونسچن بیا وروستو تہ پیش کیرہ۔ نور سحر صاحبہ، موجود نہیں ہیں۔ محمد جاوید عباسی، موجود نہیں ہیں۔ مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سوال نمبر 909۔

جناب سپیکر: جی۔

* 909 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے کئی اضلاع میں جنگلات واقع ہیں جن میں ضلع ہنگو بھی شامل ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو سے محکمہ ہذا کو جنگلات سے کافی آمدنی حاصل ہوتی ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) 2008-09 اور 2009-10 کے مالی سالوں کے دوران ضلع ہنگو سے حکومت کو جنگلات کی مد میں

کتنی آمدن حاصل ہوئی ہے؛

(ii) مذکورہ آمدن کہاں اور کن مقامات پر خرچ ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) (i) سال 2008-09 اور 2009-10 میں ضلع ہنگو میں آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے:

آمدنی		ذرائع	نمبر شمار
2009-10	2008-09		
1400000	---	درختان کی نیلامی	1
231660	42652	پیداوار جنگل کی ڈیوٹی اور متفرق آمدنی	2
69040	67350	شاملات مزری سے 20% حصہ	3
1,700700	110002	کل میران	

(ii) جنگلات کے محاصل محکمہ خزانہ کے وضع شدہ طریقہ کار کے مطابق ایک خاص مد میں جمع کئے جاتے ہیں جس کو ہم خرچ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ؟

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سوال دا دے جی، دوئی ما تہ لیکلی دی چہ 2009-10 کبنے متوقع آمدنی ایک لاکھ چالیس ہزار دہ، زہ د منسٹر صاحب پہ نوپس کبنے دا خبرہ راولم چہ دا ڈیرہ کمہ آمدنی دہ او چہ کومے ونے وھلے شوے دی، ڈیر کثیر تعداد باندے وھلے شوے دی، ہغہ دیولا کھ نہ، ہغہ د ڈیرو لکھونو روپو دی او نور مطلب دا دے زہ د دے نہ مطمئن یم خو پہ دغہ خبرے باندے چہ دوئی دا تحقیق او کپری او لڑ مطلب دا دے چہ خیال اوشی۔

Mr. Speaker: Janab Wajid Ali Khan Sahib, honourable Minister for Environment, please.

جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب، مفتی جانان صاحب چہ کوم د شک او شکوک اظہار او کپرو نو د دے بہ مونبر تحقیقات او کپرو، باقی چہ کوم تفصیل دے نو ہغہ پہ دغہ جواب کبنے موجود دے نو کہ بیا ہم د دوئی تسلی نہ کپری نو د دے بہ مونبرہ انکوائری ہم او کپرو او د دوئی بہ دا تسلی او کپرو چہ پہ دیکبنے خہ دا سے خبرہ وی نو یقیناً د ہغے خلاف بہ مونبر اقدامات او کپرو۔ کہ

داسے شہ خبرہ وی او کہ ہغہ پہ دے سوال کنبے موجود نہ وی یا د حکومت شہ
تاوان شوے وی نو د دے بہ خامخا مونبرہ تحقیق او کپرو انشاء اللہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Again Mufti Said Janan Sahib, Question No?

Mufti Said Janan: 984.

جناب سپیکر: جی۔

* 984 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو سے محکمہ ہذا کو جنگلات سے کافی آمدنی ہوتی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) 2008-09 اور 2009-10 کے دوران جنگلات سے محکمہ کو کتنی آمدنی حاصل ہوئی ہے؛
(ii) مذکورہ عرصہ کے دوران محکمہ نے ہر ضلع میں اور خاص کر ضلع ہنگو میں کیا کام کئے ہیں اور کہاں کہاں
کئے ہیں، نیز کن مقامات پر جنگلات لگائے گئے ہیں، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) سال 2008-09 اور 2009-10 میں ضلع ہنگو میں آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے:

آمدنی		ذرائع	نمبر شمار
2009-10	2008-09		
1400000	---	درختان کی نیلامی	1
231660	42652	پیداوار جنگل کی ڈیوٹی اور متفرق آمدنی	2
69040	67350	شاملات مزرعی سے 20% حصہ	3
1,700700	110002	کل میزان	

(ii) کوہاٹ فارسٹ ڈویژن نے عرصہ 2008-09 اور 2009-10 میں جو کام کئے ہیں ان کی ضلع وائز
تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تفصیل کام	نام مقام	نام ضلع
2008-09	25 ایکڑ سوئیٹنگ	دوآبہ	ضلع ہنگو
-do-	50 ایکڑ پلانٹیشن	دواری	
2009-10	50 ایکڑ پلانٹیشن	ولن	

-do-	45 ایکڑ سوئیٹنگ	دو آبه	
	170 ایکڑ	ٹوٹل	
2009-10	25 ایکڑ پلا نٹیشن	شادی خیل	ضلع کوہاٹ
-do-	45 ایکڑ پلا نٹیشن	مسلم آباد	
-do-	30 ایکڑ پلا نٹیشن	لاچی	
	100 ایکڑ	ٹوٹل	
2008-09	50 ایکڑ پلا نٹیشن	دھرنگی	ضلع کرک
-do-	50 ایکڑ سوئیٹنگ	زنکہ	
-do-	50 ایکڑ پلا نٹیشن	لاواغر	
-do-	50 سوئیٹنگ	سورڈاگ	
2009-10	75 ایکڑ پلا نٹیشن	رحمت آباد	
-do-	40 ایکڑ سوئیٹنگ	غنڈی کدہ	
-do-	40 ایکڑ پلا نٹیشن	دھرنگی	
-do-	40 ایکڑ پلا نٹیشن	زنکہ	
-do-	35 ایکڑ پلا نٹیشن	بخبر سم	
-do-	50 ایکڑ پلا نٹیشن	اکبر شاہ باغ	
-do-	15 ایکڑ سوئیٹنگ	سراج خیل	
-do-	50 ایکڑ پلا نٹیشن	خدہ بانڈہ	
	545 ایکڑ	ٹوٹل	

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: دیکھنے جی، صرف دا یو تپوس زہ د منسٹر صاحب نہ کوم۔ ما جی لیکلی دی "مذکورہ عرصے کے دوران محکمہ نے ہر ضلع میں اور خاص کر ضلع ہنگو میں کیا کام کئے ہیں اور کہاں کہاں کئے ہیں، نیز کن مقامات پر جنگلات لگائے ہیں، ضلع واہن تفصیل فراہم کیا جائے؟" دا زمونہ ضلعے لاندے دوئی لیکلی دی "ضلع ہنگو دوآبه پچیس ایکڑ سوئیٹنگ" او 2008-09

کبنے او دوراری پچاس، ولن پچاس، دوابه پچاس او توتیل ایک سو ستر جوړیږی۔ زه دا تپوس کوم چه د دوئ طریقہ کار څه ده؟ دا د چا په وینا باندے کیری او د دے پالیسی څه ده؟ ممبر معلومول پکار دی او که نه دی پکار؟ که هر سرے مطلب خپل خپل دغه کوی جی، زه صرف دا تپوس کوم۔۔۔۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Environment, Janab Wajid Ali Khan Sahib, please.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب، د مفتی صاحب د انفارمیشن د پارہ دا زمونږ هر دسترکت کبنے فارست ډویژن وی او فارست ډویژن چه دے نو هغوی مختلف ایریاز دغه کوی، چه دے ایریاز کبنے څه کار پکار دے نو د هغه د پارہ نرسریز جوړیږی او هغه نرسریز چه دی نو هغه بیا چه کوم په هغه کبنے پلانٹیشن مکمل شی، رااوخیژی، پکبنے جوړ شی نو هغه پلانٹیشن بیا په هغه مختلف علاقو کبنے هغوی لگوی۔ د هغه د پارہ هغوی هغه مختلفه علاقے بنائی، که د دوئ داسے څه ایریا وی یا علاقے وی چه هغه کبنے ضرورت وی او تر اوسه پورے فارست والو کار نه وی کړے نو که دوئ هغه مونږ ته Mention، او د بنائی نو یقیناً چه په هغه کبنے فارست به کار اوکړی او د دوئ هغه علاقہ چه ده، هغه کبنے به هم پلانٹیشن اوشی۔
جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید حانان: جناب سپیکر، نورلس یونین کونسلز دی جی هنگو کبنے، څلورو یونین کونسلو کبنے کار شوی دے او نورو کبنے نه دے شوی، منسٹر صاحب د مهربانی اوکړی او بنه ځایونه دی او بنه علاقے دی او هغه کبنے د دا کار اوکړی، دا د ما سره وعده اوکړی جی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل واجد علی خان صاحب۔

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب چه د دوئ کوم ځایونه دی، هغه کبنے به مونږ ډی سی او صاحب ته اووایو چه هغوی د دوئ په ځایونو کبنے پلانٹیشن اوکړی او دوئ د کبنینی زمونږ سره چه کوم کوم ځائے کار کول غواړی سرکاری طور به ئے ورته اوکړو۔

جناب سپیکر: تاسو ورستو ورسره کبڻينئى جى، خايونه ورتہ او بنيايئى۔ Again مفتى
جانان صاحب، سوال نمبر؟
مفتى سيد جانان: سوال نمبر 985۔
جناب سپیکر: جى۔

* 985 _ مفتى سيد جانان: کيا وزير جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آيا يہ درست ہے کہ صوبہ خيبر پختونخوا ميں بالعموم اور ضلع ھنگو بالخصوص سب سے زيادہ مزرى
(ادوان) پيدا کرنے والا ضلع ہے؛
(ب) آيا يہ بھی درست ہے کہ مزرى کي پيداوار صوبے ميں روز بروز ختم ہونے کي طرف جارہی ہے؛
(ج) اگر (الف) و (ب) کا جواب اثبات ميں ہو تو حکومت نے 2008-09ء ميں مزرى کي پيداوار
بڑھانے کيلئے کيا اقدامات کئے ہيں اور اس مد ميں کتنا فنڈ خرچ کيا ہے، نيز اگر فنڈ خرچ نہيں کيا گيا تو وجوہات
بيان کي جائیں؟

جناب واحد على خان (وزير ماحوليات): (الف) جى ہاں، يہ درست ہے۔
(ب) آبادى ميں اضافہ، ضروريات زندگى کے استعمال ميں مزرى مصنوعات کي اضافى مانگ، امن و
امان کے خراب حالات، افغان مہاجرین اور ان کے مال مویشيوں کي موجودگى اور مزرى کي پيداوار پر
انحصارى مزرى کي پيداوار ميں کمى کے اسباب بنتے جارہے ہيں۔
(ج) سال 2008-09ء ميں صوبائى حکومت نے نان ٹمبر فارسٹ پروڈکٹس کيلئے ايک سکيم منظورى کي
ہے جس کي تفصيل درج ذيل ہے:

سکيم کا نام	سال	علاقہ	گاؤں	کام کي نوعيت	کام کي تعداد	رقم	کيفيت
ڈيويلپمنٹ آف مزرى اينڈ پونٹشل سپيشيز ان ڈسٹرکٹ	2008-09	ضلع ھنگو	کچي 15 ايکڑ ريئسان 20 ايکٹر	ضلع ھنگو ميں 35 ايکڑ مزرى کي کاشت	35 ايکڑ پر مزرى کي کاشت	193000	193000

							ہنگو اینڈ کئی مروت
--	--	--	--	--	--	--	-----------------------

اس کے علاوہ سال 2008-09ء کے دوران مزرے کی پلانٹیشن کیلئے ضلع ہنگو، کوہاٹ فارسٹ ڈویژن کو کوئی فنڈز مختص نہیں ہوئے، اس کی بڑی وجہ ضلع ہنگو میں امن وامان کی خراب صورتحال تھی، اب حالات بہتر ہونے پر اگلے مالی سال سے یعنی 2010-11 کیلئے چالیس ملین روپے کی خطیر رقم مزرے کی پیداوار بڑھانے کیلئے تجویز کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: خہ سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ؟

مفتی سید حنان: سوال نہ مطمئن یم خو دا یوہ خبرہ اخر کنبے دوئی ڀیرہ بنہ لیکلے ده جی۔ دوئی لیکلی دی چه 2010-11 کنبے مونر چالیس ملین روپئی د میزرو د پارہ، د میزرو د پیداوار زیاتولو د پارہ چه ارادہ مو شتہ دے، زہ دا وایم چه دا ڀیر یو بنہ خیز دے او ڀیر ڀیر یا خیز دے او ڀیر د فائدے والا خیز دے خو د دے فصل بالکل ہم پہ ختمیدو باندے دے او مطلب دا دے چه زمونر علاقے، د دے د پارہ ڀیر خایونہ دی او ڀیر بنہ دغه دی خو لکه دوئی چه کومہ وجہ لیکلی ده نو پہ دغه وجہ باندے دا فصل جی ختمیبری خو منسٹر صاحب د دا مہربانی او کپی دی، دا د ما تہ او وائی چه او دا چالیس ملین روپئی چه دوئی کومے مختص کرے دی، دا مطلب دا دے چه دا مونر آئندہ اے دی پی کنبے اچوؤ او دا بہ لگوؤ، بس دغه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او د میزرو کتھونہ خو مونر استعمالوؤ نو هغه خو ختمولے نہ شو، هغه خو زمونر رواج دے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ملک محمد قاسم خان صاحب! سوال۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، منسٹر صاحب تہ زہ دا ریکویسٹ کوم چه آیا دوئی پہ کرک کنبے ہم، چه د دے زمکہ د میزرو د پارہ فٹ دہ، دوئی خیال شتہ چه خہ بہ او کپی جی؟

جناب سپیکر: بنہ جی۔ جناب آئر بیبل واجد علی خان صاحب، منسٹر انوائرونمنٹ۔

وزیر ماحولیات: محترم سپیکر صاحب، میز پر چہ دے، دا یقیناً زمونر ڈیر بنہ فصل دے، زمونر د دے صوبے او زمونر تقریباً ٲول دار و مدار ہم پہ دے بوتی باندے دے خو کله چہ دا افغان مہاجر زمونر دے علاقے تہ راغلی دی، ہغوی دے تہ ڈیر زیات نقصان رسولے دے او نقصان پہ دے وجہ چہ دوئی ہغہ بوتی پہ کچرو باندے ویستی دی نوزیات نقصان چہ دے نو د ہغے نہ رسیدلے دے۔ د ہغے بیا پلانٹیشن د پارہ مونر پراجیکٹس جوڑ کڑی دی او انشاء اللہ تعالیٰ پہ ہغے باندے بہ کار کوؤ۔ دا بوتی چہ دی، دا مونر Preserve ہم کڑو او زیات ئے ہم کڑو او د دے خنگلات چہ دی، دا مونر مزید زیات کڑو۔ خنگہ چہ ملک قاسم صاحب خبرہ او کڑہ نو دوئی اوس ما سرہ دے وخت کنبے داسے خہ ٲیتیل نشتہ نو کہ دوئی دا سوال راوڑی نو یقیناً زہ بہ ورلہ بیا جواب ور کڑے شم جی او د کرک متعلق دے وخت کنبے ما سرہ خہ انفارمیشن نشتہ۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ۔ تیمور خان صاحب، محمد تیمور خان آنریبل ممبر صاحب۔ جی تیمور خان، سوال نمبر؟

جناب محمد تیمور خان: سوال نمبر 1049۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1049 _ جناب محمد تیمور خان: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ باغات پر مختلف قسم کے ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ باغات لگاتے ہی ٹیکس وصول کرنا شروع کر دیا جاتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت باغات پر شروع دن کی بجائے تین سال بعد پھل شروع کرنے پر ٹیکس وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال و املاک) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) بمطابق لینڈ ٹیکس اور ایگریکلچرل انکم ٹیکس (ترمیمی) آرڈیننس سال 2001ء ایسے باغات جن کی عمر

پانچ سال یا اس سے زیادہ ہو، ٹیکس میں شامل ہیں، ماسوائے آموں کے باغات کہ جن پر ٹیکس سات سال کی

عمر میں لگایا جاتا ہے جبکہ پانچ سال سے کم عمر کے باغات ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

جناب سپیکر: بل سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ جی؟

جناب محمد تیمور خان: او جی او۔ دیکبنے جی دوئ جز نمبر (ب) کبنے وئیلی دی او ما کوئسچن کرے دے: "آیایہ بھی درست ہے کہ باغات لگاتے ہی ٹیکس وصول کر دیا جاتا ہے؟" جی نہیں، جواب راتہ ملاؤ شوے دے، جی نہیں۔ بیا پہ جز نمبر (ج) کبنے وئیلے شوی دی "اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت باغات پر شروع دن کی بجائے تین سال بعد پھل شروع کرنے پر ٹیکس وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟" دھغے جواب جز نمبر (ج) کبنے راغلے دے چہ "بمطابق لینڈ ٹیکس اور ایگریکلچرل انکم ٹیکس (ترمیٹی) آرڈیننس سال 2001ء ایسے باغات جن کی عمر پانچ سال یا اس سے زیادہ ہو ٹیکس میں شامل ہے، ماسوائے آموں کے باغات کہ جن پر ٹیکس سات سال کی عمر میں لگایا جاتا ہے جبکہ پانچ سال سے کم عمر کے باغات ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔" دلته خو جی مونبر سرہ چہ کوم باغونہ وی، کوم وخت کبنے چہ بوتی مونبر او کرو نو ہم دھغہ ورخ نہ ٹیکس وصولی شروع شی نو ما دغہ تپوس کولو چہ دا دوئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو وائی چہ کچہ باغ اولگی نو ہم دوئ ٹیکس لگول شروع کری؟

جناب محمد تیمور خان: او جی، کوم وخت کبنے چہ مونبر بوتی او کرو نو ہم پہ ہغہ وخت مونبر ٹیکس وصولی شروع کرو۔

جناب سپیکر: جی، جناب آرنیل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹرا رشید عبداللہ (وزیر قانون): جی، قانوناً خو دغہ پوزیشن دے او کہ شوک غیر قانونی داسے کوی نو ہغہ خو ایم پی اے صاحب دے، بالکل پکار دہ چہ بس دغہ کری او خہ ایف آئی آر وغیرہ پرے کت کری یا دیپارٹمنٹ تہ ئے Identify کری چہ شوک داسے کوی چہ Arrest شی یا ئے سسپینڈ کرو، داسے د Identify کری، ہسے ہم ایم پی اے صاحب لہ پکار دی چہ دے پخپلہ (قہقرہ) خہ Step وغیرہ واخلی۔

جناب سپیکر: دیرہ مودہ پس ئے سوال راورے دے، تھیک شوہ۔

جناب محمد تیمور خان: خو مونږ سره پخپله داسه شوی دی، دا خو اوس یو کال دوه شوی دی چه ایم پی اے شوے یم، مونږ سره پخپله مخکښه نه داسه کیری کنه جی، نو ما ځکه دغه اوکړو۔

جناب سپیکر: جی لاء منسټر صاحب! ایم پی اے صاحب سره پخپله داسه شوی دی نو دا ورله تاسو دا مسئله حل کړه جی، ملک قاسم خان خټک صاحب! سوال نمبر جی؟

آوازی: د مفتی جانان صاحب کوټسچن دے جی۔

جناب سپیکر: هس جی، مفتی جانان صاحب پاتے شو پکښه؟ Oh sorry, sorry، اودرپره مفتی صاحب، مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر دے جی 1058۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1058 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال میں پٹواری، گرداور اور تحصیلدار حد براری، انتقال کی سرکاری فیس وصول کرتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حد براری اور انتقال کیلئے سرکاری فیس مقرر ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع ہنگو میں شری اور دیہی علاقوں میں حد براری اور انتقالات کی فیس مقررہ فی کنال کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال و املاک): (جواب وزیر قانون نے پڑھا) (الف) یہ درست ہے کہ کوئی بھی اہلکار سرکاری فیس وصول کرنے کا مجاز ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ انتقال کیلئے سرکاری فیس بمطابق مالیت آٹھ فیصد وصول کی جاتی ہے، اس کے علاوہ مبلغ سو روپے فی انتقال بھی سرکار کیلئے وصول کئے جاتے ہیں، فیس حد براری مقرر کرنا کلکٹر صاحب کا صوابدیدی اختیار ہے۔

(ج) شری و دیہی دونوں علاقوں میں فیس سرکار، یکساں طور پر وصول کجاتی ہے، وصولی فیس مالیت کی رو سے لی جاتی ہے نہ کہ کنال کی صورت میں۔

Mr. Speaker: Any supplementary, ji?

مفتی سید حانان: جی۔ تقریباً ہفتہ بل اجلاس کنبے، دا تیر دغہ کنبے، ما یوہ خبرہ تاسو ته کڙے وه، هغه خبره دیکنبے راوتله چه دوئی لیکلی وو چه مونږ آتھ فیصد پیسے هغه کنبے کت کوؤ، دا سرکاری ٹیکس دے او سل روپی د انتقال کت کوؤ، دغه خائے کنبے دوئی ما ته لیکلی دی: "فیس حد براری مقرر کرنا کلکٹر صاحب کا صوابدیدی اختیار ہے۔" ہم په دغه خبره باندے دا صوابدیدی اختیار جی، دا زرگونه وی خو دا سم زرگونه وی، دا پچاس هزار، سا تھ هزار، تیس هزار، دا دومره زرگونه وی جی، دے د پارہ یو حد مقرر کول پکار دی چه حد مقرر شی چه کنال باندے یا دس هزار او یا بیس هزار یا تیس هزار، دا جی هغه بله ورخ ما وئیلی وو، هغه خبره بیا دلته کنبے راوتله چه دا هغه خلق ظلم کوی، ډیر زیات ظلم کوی او ډیرے زیاتے پیسے اخلی خو دوئی مونږ ته وئیلی وو چه مونږ آتھ فیصد اخلو او سل روپی د انتقال آخلو او نور مونږ هیخ شے نه اخلو او منسٹر صاحب پخپله ما ته وئیلی وو، دغه ئے لیکلی دی جی او ایجنڈا به ټولو سره پرته وی۔

جناب سپیکر: جی، سپلیمنٹری سوال، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: دا سوال جز نمبر (ب) جی، د دے جواب کنبے دوئی لیکلی چه "فیس حد براری مقرر کرنا کلکٹر صاحب کا صوابدیدی اختیار ہے،" نو چه کله مونږه صوابدیدی اختیار ورکړو نو بیا دے باندے ژاړه ولے کوؤ چه دوئی زیاتے پیسے اخلی یا هغوی رشوت اخلی او بیا هغه صوابدیدی اختیار کنبے چه کوم فیس هغوی اخلی د هغه هغوی رسید ورکوی او که نه ورکوی؟ نو محترم وزیر صاحب د لږ وضاحت او کړی؟

جناب سپیکر: دا سوال د هغوی هم وو۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

پیر سٹراشد عبداللہ (وزیر قانون): ډیر بنه سوال دے جی، دیکنبے لږ وضاحت به او کړم۔ دا آتھ فیصد چه کوم دے نو دا د دے Composition داسے دے چه دیکنبے ټو پرسنټ stamp duty ده، ټو پرسنټ ډسټرکټ کونسل Fee ده او چار پرسنټ سی وی تی ده، د حد براری په لحاظ باندے بالکل دا وئیلے شو چه یره دا د دوئی نه محکبے ډیپارټمنټ ته ما انسټرکشنز ورکړی وو، ما وئیل چه دے حد براری د پارہ، اصل کنبے دا یو قسمه داسے وی چه څنگه کورټ کمیشن جوړ

کری، ہغہ کمیشن نہ یو فیس مقرر شی نو ہغہ ہم پہ ہغہ ایریا باندے یا پہ ہغے Depend کوی، خومرہ حد براری کوی نو دا خو Quantify کول پکار دی، دا ما ڊیپارٹمنٹ تہ اووئیل چہ یرہ دا Quantify کری، دے لہ یو Parameters کیردئ چہ یرہ کم از کم دومرہ بہ وی یا د فٹ پہ لحاظ ئے ایردئ یا د Yard پہ لحاظ ئے ایردئ نو دا فلور آف دی ہاؤس ہم دوئ تہ انسٹرکشنز ور کومہ چہ Within one month چہ کوم وی، دوئ د دا Parameters جوړ کری او ټول ډسٹرکٹس تہ د اولیری چہ پہ دیکبنے بیا گربہ نہ کیبری او چہ زیاتے پیسے خوک د چا نہ نہ اخلی۔۔۔۔

جناب سپیکر: چہ فالتو پیسے نہ اخلی؟

وزیر قانون: او جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: او منسٹر صاحب خوشتہ نہ، د ریونیو منسٹر صاحب خود ڊیپارٹمنٹ ڊیرہ اصلاح غواری جی، دا داسے ټول زمیندار خلق ناست دی، دا د دے ڊیپارٹمنٹ اصلاح ڊیرہ ضروری دہ۔

وزیر قانون: دا تاسو کولے شی جی؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس چہ پکبنے کوم نوی هلکان راغلل، مونر وئیل چہ دا بہ ڊیر بنہ وی، ہغہ سر ئے خوړلے دے، ہغہ داسے دہ چہ پہ کار باندے پوہیرے ہم نہ او گورنمنٹ تہ کوم پرچیزز کیبری نو کہ دا زہ درتہ وایم چہ مونر کوم Experience نہ، خو خدائے د مل شہ نو د ریونیو ڊیپارٹمنٹ۔۔۔۔

وزیر قانون: لبر ستاسو Supervision غواری، دا ڊیپارٹمنٹ جی۔۔۔۔

(تہقے)

جناب سپیکر: دا تاسو تہ حوالہ کرو، دے نہ پس تاسو بیا پخپلہ دغہ کوئی جی۔

(تہقے)

جناب سپیکر: د مفتی جانان صاحب اوشو۔ ملک قاسم خان صاحب، سوال نمبر

1145۔

* 1145 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع میں دو سب رجسٹرار تعینات ہو سکتے ہیں:

(ب) آیایہ درست ہے کہ پٹواری جو کہ سکیبل 5 کا ملازم ہوتا ہے، گریڈ 14 میں سب رجسٹرار کی حیثیت سے تعینات ہو سکتا ہے:

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو ضلع کرک کی مختلف تحصیلوں میں کتنے سب رجسٹرار تعینات ہیں، ان کے نام اور مکمل کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال و املاک): (الف) جی ہاں، صوبائی حکومت رجسٹریشن ایکٹ 1908 کے تحت مجاز ہے کہ ایسے اضلاع جہاں کام کا بوجھ زیادہ ہو یا رقبے کے لحاظ سے بڑا ضلع ہو، تحصیل کی سطح پر نائب تحصیلدار کو سب رجسٹرار کا اضافی فریضہ سرانجام دینے کی اجازت دے سکتا ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) ضلع کرک میں اس وقت دو سب رجسٹرار خدمات سرانجام دے رہے ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) محمد اعظم خان خٹک جو کہ مستقل سب رجسٹرار ہے، ضلعی ہیڈ کوارٹر میں بحیثیت سب رجسٹرار کرک خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

(ii) تحصیل بادشاہ جو کہ گرداور سرکل تخت نصرتی خدمات سرانجام دے رہا تھا کہ اس دوران تحصیل تخت نصرتی کے بزرگ عمائدین زیر قیادت محمد وقار نائب ناظم وفد کی شکل میں تحصیلدار تخت نصرتی اور ضلعی افسر مال کرک کے دفتر گئے اور اپنی مشکلات کو بیان کرتے ہوئے فریاد کی کہ تحصیل تخت نصرتی میں سب رجسٹرار کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کو کافی مشکلات درپیش ہیں چونکہ تحصیل تخت نصرتی میں سکیبل 14 کا کوئی نائب تحصیلدار موجود نہ تھا اس لئے علاقے کے بزرگ عمائدین کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے تحصیلدار تخت نصرتی اور ضلعی افسر مال کرک نے سفارش کی کہ تحصیل بادشاہ جو کہ گرداور سرکل تخت نصرتی ہے، کو اضافی فریضہ سب رجسٹرار تخت نصرتی سونپا جائے۔

جناب سپیکر: خہ سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ جی؟

ملک قاسم خان خٹک: نہ جی، شکریہ۔ مطمئن یم۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ نور سحر صاحبہ، سوال نمبر 1166، موجود نہیں ہیں۔ مفتی سید جانان

صاحب، سوال نمبر؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر دے جی 930۔

جناب سپیکر: جی۔

* 930 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2008-09 اور 2009-10 میں حکومت نے ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال، ہنگو اور تحصیل ہسپتال، ہنگو کو ملیریا کی ویکسین فراہم کی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ویکسین سے جن مریضوں کا علاج کیا گیا ہے، ان کی تفصیل بمعریکارڈ فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی نہیں، کوئی ویکسین فراہم نہیں کی گئی ہے۔

(ب) جی (ب) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: خہ بل سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ جی؟

مفتی سید جانان: نہ جی، بس Withdraw کوم ئے جی، دا تیر شوے دے، دا بل

کبنے تیر شوے دے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب جاوید عباسی صاحب، محترم جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much Janabe Speaker، یہ کونسن نمبر ہے

857۔

جناب سپیکر: ہن جی، ہغہ Question lapse شوے دے، تیر شو جی، اوس پکبنے

988 تہ راشی جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مونزہ خو دا اجلاس د لسو بجو پہ خائے یولس بجے شروع کرو خو

تاسو لیت راخی نو۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہم ذرا دور سے آتے ہیں، رش بہت زیادہ ہے، ہم یہاں پہنچ جاتے

ہیں لیکن موٹروے کے بعد یہاں پر ایک ایک گھنٹہ رکنا پڑتا ہے۔ جناب سپیکر، آج کل صبح بہت سویرے

ہوتی ہے اور وہاں بڑی شدید سردی ہے۔ جناب سپیکر، میں اس جواب سے مطمئن ہوں، میں نے چونکہ

ابھی دیکھا نہیں ہے، جس کا آپ نے کہا ہے تو اس کو پریس نہیں کرتا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ابھی آپ مطمئن لگتے ہیں، شاید سوال نمبر آپ کو۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، میں مطمئن ہوں۔

(تقریباً)

جناب سپیکر: سوال نمبر 988۔

* 988 _ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پچھلے سال RHCs اور BHUs منظور کئے گئے تھے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے پچھلے دو سالوں کے دوران نئے ہسپتال بنائے ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ایک سال گزرنے کے باوجود مذکورہ RHCs اور BHUs پر کام کیوں شروع نہیں کیا گیا ہے، نیز

کب تک کام شروع کرنے کا ارادہ ہے، تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ نئے ہسپتال کہاں کہاں تعمیر کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2008-09

میں دس BHUs کی RHCs تک اپ گریڈیشن اور پندرہ BHUs کو تعمیر کرنے کے منصوبے شامل

کئے گئے تھے۔

(ب) پچھلے دو سالوں میں جن ہسپتالوں کو مکمل کیا گیا ہے، ان کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ج) (i) مذکورہ سکیموں کی تاخیر کی وجہ متعلقہ ایم پی ایز صاحبان کی طرف سے درست جگہوں کی نشاندہی

اور نشاندہ جگہوں کے تخمینے بنانا شامل ہیں اور جب تخمینے محکمہ صحت صوبہ سرحد کو موصول ہوئے تو محکمہ

صحت نے ان سکیموں کے پی سی ون کو محکمہ پی اینڈ ڈبلیو صوبہ سرحد کو بھجوا دیا جہاں پر مذکورہ سکیموں کو 26

ستمبر 2009 کو پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ میں زیر بحث لایا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ چیف انجینئر ان تمام تخمینوں

کو مناسب حدود میں لاکر محکمہ صحت صوبہ سرحد کو بھیجے جو محکمہ صحت صوبہ سرحد کو بالترتیب 20 نومبر

2009 اور 26 نومبر 2009 کو موصول ہوئے اور ایک دفعہ پھر ان سکیموں کے نظر ثانی شدہ پی سی ون کو

محکمہ پی اینڈ ڈبلیو صوبہ سرحد کو بھیج دیا گیا جس کو 25 فروری 2010 کو پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ میں منظور

کیا گیا ہے اور محکمہ صحت صوبہ سرحد نے ان دونوں سکیموں کے باقاعدہ اعلامیے (Administrative

(Approval جاری کئے ہیں، مزید یہ کہ ان سلیبوں کیلئے محکمہ صحت نے 16 اپریل 2010 کو جاری کئے ہیں، تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ii) اس کی تفصیل بھی ایوان میں پیش کی گئی۔

جناب سپیکر: 988 پہ کوئی سپلیمنٹری ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، Thank you very much۔ جناب سپیکر، کوئی نہیں ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ عبدالاکبر خان، سوال نمبر جی؟

جناب عبدالاکبر خان: کونسل نمبر 989۔

جناب سپیکر: جی۔

* 989 _ جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مردان میں باچا خان میڈیکل کالج قائم کیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج کے قیام کے بعد اس میں تقرریاں میرٹ پر کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ کالج میں ملازمت کیلئے دی گئی درخواستوں کی تفصیل اور بھرتی شدہ افراد کے مکمل کوائف، پتے اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل فراہم کی جائے۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) دی گئی درخواستوں کی تفصیل اور بھرتی شدہ افراد کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میری ایک ایڈجرمنٹ موشن اسی نوعیت کی اس ہاؤس نے کمیٹی کے سپرد کی ہے اور یہی سوال ہے لیکن وہ جواب نہیں آیا تھا تو میں نے ایک ایڈجرمنٹ موشن مؤو کی تھی، وہ اس ہاؤس نے کمیٹی کے سپرد کی ہے تو میرے خیال میں اس کو اب لینے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ Already کمیٹی کے پاس ہے لیکن شاید وہ اب، ادھر ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی کہا تھا کہ ہیلتھ کمیٹی اور ہائر ایجوکیشن کمیٹی کا کچھ کریں، دونوں ڈاکٹرز ہیں اور دونوں نہیں آتے، ایک ڈاکٹر صاحب ہیں، ہیلتھ کے

اور دوسرے ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب جو ہیں ایجوکیشن کے، چھ مہینے سے، ایک ایک سال سے ہماری وہ
موشن پڑی ہوئی ہیں ان کے پاس اور ابھی ان کی میٹنگز ہی کال نہیں کی جاتیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی کی بات کر رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، اس کے بارے میں ڈپٹی سپیکر نے بھی اس دن کہا تھا اور اس کے

بعد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو کچھ Decide ہو چکا ہے لیکن ان کی طرف سے پھر ایک ریکویسٹ آئی کہ تھوڑا سا
صبر کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، ہائر ایجوکیشن کا بھی یہ حال ہے کہ ایک ایک سال سے جو ہیں نا وہ پڑی ہوئی
ہیں، ڈاکٹر ذاکر اللہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، وہ ڈاکٹر ذاکر اللہ کی بھی بات کرتے ہیں، ابھی اس کا کیا کریں؟ اس میں سپلیمنٹری سوال
تو نہیں ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، یہ Already چونکہ کمیٹی کے پاس ہے تو میں اس پر کوئی سپلیمنٹری
نہیں کر رہا ہوں۔

Mr. Speaker: Okay, thank you, thank you ji. Again Abdul Akbar Khan.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، د ذاکر اللہ د پارہ تاسو داسے
خبرے او کړئ چہ هغه خوشنه کنه؟ داکتر حیدر خوپه فارن کنبے دے، د هغه خو
به یو مسئله حل شی خو تاسو د دے ځائے نه، د دے هاؤس نه خبره او کړئ چہ یو
سرے غائب دے نو څه شو چہ مسلسل نه وی؟

جناب سپیکر: او جی، دہ سرہ Contact او کړئ، کہ نه راخی نو دے ہم پکنبے۔۔۔۔۔

آوازیں: هغه حج ته تله دے۔

جناب سپیکر: جی، د حج نه خو ټول خلق راغلل کنه، دے لا حج کنبے۔۔۔۔۔

آوازیں: لیت تله دے۔

جناب سپیکر: لیت تله دے؟ جی عبدالاکبر خان، سوال نمبر؟

جناب عبدالاکبر خان: کون کسچن نمبر 990۔

جناب سپیکر: جی۔

* 990 _ جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سال 2008-09 اور 2009-10 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ڈسپنسریز قائم کرنے کی منظوری دی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ عرصہ کے دوران کل کتنی ڈسپنسریاں منظور کی گئیں؛

(ii) مذکورہ ڈسپنسریاں کن کن ممبران اسمبلی کے حلقوں میں قائم کی گئی ہیں، ہر ضلع کا نام، حلقہ اور متعلقہ اراکین اسمبلی کے ناموں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں کل تیس ڈسپنسریاں سالانہ ترقیاتی پروگرام 2008-09 میں شامل کی گئی

تھیں، سکیم کی تیاری میں متعلقہ ایم پی ایز صاحبان کی طرف سے درست جگہوں کی نشاندہی اور نشان دہ شدہ

جگہوں کو تخمینے بنانا شامل ہیں۔ جب تخمینے محکمہ صحت صوبہ خیبر پختونخوا کو موصول ہوئے تو محکمہ صحت

نے سکیم کے پی سی ون کو پی اینڈ ڈی صوبہ پختونخوا کو بھیج دیا جہاں پر مذکورہ سکیم کو 26 ستمبر 2009 کو پی ڈی

ڈبلیو پی کی میٹنگ میں زیر بحث لایا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ چیف انجینئران تمام تخمینوں کو مناسب حدود میں

لا کر محکمہ صحت صوبہ خیبر پختونخوا کو بھیجے جو محکمہ صحت کو 19 جنوری 2010 پر موصول ہوئے اور ایک

دفعہ پھر اس سکیم کے نظر ثانی شدہ پی سی ون کو 26 جنوری 2010 کو محکمہ پی اینڈ ڈی صوبہ خیبر پختونخوا بھیج

دیا گیا جس کو 25 فروری 2010 کو پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ میں زیر بحث لایا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ محکمہ صحت

قومی صحت پالیسی کو مد نظر رکھ کر ان ڈسپنسریوں کی عمارت کیلئے ایک معیاری ڈھانچہ مرتب کرے۔ مذکورہ

ڈسپنسریوں کی سکیم کو تیسری بار 26 مارچ 2010 کو پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ میں زیر بحث لایا گیا جہاں پر

ان ڈسپنسریوں کی تعمیر کیلئے ایک دفعہ پھر محکمہ صحت صوبہ خیبر پختونخوا کو مختلف تجاویز پیش کی گئیں، محکمہ

صحت نے ان تجاویز کی روشنی میں آئندہ کیلئے لائحہ عمل وضع کیا ہے اور محکمہ پی اینڈ ڈبلیو صوبہ خیبر پختونخوا

کو مطلع کیا کہ مذکورہ ڈسپنسریوں کی عمارت جو چاکروں پر مشتمل ہوگی، کا معیاری ڈھانچہ محکمہ صحت خیبر

پختونخوا کو ارسال کرے جس پر محکمہ صحت مزید کارروائی کر کے پی ڈی ڈبلیو پی کی منظوری کیلئے دوبارہ بھیجے

گا، تفصیل ایوان میں پیش کی جا چکی۔

(ii) اس کی تفصیل بھی ایوان میں فراہم کی گئی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرے خیال میں سپلیمنٹری تو اس پر بہت زیادہ ہیں کیونکہ آپ اگر اس کی لسٹ دیکھیں، اس لئے میں جناب سپیکر، بجائے سپلیمنٹری کرنے کے رول 48 کے تحت نوٹس دیتا ہوں کہ اس ڈسپنسریز کے کیس پہ آپ ہاؤس میں اس پہ بحث کریں۔

جناب سپیکر: Written notice دے دیں تو اس کو لیا جائے گا جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جی ہاں۔

جناب سپیکر: محمد تیمور خان صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب محمد تیمور خان: سوال نمبر 1054۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1054 _ جناب محمد تیمور خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہسپتال تنگی اور آرتھکسی ہری چند میں ڈاکٹروں کی آسامیاں موجود ہیں اور ان پر ڈاکٹر تعینات ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال اور سنٹر میں تعینات ڈاکٹروں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (جواب وزیر آبکاری و محاصل نے پڑھا) (الف) جی ہاں۔

(ب) تنگی ہسپتال

Name of Posts	Sanctioned	Filled	Vacant
SMO-BPS-19	2	2	0
SMO-BPS-19	2	1	1
Medical Specialist-18	1	1	0
Children Specialist-18	1	1	0
Surgeon-18	1	1	0
Gynaecologist-18	1	0	1
Mo-17	12	11	1
Blood B Office-BPS 17	1	1	0
Total	21	18	3

رول ہیلٹھ سنٹر جمال آباد

SMO- BPS-19	1	1	0
-------------	---	---	---

SMO-BPS-18	1	1	0
Medical Specialist-18	1	0	1
Children Specialist-18	1	0	1
Surgeon-18	1	0	1
Gynaecologist-18	1	0	1
MO-17	4	1	3
Total	10	3	7

جناب سپیکر: خہ سپلیمنٹری سوال پکبنے بل شتہ جی؟

جناب محمد تیمور خان: جی او۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

جناب محمد تیمور خان: جی، دا جز نمبر (ب) کبنے دوئ وئیلی دی چہ پہ دے تنگی ہسپتال او رورل ہیلتھ سنٹر جمال آباد کبنے سر، دا یو دے۔ تنگی ہسپتال کبنے ایم ایس (BPS-19)، دا یو سیٹ ویکنٹ دے جی۔ دغہ شان پکبنے جی، گائنا کالوجسٹ (BPS-19) دے، ایم او (BS-17) او دا پکبنے جی ویکنٹ دی۔ بیا دلته لاندے دے جمال آباد رورل ہیلتھ سنٹر کبنے دا چلہرن سپیشلسٹ یو ویکنٹ دے، سرجن پکبنے ویکنٹ دے، گائنا کالوجسٹ پکبنے نشتہ جی او دا ایم او (BS-17) چہ دی، دا پکبنے درے ویکنٹ دی نو دے تپوس مے کولو چہ دا بہ کلہ پورہ شی؟ د دے خو ڊیر وخت شوے دے او اوسہ پورے خالی پراتہ دی۔

جناب سپیکر: جی، ٹریڈری بنچر سے، ظاہر شاہ صاحب کہاں ہے؟

جناب لیاقت علی شہاب (وزیر آکاری و محاصل): د دے بہ زہ جواب در کوم۔

جناب سپیکر: جی، آپ جواب دیں گے؟

وزیر آکاری و محاصل: او جی۔

Mr. Speaker: Honorable Minister, Liaqat Shabab Sahaib, on behalf of Health Minister.

وزیر آکاری و محاصل: Thank you, on behalf of Health Minister، جناب

سپیکر صاحب، د دے خومرہ پورے چہ دا آنریبل ممبر تیمور خان دا سپلیمنٹری کوئسچن کرے دے چہ دا کوم پوسٹونہ ویکنٹ دی، د جمال آباد ہسپتال دے، د

تنگی ہسپتال دے نو د ہغے د پارہ Already چونکہ د سپیشلسٹیانو پوسٹونہ پکبنے ڊیر دی، د ہغے د پارہ محکمہ صحت چہ کوم ریکوزیشن کرے دے د پبلک سروس کمیشن نہ، نو خنگہ چہ د ہغہ طرف نہ د ہغوی نومونہ راشی نو انشاء اللہ فوری طور بہ دا پوسٹونہ چہ کوم دی، مونر محکمہ صحت چہ کوم دے، ہغہ بہ Fill کری او چونکہ دا ڊاکٹران کم دی جی، دا تاسو تہ پتہ دہ چہ زمونر بہ صوبہ خیبر پختونخوا کبنے خواوس ہم Recently مونر لکہ دا ایم او د پارہ پبلک سروس کمیشن کبنے تیسٹونہ، انٹرویوز شوے دی، ہغہ Process لاندے دی نو ہغے نہ چہ خنگہ دا خلق راخی نو انشاء اللہ دا پوسٹونہ بہ Fill کرو جی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! ہغہ کمیٹی ستاسو خہ شوہ؟ چہ دا د ہیلتھ تاسو۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، چونکہ Main Committee کے چیئر مین آپ ہیں تو اب سب کمیٹی نے تو اپنی Recommendation فائل کی، اب جب بھی آپ اجلاس بلائیں گے تو اس میں ہم فائل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: اس میں کچھ Observations تھیں، ان Observations کا آپ کو مینٹگ کیلئے کہا گیا تھا۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ Observation سر، Main Committee کے بغیر نہیں ہو سکتی کیونکہ سارے پارلیمنٹری لیڈرز، اس میں ممبرز ہیں تو اب اگر اس Main Committee کی آپ مینٹگ بلا لیں تو اس میں فائل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: آج بریک میں تھوڑی سی مینٹگ اس پہ کرتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: سکندر خان، درانی صاحب آئے ہیں کہ نہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، بشیر خان بھی ہیں اور لودھی صاحب بھی ہیں۔

جناب سپیکر: جی سارے ہیں آج، بشیر صاحب بھی ہیں، ایک اکرم خان درانی صاحب نہیں ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: حافظ اختر علی صاحب ان کو Represent کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ہاں، ان کی جگہ حافظ اختر علی صاحب! آج ٹی بریک میں آپ ضرور، یہ پارلیمنٹری لیڈر سارے اکٹھے ہو رہے ہیں، ہیلتھ اور ایجوکیشن پہ سکندر خان، لودھی صاحب اور نثار گل صاحب آپ بھی۔
میاں نثار گل کا کاخیل: شکریہ۔ جناب سپیکر، آپ نے Already اس پر رولنگ بھی دی لیکن اگر آپ، میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس سے تین مہینے پہلے اس ہاؤس میں میں نے پوائنٹ آف آرڈر پہ اٹھ کے کہا تھا اور آپ نے کہا تھا کہ بدھ کے دن اس پہ میٹنگ رکھیں گے، اس وقت منسٹر ہیلتھ بھی موجود تھے اور منسٹر ایجوکیشن بھی موجود تھے، اس کے تین مہینے گزر گئے سر، میں اسلئے ابھی اٹھا ہوں کہ میں ضلع کرک سے Belong کرتا ہوں، ساٹھ ڈاکٹرز کی ابھی ہمارے کرک میں پوسٹیں خالی پڑی ہیں، ساٹھ ڈاکٹرز کی، ہسپتال ہیں، بلڈنگز ہیں، نرسیں ہیں لیکن آپ نے تین مہینے پہلے یہ رولنگ دی تھی اور آج بھی آپ نے کہہ دیا ہے کہ اپوزیشن نہیں ہے، فلاں نہیں ہے، خدا کیلئے یہ لوگوں کے مسائل ہیں، اس پہ سر، جو بھی کمیٹی کی سفارشات ہوں، جلد از جلد کر لیں کیونکہ سارے صوبے میں ہاسپٹلز خالی پڑے ہیں اور میں آپ سے پھر بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ نے تین مہینے پہلے اس پہ رولنگ دی تھی کہ ایک ہفتے کے اندر اندر یہ Decide ہو جائیگا لیکن پتہ نہیں کہ کیا وجہ ہے، آج تین مہینے ہو گئے ہیں اور کچھ بھی نہیں ہوا؟
تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان تنولی صاحب۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: تھینک یو، سر۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ عبدالاکبر خان صاحب کا کونسیں ہے، یہ ڈیپوٹیشنل سائڈ پہ ہے کہ 10-2009 کی جو ڈسپنسریاں ہیں، وہ ابھی تک جو رپورٹ آئی ہے اور جو جواب آیا ہے وہ پی اینڈ ڈی ڈی پارٹمنٹ کو بھیجا گیا ہے تو ایک سال میں اس پہ کیا پراگریس ہوئی ہے، میری گزارش یہ ہے کہ اس کا جواب دیا جائے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں Already اس پر نوٹس دے چکا ہوں، اس وقت اس پر بات ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ہاں، وہ چونکہ نوٹس مل چکا ہے، اس پہ ڈیٹیل ڈسکشن ہوگی تو اس پہ پھر دیکھا جائے گا جی۔
آنریبل ثاقب اللہ خان چمکنی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زما کوئسچن پاتے شوے وو نوزہ دا پیشس کومہ۔

جناب محمد تیمور خان: سر، زہ د خیل سوال جواب نہ مطمئن نہ یمہ جی۔

جناب سپیکر: تاسو تیمور خان! خہ باندے دغہ کوئی؟

جناب محمد تیمور خان: جی زہ خپل د ہیلتھ والا جواب نہ مطمئن نہ یمہ۔

جناب سپیکر: ہیلتھ والا؟

جناب محمد تیمور خان: او جی۔ سر، زہ دے کوئسچن نہ بالکل مطمئن نہ یمہ جی۔ دا زمونہ دوہ، درے میاشته نہ دی، ڊیر وخت شوے دے چہ دا کوئسچن مو کرے دے او اوسہ پورے ڊاکتران نشته او هلته مونہرہ ڊیرے مسئلے دی جی، دا تاسو Kindly کہ کمیٹی ته دا ریفر شی نو دا بہ ڊیر بنہ وی خکہ چہ هلته۔۔۔۔

جناب سپیکر: دے باندے تیمور خان! دا اوس بریک کبے د دے مشرانو اجلاس مونہرہ راغبنتے دے نو تاسو ہم راشی چہ خپله مسئلہ ہم دغہ کرئی او دیکبے او ایجوکیشن ڊیپارٹمنٹ کبے بلا مصیبتونہ دی نو دے باندے دا مشران اوس ټول کبینی او په دے خبرہ کوی نو ته ہم راشہ هغلته۔

جناب محمد تیمور خان: تھیک شوہ جی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان صاحب، ستاسو سوال نمبر خہ دے؟

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Question No. 883.

جناب سپیکر: جی۔

* 883. Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Will the honourable Minister for Home and Tribble Affairs be pleased to state that:

(A) is it true that the Khyber Pakhtunkhwa Police has directly received foreign financial assistance;

(B) if it is correct, then.

(i) how much financial assistance has been received so far by the Khyber Pakhtunkhwa Police in five years? Provide year-wise detail.

(ii) how it was utilized?

Mr. Ameer Haider Khan (Chief Minister) (Answer read by Minister for Law): (A) Yes.

(B) (i) (1)Rs. 1,48,20,000/- only in the year 2008-09.

(2) Security Barriers equal to US \$ 0.5 million in the current financial year 2009-10.

(ii) (1) The amount i.e. Rs. 1,48,20,000/- was provided by NAS (US Embassy), Islamabad after approval from competent authority on a/c of POL & Repair of Vehicles in connection with IDPs & Flood Relief Efforts and was utilized for the said purpose.

(2) NAS (US Embassy) has provided security barriers equal to US \$ 0.5 million for which proper implementation agreement has been signed with the approval of the Federal Government.

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکبنے شتہ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ڊیر دی جی۔ ورومبے خبرہ دا ده سر چه زه به تاسو ته ریکویسٹ کومه چه زه يو پریویلیج موشن د Relevant افسرانو خلاف غوارمه چه مؤو ئے کر مه جی۔ سر، تاسو هم ڊائریکشنز ورکوی، مونبر چغے وهو چه د دے کوئسچنز جوابونه د په تائم راخی، سر نه راخی او بیا چه راشی نو بیا په دیکبنے دا خو زه نه منم چه دوئ په دے خبره پوهیری نه، Tactics داسے کوی چه جواب سم نه را کوی او د قصده ئے نه را کوی نوزه دا به یو ریکویسٹ کوم چه پریویلیج موشن راشی، اوس سر، دا او گورئ چه ما غوبنتے دی د پینخو کالو، تاسو سر دیکبنے B (i) ورومبے رومن تاسو او گورئ،

-----How much financial assistance

جناب سپیکر: د دے جواب خو لبر بنه نه دے، Sent to department چه جنوری 2010 او Receive شوے دے په باره فروری 2010، بیا هم بنه ده چه یو میاشت کبنے خورا غلو

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، خوزه تاسو ته جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڊیر زور خونہ دے، پولیس۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه جی، خوزه تاسو ته دا خبره کومه چه ما ترے پینخه کاله غوبنتی دی جی، را کرے ئے دے یو کال، 09-2008 ئے را کری دی، زه وایم چه ڊیپارٹمنٹ یا جواب Delay کوی خو یا داسے کار کوی لگیا دی چه په هغے کبنے خو مونبر ته دا تائم را کوی جی، مونبره سر، دا How much financial assistance has been received so far by the Police in the last five years او سر جواب او گورئ تاسو 10-2009 او دغه ئے کری دی، بله مونبر

ورته وئیل How it was، مونره ته ڊیټیل Provide year wise detail نشته دے
 جی نو سر، دا میاشت کبے تاسو کوئی، بل سر دیکبے سوالونه چه مونر کوؤ
 کنه جی، د هغه یو مقصد وی، دا سوالونه مونر ته یو ذرائع نه، دا جی مونره په
 پی اے سی کبے نوٲ کری دی چه په هغه ځائے کبے تاسو ته او مونر ته راځی
 یا چه دا Vehicles دومره زمونر Repair دی، دومره زمونر POL دی، اوس
 دیکبے دوئی خپله وائی چه ایک لاکھ ایگر، ارتالیس لاکھ بیس هزار، دا مونر
 Repair د پارہ خالی یو کال د Foreign assistance ملاؤ شوی دی، د دے مونر
 سره ڊیټیل نشته دے چه دا هغه د پاسه دی۔ Foreign assistance کبے خو
 گادی هم ملاؤ شوی دی او ٲول نوی دی، د هغه ڊیټیل څه شو جی؟ بل سر زه یو
 ریکویسٲ بل کومه جی، زه دا ٲوس کومه چه آیا ڊیپارٲمنٲ، پولیس ڊیپارٲمنٲ
 دا مجاز دے چه ڊائریکٲ د دوئی خپله Foreign countries سره یو
 Agreement اوشی، Competent authority کبے شته دے که نشته دے؟
 Competent authority څوک دے؟ هغه خو پراونس دے، **فیدرل د هغه نه خبر**
دے، نوزه ریکویسٲ دا کومه چه دیکبے ڊیرے مسئلے دی۔

جناب سپیکر: ٹریژری منسٹر سے جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داسے ده چه څنگه دوئی سوال کرے دے چه یره
 Financial assistance څومره ملاؤ شوے دے، پولیس ڊیپارٲمنٲ ته Directly
 نو Indirectly کیدے شی ملاؤ شوے وی خو Directly چونکه دوئی دغه کرے
 دے نو هغه ڊیټیلز ور کرے شوی دی او نن سبا چه کوم دغه روان دی د پولیس او
 زما خیال دے که ور کوٲی نه ور کوٲے ڊسٲرکٲ وی، هلته کم از کم ڊیرش،
 څلوینٲ موبائلز وی، دغه شان او د هغوی موٲر سائیکلز، داسے د هغوی نور
 هغه دغه نو دا یو نیم کروٲ روٲی یعنی Repair کبے یا POL د پارہ تاسو چه
 اندازہ اولگوئی، دا هیڅ هم نه دی او دا خو ڊیر لوٲے ڊیپارٲمنٲ دے، پٲنور
 غونډے ځائے کبے زما خیال دے چه د میاشته کم از کم د دوئی POL دا خرچه
 وی نو بهر حال که نور څه ڊیټیلز دوئی غواری، دوئی د اووائی، ڊیټیلز به ورته
 ڊیپارٲمنٲ Provide کری، دلته خو څه داسے دغه نشته۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، آنریبل منسٹر صاحب د اوگوری چہ ما غوبنتی د پینٹو کالو د پارہ دی، ما تہ ئے د یو کال راکرے دے جی۔۔۔۔۔
وزیر قانون: داسے بہ اوکرو، دا۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او پہ ہغے کنبے سر، دیکنبے تاسو یو بل شے، بخبنہ غوارمہ منسٹر صاحب! پہ دغہ کنبے جی یو بل شے دے چہ دوئی دا Security barriers چہ دی، دا Indirect دغہ کنبے راخی خکہ ہغہ خو ورتہ تیار ورکری دی او فیڈرل گورنمنٹ دغہ سرہ ورکری دی، مونر چہ تپوس کوؤ، ڈائریکٹ غوارو چہ Direct assistance خومرہ دی او ہغہ د پینٹو کالو ما غوبنتی دی جی، ما تہ ئے د یو کال راکرے دے، ما جی ایئر وائر ڈیٹیل غوبنتی دے او ما تہ ئے نہ دے راکرے، زما ریکویسٹ دا دے چہ دغہ خیزونہ ہم، دا فگرز چہ دی کنہ، دا مونر د پارہ نور اکاؤنٹس کنبے ہم راخی نو کہ دا Provincial kitty نہ مونر۔ تہ چہ یو خل پورہ ہر یو شے ملاؤ شی، ریکویسٹ دا دے چہ دا د سٹینڈنگ کمیٹی تہ لار شی چہ پہ ہغے کنبے دا اوگوری چہ دیکنبے دا خونہ دہ چہ پہ دوہ خایونو کنبے ڈبل کیبری سر۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یو خو جی داسے دہ، داسے کہ د دوئی خہ Apprehensions وی، دا دوئی لہ تسلی ورکوؤ چہ داسے سوال نہ پیدا کیبری چہ یرہ ڈبل بلنگ اوشی یا دغہ اوشی، دا آڈٹ کیبری د ہر خہ او یو لاندے ما تحت سپری نہ دا Expect کیدے شی چہ یرہ یو خانے کنبے یو کلرک بہ ئے اوکری، ہغہ خو تھیک دہ خو As a department کہ مونرہ دا سوچ کوؤ نو دا بہ تھیک نہ وی۔ ما تہ خہ اعتراض نشتہ، دوئی تہ 2008-09 کنبے چہ کومے پیسے راغلے دی نو ہغہ ئے ہم ورکری دی، 2009-10 کنبے چہ راغلے دی نو ہغہ ئے ہم پکنبے ورکری دی کہ دا دوئی Further پہ دیکنبے خہ کول غواری، Probe کول غواری، کمیٹی تہ ئے لیبرل غواری، ما تہ پرے ہیخ اعتراض نشتہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned

Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیرہ مہربانی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

822 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر جیلخانہ جات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جیل میں قیدیوں کیلئے کلاس (بی) ہوتی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبے کے تمام جیلوں میں موجود قیدی جن کو گزشتہ پانچ سالوں میں کلاس (بی) دی گئی ہے، ان کے نام اور جرم و سزائی مکمل تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) گزشتہ پانچ سالوں میں جو قیدی کلاس (بی) شرائط پر پورا اترتے تھے اور ان کو سہولت نہیں دی گئی، تفصیل فراہم کی جائے;

(iii) نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پیرول پر رہا ہونے والے قیدیوں کے نام اور ان کے جرم و سزائی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ جیل میں قیدیوں کیلئے (بی) کلاس ہے۔

(ب) (i) صوبہ سرحد کے تمام جیلوں میں گزشتہ پانچ سالوں سے (بی) کلاس لینے والوں کی تفصیل بمعہ نام، جرم و سزائی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) (بی) کلاس کی شرائط پر پورا اترنے والے تمام قیدیوں کو درخواست دینے پر سہولت فراہم کی گئی ہے۔

(iii) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پیرول پر بارہ قیدی رہا ہوئے جن کے نام اور جرم و سزائی تفصیل بھی ایوان میں پیش کی گئی۔

837 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس میں ڈی ایس پی کی درجنوں آسامیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہیں اور ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کا اجلاس طلب نہیں کیا گیا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے میں امن و امان قائم رکھنے کیلئے پولیس جان فشانی سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ آسامیاں خالی رہنے سے پولیس موثر انداز میں اپنی ڈیوٹی سرانجام نہیں دے سکتی ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ خالی آسامیوں پر اہل افراد کو ترقیاں دینے سے محکمہ پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکتا ہے؛

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ایس ایس پی، ڈی ایس پی، انسپکٹر کی خالی آسامیوں کی تعداد اور ان کو پر کرنے کا طریقہ کار کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کا اجلاس مورخہ 12 فروری 2009 اور 26 نومبر 2009 کو طلب کیا گیا جس میں پہلے بائیس انسپکٹروں کو اور بعد میں چونتیس ڈی ایس پی کو پروموٹ کیا گیا۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) جی ہاں، لیکن یہ آسامیاں خالی نہیں تھیں اور ان پر سینئر انسپکٹرز بطور Acting DSP تعینات تھے جو باقاعدہ پروموٹ ہو چکے ہیں۔

(د) جی ہاں، ان پر اہل افراد کو ترقی دی گئی ہے۔

(ه) ایس ایس پی کی تین آسامیاں، ڈی ایس پی کی اب کوئی بھی خالی آسامی نہیں ہے جبکہ انسپکٹرز کی کل دس آسامیاں خالی ہیں جو کہ عنقریب پر کی جائیں گی۔ جہاں تک طریقہ کار کا تعلق ہے تو ان کو رولز کے تحت ترقی دی جاتی ہے۔ (رولز کی کاپی اسمبلی میں پیش کی گئی۔)

860 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دیرپائین میں امن و امان قائم رکھنے کیلئے سپیشل کیونٹی پولیس فورس قائم کی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ڈونرز ایجنسیوں کے ساتھ ملکر مذکورہ مقصد کے حصول کیلئے پالیسی مرتب کی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پالیسی کے موثر حصول کیلئے متاثرہ ایریا سے افراد بھرتی کیا جانا تھا؛
(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ پالیسی کی کاپی اور اس کے تحت بھرتی شدہ افراد کی تعداد، نام اور مکمل کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبائی حکومت کیونٹی پولیس فورس کیلئے فنڈز مہیا کرتی ہے اور ڈونرز ایجنسیوں کے ساتھ اس سلسلے میں کوئی پالیسی زیر غور نہیں ہے، البتہ اور معاملات میں ڈونرز ایجنسیوں کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے۔

(ج) جی ہاں، آٹھ سو افراد ضلع دیر پائین بشمول متاثرہ علاقہ جات سے بطور سپیشل پولیس فورس بھرتی کئے گئے ہیں۔

(د) مذکورہ پالیسی کی کاپی اور بھرتی شدہ افراد کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

861 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ضلع دیر پائین میں سول پولیس لائن کی تعمیر کیلئے زمین خریدنا چاہتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے اس سلسلے میں مختلف مقامات کا انتخاب کیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مقصد کیلئے منتخب مقامات کے علاوہ دیگر زیادہ موزوں اور ارزاں مقامات بھی موجود ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جن مقامات کا انتخاب کیا گیا ہے، ان مقامات کے نام اور ہر ایک کی قیمت کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، ارادہ تھا۔

(ب) جی ہاں، مندرجہ ذیل چار مقامات کا انتخاب کیا تھا۔ (1) ولئی کنڈونزڈ کامرس کالج۔ (2) ڈسٹرکٹ جیل کے پیچھے ایک قطعہ اراضی۔ (3) گاؤں میاں بانڈھ کے پیچھے ایک قطعہ اراضی۔ (4) بمقام ترقی مین روڈ روندہ تیمرہ گرہ تاجکدرہ۔ ڈائریکٹر جنرل پراجیکٹ کوارڈینیشن یونٹ پولیس نے دیر پایان کا خصوصی دورہ

کیا اور مندرجہ بالا مقامات بشمول موجودہ پولیس لائن کا تفصیلی معائنہ کیا، بعد معائنہ یہ طے پایا کہ موجودہ پولیس لائن میں جگہ وافر مقدار میں موجود ہے اس لئے حکومت کا پیسہ ضیاع ہونے سے بچایا جائے اور موجودہ پولیس لائن میں اضافی سہولیات مہیا کر کے ضلعی پولیس کو جدید خطوط پر استوار کر لیا جائے اور یہ فیصلہ ہوا کہ زمین خریدنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ج) اوپر مفصل طور پر جواب دیا ہے، دوبارہ جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر ذکر کیا ہے کہ نہ کوئی زمین خریدی ہے اور نہ زمین خریدنے کا فیصلہ ہوا ہے، اس لئے مقامات اور ان کی قیمت کی تفصیلات دینے کا سوال باقی نہیں رہتا ہے۔

756 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات و جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں ونڈ فال اور سنو فال کی وجہ سے گرے ہوئے درختوں کی سپلائی ٹمبر مارکیٹ کو کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ دو سالوں کے دوران ونڈ فال اور سنو فال کی وجہ سے گرمی ہوئی کتنی لکڑی ٹمبر مارکیٹ کو سپلائی کی گئی ہے؛

(ii) مذکورہ لکڑی کی فروخت سے حکومت کو حاصل شدہ آمدنی اور مقامی لوگوں کی رائلٹی کی تفصیل بمعہ نام اور پتے فراہم کئے جائیں؛

(iii) ٹھیکیداروں کے نام بمعہ پتہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(i) گزشتہ دو سالوں کو دوران ونڈ فال سے برآمد شدہ لکڑی جو ٹمبر مارکیٹ چکدرہ میں پہنچائی گئی ہے، ان کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل اور لاٹ نمبر	مقدار لکڑی جو مارکیٹ چکدرہ کو سپلائی کی گئی ہے۔	کیفیت
1	ڈومیل کمپارٹمنٹ نمبر، 1,2,6 لاٹ نمبر 573-M	دیارگیلی جات = 20100 مکعب فٹ	خشک ایستادہ اور گرے

ہوئے درختان			
ایضاً	دشیا رگیلی جات = 106557 مکعب فٹ	لنگور بیٹ کمپارٹمنٹ نمبر 1,2&3 576-M	2
ایضاً	دیارگیلی جات = 28951 مکعب فٹ	سریگال کمپارٹمنٹ نمبر 1,2,&3 577-M	3
ایضاً	دیارگیلی = 18421 مکعب فٹ	سریگال کمپارٹمنٹ نمبر 7 & 6 لاٹ 578/M	4
ایضاً	دیار سلپیپر = 18988 مکعب فٹ	کواش کمپارٹمنٹ نمبر 05 لاٹ 596/M	5
ایضاً	دیار سلپیپر = 8148 مکعب فٹ	کشینڈیل کمپارٹمنٹ نمبر 1,2,3,& 4 لاٹ نمبر 597/M	6

(ii) مذکورہ بالا لکڑی کی فروخت سے حکومت کو چالیس فیصد حاصل آمدنی اور ساٹھ فیصد کی رقم رعایت کنندگان جنگل میں تقسیم کرنے کیلئے ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر چترال کو بذریعہ چیک دی گئی ہے، ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر چترال رعایت کنندگان میں ساٹھ فیصد رقم کی تقسیم کرتا ہے جبکہ چالیس فیصد رقم سرکاری خزانے میں جمع کی جاتی ہے۔ رائٹلی رقم کی تفصیل ایوان میں پیش کی جا چکی۔

(iii) ونڈ فال اور خشک ایستادہ درختوں کی نکاسی بذریعہ فارسٹ ڈویلپمنٹ کارپوریشن چترال کی جاتی ہے، فارسٹ ڈویلپمنٹ کارپوریشن چترال کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق گرائی، چرائی و نکاسی کے ٹھیکیداران کے نام درجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام ٹھیکیداران	نام جنگل	ایف ڈی سی لاٹ نمبر
1	حاجی عبدالغفار خان گولین چترال	دومیل فارسٹ کمپارٹمنٹ نمبر 1,2,& 6	573/M
2	منیر احمد موڑدہ چترال	لنگور بیٹ فارسٹ کمپارٹمنٹ	576/M

	نمبر 1,2,& 3		
577/M	سیریکال فارسٹ کمپارٹمنٹ نمبر 1, 2, & 3	ایضا	3
578/M	سیریکال فارسٹ کمپارٹمنٹ نمبر 4, 6, & 7	ایضا	4
596/M	کواش فارسٹ کمپارٹمنٹ نمبر 5	حاجی عبدالرحمان اسیک دروش چترال	5
597/M	کشینڈیل فارسٹ کمپارٹمنٹ نمبر 1, 2, 3 & 4	خائستہ بارخان ڈوگرہ دیر بالا	6

1166- محترمہ نور سحر: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پٹواریوں اور تحصیلداروں کے خلاف مقدمات موجود ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ تین سالوں میں کتنے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے خلاف شکایات پر عدالتوں میں مقدمات درج کئے گئے ہیں، نیز محکمہ نے کتنے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے خلاف محکمہ کارروائی کی ہے، ہر ایک کی تفصیل سال وار اور ضلع وار فراہم کی جائے، نیز عدالت سے فیصلہ شدہ اور زیر التوا کیسز کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال و املاک): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ بعض ضلعوں میں گزشتہ تین سالوں سے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے خلاف مقدمات موجود ہیں، بعض مقدمات میں فیصلے ہو چکے ہیں اور بعض تاحال زیر التوا ہیں۔

(ب) مندرجہ ذیل ضلعوں میں پٹواریوں اور تحصیلداروں کے خلاف مقدمات موجود ہیں جو کہ تاحال متعلقہ عدالتوں اور محکموں میں زیر التوا ہیں۔ (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)

857 _ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ جنگلات کے ریست ہاؤسز موجود ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

- (i) محکمہ ہذا کے ریست ہاؤسز کماں واقع ہیں اور ان سے ہر سال کتنی آمدنی حاصل ہوتی ہے؛
- (ii) پچھلے تین سالوں کے دوران مذکورہ ریست ہاؤسز پر کتنا خرچہ کیا گیا ہے، نیز ان میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
- جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) درست ہے۔
- (ب) محکمہ جنگلات صوبہ سرحد میں مندرجہ ذیل ریست ہاؤسز موجود ہیں:

نمبر شمار	نام ڈویژن	نام ریست ہاؤس	آمدن
1	گلیر فارسٹ ڈویژن ایبٹ آباد	ڈونگا گلی ریست ہاؤس ڈونگا گلی سب ڈویژن باڑیاں ریست ہاؤس ڈونگا گلی سب ڈویژن ٹھنڈیانی فارسٹ ریست ہاؤس بیرنگلی رینج تھائی فارسٹ ریست ہاؤس ایبٹ آباد رینج پریس کایج موچی ڈھارہ ڈونگا گلی سب ڈویژن ستو فارسٹ ریست ہاؤس ٹھنڈیانی سب ڈویژن	ان ریست ہاؤسز کا پرمٹ جناب سیکرٹری صاحب محکمہ ماحولیات دیتے ہیں اور ان کی آمدن کا حساب ان کے دفتر سے دستیاب ہوگا۔ (جھنڈاج) ستو فارسٹ ریست ہاؤس ٹھنڈیانی سب ڈویژن کے درواز علاقوں میں واقع ہے، جسے افسران جنگلات چیکنگ کے دوران استعمال کرتے ہیں اس سے کوئی آمدن نہیں ہوئی۔
2	ہری پور فارسٹ ڈویژن ہری پور	خان پور ریست ہاؤس مکھنیاں ریست ہاؤس جبری ریست ہاؤس ماڑی ریست ہاؤس	خان پور ریست ہاؤس سے گزشتہ تین سالوں میں مبلغ -/6870 روپے کی آمدن ہوئی۔ (ان ریست ہاؤسز کو افسران دوران چیکنگ جنگلات قیام کیلئے استعمال کرتے ہیں، اس لئے ان سے کوئی

آمدن نہیں ہوئی)			
<p>دوران زلزلہ تمام فارسٹ ریسٹ ہاؤس مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں، ماسوائے ڈاڈر ریسٹ ہاؤس جس کو جزوی نقصان پہنچا تھا اور اس کی مرمت کر دی گئی ہے، باقی ماندہ ریسٹ ہاؤسز ERRA فنڈز سے تعمیر ہونگے۔</p>	<p>کنڈریسٹ ہاؤس دومیل ریسٹ ہاؤس شہید پانی ریسٹ ہاؤس ڈاڈر ریسٹ ہاؤس جابہ ریسٹ ہاؤس</p>	<p>سرن فارسٹ ڈویژن مانسمرہ</p>	3
<p>ان ریسٹ ہاؤسز کا پرمٹ جناب سیکرٹری صاحب محکمہ ماحولیات دیتے ہیں اور ان کی آمدن کا حساب ان کے دفتر میں دستیاب ہوگا۔ (جھنڈاج) اولڈ فارسٹ ریسٹ ہاؤس ناران گذشتہ کئی سالوں سے پاک آرمی کے زیر استعمال ہے۔</p>	<p>VIP ڈاک بنگلہ شوگران بل ٹاپ شوگران کاغان ریسٹ ہاؤس نیوریسٹ ہاؤس ناران والنٹ ریسٹ ہاؤس ناران اولڈ ریسٹ ہاؤس ناران</p>	<p>کاغان فارسٹ ڈویژن گڑھی حبیب اللہ</p>	4

<p>ان ریست ہاؤسز کو افسران دوران چیکنگ جنگلات قیام کیلئے استعمال کرتے ہیں، اسلئے ان سے کوئی آمدن نہیں ہوئی۔</p> <p>2005 کے تباہ کن زلزلہ میں گنگوال، بٹیلہ، ہواگلی اور کڑوری ریست ہاؤسز مکمل طور پر تباہ ہو گئے، نیز مذکورہ ریست ہاؤسز سے کوئی آمدن حاصل نہیں ہوئی ہے۔</p>	<p>شینتال داسو کیال دوبیر ٹراکوٹ گنگول بٹیلہ ہواگلی کڑوری</p>	<p>5 اچر کوہستان فارسٹ ڈویژن۔ -do- لوئر کوہستان فارسٹ ڈویژن -do- -do- ہزارہ ٹرائیبل فارسٹ ڈویژن بگرام -do- اگرورتناول فارسٹ ڈویژن مانسہرہ۔</p>
<p>ان ریست ہاؤسز کا پرمٹ جناب سیکرٹری صاحب محکمہ ماحولیات دیتے ہیں اور ان کی آمدن کا حساب ان کے دفتر میں دستیاب ہوگا۔</p>	<p>کڑاکڑ ریست ہاؤس شنگلی ریست ہاؤس لالکوریست ہاؤس۔</p>	<p>6 سوات فارسٹ ڈویژن</p>
	<p>بحرین، بنہ، مثلتان، اتروڑ ریست ہاؤس</p>	<p>7 کلام فارسٹ ڈویژن</p>
<p>پچھلے دو سال سے سیکورٹی فورسز کے قبضہ میں ہے۔</p>	<p>شانگہ، نینگی، اوپیل کنڈوریست ہاؤس</p>	<p>8 اپوری فارسٹ ڈویژن</p>
	<p>باٹل، کس ناغہ ریست ہاؤس</p>	<p>9 اچر دیر فارسٹ ڈویژن</p>
	<p>کمرٹ، باڈگوئی ریست ہاؤس</p>	<p>10 دیر کوہستان</p>

		فارسٹ ڈویژن	
	دین، دروش، بمبوریت ریسٹ ہاؤس	پتال فارسٹ ڈویژن	11
پچھلے تین سالوں کے دوران کوئی پرمٹ جاری نہیں کیا گیا، لہذا کوئی آمدنی حاصل نہیں ہوئی۔	توئی بانڈہ ریسٹ ہاؤس	کوہاٹ فارسٹ ڈویژن	12

(ب) (ii) گزشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ ریسٹ ہاؤسز پر جو اخراجات آئے اور ان میں جو ملازمین کام کرتے ہیں، ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فارسٹ ڈویژن	فاریسٹ ریسٹ ہاؤس	تعداد آسامی	اخراجات
1	گلیر فارسٹ ڈویژن ایبٹ آباد	ڈونگا گلی ریسٹ ہاؤس، ڈونگا گلی سب ڈویژن	1	Rs.1137636/-
		باڑیاں ریسٹ ہاؤس ڈونگا گلی سب ڈویژن	1	Rs.50,000/-
		ٹھنڈیانی فاریسٹ ریسٹ ہاؤس بیرنگلی رتج	1	Rs.90,000/-
		تھائی فارسٹ ریسٹ ہاؤس ایبٹ آباد رتج	1	Rs.60,000/-
		ستو فارسٹ ریسٹ ہاؤس ٹھنڈیانی سب ڈویژن	1	Rs.947364/-
		پریس کٹیج موچی ڈھارہ ڈونگا گلی سب ڈویژن	1	

Rs.4130/- Rs.15520/- --- Rs 8100/-	1 1 1 1	خان پور ریسٹ ہاؤس۔ مکھنیاں ریسٹ ہاؤس جبری ریسٹ ہاؤس ماڑی ریسٹ ہاؤس	ہری پور فارسٹ ڈویژن ہری پور	2
Rs.1155000/-	1	ڈاڈر ریسٹ ہاؤس	سرن فارسٹ ڈویژن مانسہرہ	3
Rs.115580/- -- -- -- -- -- --	1 1 1 1 1 1 1	VIP ڈاک بنگلہ شوگران ہل ٹاپ شوگران کاغان ریسٹ ہاؤس نیور ریسٹ ہاؤس نارائ اولڈ ریسٹ ہاؤس نارائ والنٹ ریسٹ ہاؤس نارائ۔	کاغان فارسٹ ڈویژن گڑھی حبیب اللہ	4
گزشتہ تین سالوں میں کوئی خرچہ نہیں کیا گیا ہے، البتہ دوہیر ریسٹ ہاؤس پر پچھلے تین سالوں میں مبلغ -/50,000 روپے خرچہ آیا ہے۔	1 1 1 1 1 1 1 1 1 1 1	شتیال داسو کیال دوہیر شراکوٹ گنگول بٹیلہ ہواگلی کرٹوری	اچر کوہستان فارسٹ ڈویژن داسو لوئر کوہستان فارسٹ ڈویژن -do- -do- ہزارہ ٹرانسپل فارسٹ ڈویژن بگرام۔ -do- اگرورتناول	5

			فارسٹ ڈویژن مانسہرہ	
-	2	کراچی ریٹ ہاؤس	سوات فارسٹ	6
-	2	شنگھئی ریٹ ہاؤس	ڈویژن	
-	1	لاکھو ریٹ ہاؤس		
Rs.12,000/-	2	بحرین	کالام فارسٹ	7
---	2	بٹ	ڈویژن	
---	2	مثلتان		
---	2	اتر وڑ		
---	3	شانگلہ	اپوری فارسٹ	8
---	3	یجھنگی	ڈویژن	
---	1	اوپل		
---	1	کنڈوؤ		
---	1	باٹل	اپر ڈیر فارسٹ	9
---	1	کس نانہ	ڈویژن	
---	1	کراٹ	ڈیر کوہستان	10
---	1	باڈگونی ریٹ ہاؤس	فارسٹ ڈویژن	
Rs.11250/-	1	دنین	چترال فارسٹ	11
---	1	روش	ڈویژن	
30000/.	1	بھوریت ریٹ ہاؤس		
Rs.50,000/-	1	تونی بانڈہ ریٹ ہاؤس	کوہاٹ فارسٹ	12
			ڈویژن	
کل اخراجات Rs.3736580/-	کل تعداد 56 ملازمین			

نام ریسٹ ہاؤس	آمدن 2008-09
بارین	Rs.13240/-
ڈاؤر	Rs.360/-
ڈونگہ گلی	Rs.21,240/-
گیسٹ ہاؤس شوگران	Rs.15140/-
کاغان	Rs.4200/-
ہل ٹاپ شوگران	Rs.20500/-
ناران نیو	Rs.4600/-
نتھیا گلی	Rs.27940/-
تھائی	Rs.6200/-
ٹھنڈیانی	Rs.12480/-
والنٹ ہاؤس ناران	Rs.13610/-
مجموعہ	Rs.1,39,510/-

(نوٹ): مندرجہ بالا ریسٹ ہاؤسز کی آمدن کا دورانیہ جون سے اگست کے مابین ہوتا ہے جبکہ صوبائی اسمبلی کے ممبران کے فری پر مٹ اس کے علاوہ ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: جناب وجیہ الزمان خان صاحب ایم پی اے 20 دسمبر 2010 کیلئے؛ جناب احمد خان بہادر صاحب پورے اجلاس کیلئے؛ جناب راجہ فیصل الزمان صاحب ایم پی اے 20 دسمبر 2010 کیلئے؛ جناب ثناء اللہ خان میاں خیل 20 اور 21 دسمبر 2010 کیلئے؛ جناب غلام محمد صاحب 20 دسمبر تا 25 دسمبر 2010 تک کیلئے۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

تحریک التواء

Mr. Speaker: Hafiz Akhtar Ali Sahib and Mufti Syed Janan Sahib, to please move their identical adjournment motion No. 226 and 227 in the House, one by one. Janab Hafiz Akhtar Ali Sahib.

حافظ اختر علی: دیرہ شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، اسمبلی خیر پختو نخواست کے اجلاس کی کارروائی روک کر اس انتہائی اہم اور حساس مذہبی مسئلہ پر بحث کی اجازت چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ایک ملعون آسیہ نامی عورت نے امام الانبیاء رحمت العالمین حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس میں توہین آمیز کلمات کہہ کر گستاخی اور بے ادبی کا ارتکاب کیا ہے جس کی وجہ سے تمام اہل اسلام کے دینی، مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں اور بین الملل افتراق و انتشار اور تصادم کا ماحول بن گیا ہے اور ملکی وحدت و یکجہتی کو نقصان پہنچانے کی ایک مکروہ سازش کی گئی ہے، لہذا اس تحریک التواء کو منظور کر کے بحث کی اجازت دیجیئے۔

جناب سپیکر صاحب، زہ ستاسو خدمت کنبے او ستاسو شکریہ سرہ، دا یو شعر د نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہ عقیدت کنبے پیش کول غوارمہ او بیبا بہ دا درخواست کوم چہ یرہ دا منظور کرے شی، د بحث د پارہ۔

محمد ﷺ کی غلامی ہے سب آباد ہونے کی

محمد ﷺ سے آزادی ہے سب برباد ہونے کی

محمد ﷺ سے محبت دین حق کی شرط اول ہے

اگر ہے اس میں کچھ خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

جناب سپیکر صاحب، زہ درخواست کوم چہ دا دا ایدمیت کرے شی او پہ دے د تفصیلی بحث اوشی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب سید مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم نوعیت کے مسئلہ پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ آسیہ مسیح نے پیغمبر رحمت حضرت محمد ﷺ کی شان میں جو گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، اس سے پوری امت مسلمہ کے قلوب مجروح ہوئے ہیں اور آج امت مسلمہ پر ایک بے قراری کی کیفیت طاری ہے۔ یہ دراصل مسلمانوں کے جذبات ایمانی کو بھڑکا

کر اس ملک خداداد میں جنگ و جدل کی فضا پیدا کرنے کی کوشش تصور کی جاتی ہے جس سے بین المذاہب ایک نفرت پیدا ہوئی ہے، لہذا اس تحریک التواء کو ایوان میں مزید بحث کرنے کیلئے منظور کیا جاوے۔

دا بہ جی ستاسو مہربانی وی، دا د رسول اللہ ﷺ شان کنبے گستاخی ئے کرے دہ، دا زمونر او ستاسو د تولو ایمان دے، کہ د پیغمبر علیہ الصلوٰۃ السلام داسے اسلامی ملکونو کنبے خلق بے عزتی کوی او مونر او تاسو دا منتخب خلق بہ ناست وی، خدایے مکرہ چہ رسول اللہ ﷺ د قیامت پہ ورخ مونر او تاسو تہ پہ پل صراط باندے ولا روی چہ وائی بہ چہ تاسو صرف آواز ہم زما پہ حق کنبے نہ شو او چتولے چہ خلقو زما بے عزتی کولہ، نو بحث د پارہ د جی دا منظور کرے شی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل بشیر بلور صاحب، سینیئر منسٹر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلدیات) }: سپیکر صاحب، دا مولانا صاحب خبرے او کرے، مفتی صاحب ہم خبرے او کرے، دوئی سرہ زہ بہ ہم یو شعر او وایم چہ:

سے کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(تالیاں)

ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اگر یہ اس کو، ڈسکشن کیلئے ہمیں منظور ہے کہ اس پر ڈسکشن کی جائے۔

جناب سپیکر: دا یو اخباری اطلاع وہ، پہ ہغے باندے خو مونر ہغہ نہ کوؤ، دا کیس چرتہ کورٹ کنبے ترائیل باندے خونہ دے؟ لاء منسٹر صاحب! ایڈجرنمنٹ موشن دے۔

حافظ اختر علی: سپیکر صاحب، د کورٹ نہ خو فیصلہ شوے وہ، د کورٹ نہ خو دا وتلے دے او ہغے کنبے فیصلہ شوے دہ۔

جناب سپیکر: اچھا جی، ایڈوکیٹ جنرل صاحب! جناب آنریبل ایڈوکیٹ جنرل صاحب۔

Mr. Advocate General: As far as my knowledge is concerned Sir, that is still pending in appeal Sir.

Mr. Speaker: Pending in appeal as per your information is concerned.

(شور)

حافظ اختر علی: نہیں نہیں، مجھے تو اعتراض نہیں، میں نے تو اسی لئے ہاؤس میں۔۔۔۔۔

جناب محمد حاید عماسی: آپ ہاؤس میں لائیں تو پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میں تو لایا ہوں، میں تو ہاؤس میں آپ کیلئے لایا ہوں، گورنمنٹ کی طرف سے بھی کوئی وہ نہیں ہے لیکن ہمارا ایک وہ ہے کہ: The motion shall not deal with any matter which is subjudice. عدالتوں کا ایک وہ ہے اگر آپ لوگ Face کر سکتے ہیں، جی ان کی طرف سے اپیل ہے۔ جی، آزیبل بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، میری تو یہ ریکویسٹ ہے کہ اگر کیس عدالت میں ہے، اپیل میں ہے تو چاہیے کہ اس پر پھر ڈسکشن، یہ Subjudice ہو جاتا ہے، ایڈوکیٹ جنرل صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ یہ جو ہے، یہ اب چاہیے تھا کہ سیکرٹریٹ جو ہے، یہ پینڈنگ کر دے اور جب تک کیس کا فیصلہ نہ ہو، پھر اس پر ڈسکشن کر لینگے (شور) دیکھیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم تو خود کہتے ہیں کہ ہمیں اعتراض نہیں ہے کہ ڈسکشن ہو جائے مگر بات یہ ہے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ Subjudice case ہے، اس پر ہم بات نہ کریں (شور) آپ رولنگ دیدیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (شور)

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ رولنگ دیدیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ رولنگ دیدیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں اس کو ایڈمٹ کرنے کیلئے اب اس کو Put کرتا ہوں اور پھر بعد میں آپ ذرا پوری۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں نہیں، تو پھر آپ Put کر لینگے پھر تو Accept ہو گئی۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ Put کریں۔۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): پھر تو عدالت میں اگر ایک چیز پینڈنگ ہے تو آپ ہاؤس میں اس کو Put بھی نہیں کر سکتے، ڈسکس بھی نہیں کر سکتے، Advocate General is there اور اگر آپ اس پہ رولنگ دیں (شور) تو ہمیں اعتراض نہیں ہے اور ڈسکشن پر بھی اعتراض نہیں ہے۔

(شور / قطع کلامیاں)

حاجی قلندر خان لودھی: جناب، اس میں تو۔۔۔۔۔

حافظ اختر علی: د مسلمانانو د پارہ۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں، آپ سارے بیٹھ جائیں، میں بتاتا ہوں نا، یہ ہمارا دینی مسئلہ ہے اور حضور ﷺ کی شان میں گستاخی ہم میں سے کون برداشت کر سکتا ہے؟ یہ تو تصور میں بھی نہیں ہے، اسی لئے گورنمنٹ بھی آپ کی سپورٹ کر رہی ہے اور آپ بھی کر رہے ہیں، ہم سرکاٹونے کیلئے تیار ہیں لیکن حضور کی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: آپ بحث کیلئے۔۔۔۔۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، آپ کو ذرا اپنے بنائے ہوئے قانون کا بھی احترام کرنا چاہیے، اس پہ میں آپ کے ساتھ ہوں، اس لئے تو میں نے ایڈمٹ کیا ہے۔ جی، میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زہ سپیکر صاحب، ستا سو ڈیر مشکوریم، داسے دہ چونکہ د رسول اکرم ﷺ پہ حوالے سرہ خبرہ دہ، اول خود ا اسمبلی تہ راتل نہ وو پکار، پہ دے وخت کبے چہ پہ عدالت کبے وو، چہ راغلو اوس ئے منظورول لازم پکار دی خو پینڈنگ تر ہغے چہ ترخو کورٹ کبے Decision نہ وی شوے، بحث بہ کوؤ خو اسمبلی نہ بہ دا اوس داسے نہ خی چہ گنی دا بہ منظوریری نہ، دا بہ منظور وئ او تر ہغے پورے چہ ترخو کورٹ کبے مطلب دا دے اپیل دے لکہ وخت وی، تر ہغے پورے دا پینڈنگ شی خو منظور بہ وی، د دوئ د طرف نہ ہم شو او حکومت ورسرہ Agree ہم دے او اسمبلی منظور ہم کپرو۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Members may be admitted for detail discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion under rule 73.

(Applauses)

مفتی سید جانان: شکر یہ جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Thanks. Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move his call attention notice No. 412 in the House.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکر یہ۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں حالیہ سیلاب اور بارش کے دوران میرا حلقہ بھی کافی حد تک متاثر ہوا اور حکومت کی طرف سے خیمہ جات، خوراک اور وطن کارڈز میں لحاظ رکھا گیا ہے لیکن عوام میں مایوسی اس وقت پھیلی جب کہ پورا ضلع ڈیرہ کو آفت زدہ قرار دیکر میرے حلقہ نیابت کے اکثریتی علاقہ جات اور گاؤں کو اس مذکورہ نوٹیفیکیشن سے نکال کر باہر کر دیا گیا، لہذا مختصر بات کے بعد اس پر فیصلہ کیا جائے۔

سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ میرے پاس وہ Competent authority، پی ڈی ایم اے کی طرف سے جو نوٹیفیکیشن ایشو ہوا ہے، اس میں پورے ڈی آئی خان کا احوال ہے اور اس سلسلے میں وہاں کے جو لوکل زمینداران ہیں، انہوں نے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی باقاعدہ ایک درخواست دی ہے لیکن اس کے باوجود ابھی تک میرا حلقہ جو ہے، اس کو آفت زدہ قرار نہیں دیا گیا، ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس میں یہ Plea لی ہو کہ صرف ہم نے Flood affected کو لیا ہے، میرا جو حلقہ Mostly ہے سر، وہ Rain affected تھا اور وہ بارش کا جو پانی تھا چونکہ اس کا وہ لیول جو ہے، اس میں پانچ پانچ فٹ تک پانی کھڑا ہوا تو اس میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرونگا کہ یہ نوٹیفیکیشن میں ان کے پاس بھیج رہا ہوں اور یہ مہربانی کر کے اس میں جو میرا حلقہ رہ گیا ہے، اس کے وہ ایریاز بھی Include کر لیں کیونکہ اس میں ایسے گاؤں بھی ہیں جو کہ ڈی آئی خان سٹی کے Proper ہیں اور اس میں صرف ان کی توجہ کیلئے اربن نمبر 2 یونین کو نسل ڈی آئی خان یعنی ڈی آئی خان کی Proper جو یونین کو نسل ہے، ایک 128 سیریل نمبر پہ اس کا محلہ حافظ میراں، تو اس کو بھی Flood affected میں شامل کیا گیا ہے، اگر اربن سٹی میں جہاں پہ فلڈ واٹر کی بوند تک نہیں گئی اگر اس کو ڈکلیئر کیا جا سکتا ہے تو یہ اس حلقے کیساتھ زیادتی کیوں ہے؟ مہربانی کر کے اس کا مجھے کوئی تسلی بخش جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹریڈی بیچر سے آنریبل لاء مسٹر صاحب۔
 سر سٹراشد عبداللہ (وزیر قانون): گنڈاپور صاحب اور ہم سیشن کے بعد بیٹھ جائینگے، پی ڈی ایم اے
 والے بھی ادھر موجود ہونگے، ان کے ساتھ بیٹھ کر اور جو ان کا مسئلہ ہے انشاء اللہ بھائی بندی سے حل
 کرینگے۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل اسرار اللہ خان۔
 جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو۔ سر، میں انکی ایشورنس سے مطمئن ہوں۔
 Mr. Speaker: Thank you, ji. Honourable Abdul Akbar Khan, to
 please move his call attention.

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔
 جناب سپیکر: خہ غلطی اوشوہ؟
 ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، ڈیرہ اہم خبرہ دہ۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: اودریرہ چہ دا خوتیر شی کنہ۔
 ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، دا اہم خبرہ دہ زما۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: نہ، رولز بہ خہ کوی؟
 ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر، دا زما د علاقے اہم
 خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہغہ خہ شے دے؟
 ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، زہ د تہول ہاؤس توجہ د سرکار او د اپوزیشن
 بنچونو یو اہم مسئلے تہ چہ کوم۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: وایمہ خہ شے دے؟
 ملک قاسم خان خٹک: سر، دا غوارم چہ گورہ جی، زہ د خیل کرک ضلعے نہ راغلی
 یم، زما پہ ضلع کبنے زہ د بجلئی حال تاسوتہ وایم۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: ہغہ پہ تہولو کبنے دہ، لہر کبنینہ ما وئیل کہ زما نہ پہ رولز کبنے خہ
 غلطی اوشوہ۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، د بجلی متعلق دیرہ اہم خبرہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریرہ خہ موشن خورا کرہ کنہ، عبدالاکبر خان، پلیز مؤو۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، ما تہ د خبرے اجازت راکرہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ، دا اوس نہ، پروسیڈنگز کنے بہ، Please, Abdul Akbar Khan،

Abdul Akbar, please move your call attention، دا وروستو کنہ،

وروستو۔

ملک قاسم خان خٹک: زہ بہ خپلہ خبرہ کوم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چہ نہ کبینئی نو هغه ستا خوبنہ دہ خو اوس رولز تہ بہ گورے، پہ رولز

کنے بہ چلبے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، زہ پہ پوائنٹ آف آرڈر خبرہ کوم۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Point of order, this is no point of order, this is no point of order.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں حکومت کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں

کہ میری درخواست پر حکومت نے مردان بختالی روڈ کیلئے خطیر رقم منظور کی جس کا دو مہینے پہلے ٹینڈر بھی

ہوا ہے اور پھر وزیر اعلیٰ صاحب کو میری درخواست تھی تو اس میں چورہیل کو بھی شامل کیا گیا۔ چونکہ یہ روڈ

بہت بڑی آبادی کے زیر استعمال ہے اور لوگوں کو انتہائی تکلیف ہے اور اس پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا

ہے، اسلئے میں درخواست کرتا ہوں کہ حکومت اس روڈ پر کام کب شروع کر رہی ہے؟

جناب سپیکر: یہ بہت اہم روڈ ہے جو دو کانسٹی ٹیوٹسیز کو مردان سے ملاتی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب

نے ہماری درخواست پر تقریباً ساڑھے دس کروڑ روپے اس کیلئے منظور کئے، تقریباً دو مہینے ہو گئے ہیں، اس

کے ٹینڈرز بھی ہو گئے ہیں، ٹھیکہ دار نے اس کو لیا ہوا ہے اور ابھی تک اس روڈ پر کام شروع نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: لوگوں نے تو دیکھ لیا ہے کہ یہ روڈ منظور ہوئی ہے اور ٹینڈرز اس کے ہو گئے ہیں تو اب لوگ ہم

سے پوچھتے ہیں کہ اس روڈ پر کب کام شروع ہوگا؟ اب اگر اتنی اہم روڈ پر میرے خیال میں کم از کم تین

لاکھ آبادی کا آنا جانا ہے، اب اگر دو مہینے ٹینڈر کے ہو گئے اور محکمہ نے ابھی تک اس پر کام شروع نہیں کیا

ہے تو میں توجہ دلاتا ہوں حکومت کی اور میں درخواست کرتا ہوں حکومت سے کہ اس روڈ پر بہت جلد ہی

کام شروع کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہ سر، اسکی تفصیل کچھ ایسی ہے کہ یہ روڈ جو ہے 21 ستمبر 2010 کو پی ڈی ڈبلیو پی سے منظور ہوئی اور 8 اکتوبر 2010 کو سیکرٹری صاحب نے 7.5 ملین کی Administrative approval دی، 2 نومبر 2010 کو اس کا ٹینڈر ہوا اور 3 دسمبر 2010 کو چیف انجینئر سی این ڈبلیو سے منظوری ہوئی اس کی، اب مردان سرکل کو موصول ہو گیا ہے اور ابھی ایگزیکٹو انجینئر لوکل ہیں ہائی وے ڈویژن مردان نے 10 دسمبر 2010 کو ورک آرڈر بھی ایشو کر دیا ہے تو انشاء اللہ Within fourteen days اس پر کام شروع ہو جاوے گا، یہ ہم ایشورنس دیتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: یہ آنریبل لاء منسٹر صاحب! آپ تو اس کا کام شروع کروارہے ہیں اور میرے گاؤں کی روڈ چھ، آٹھ مہینے سے ٹینڈر ہوئی ہے، سب کچھ ہوا ہے لیکن میں ادھر بیٹھا ہوں، میں کچھ بھی کہہ نہیں سکتا، یہ دیکھو میرے ایک ایک ممبر صاحب اٹھ رہے ہیں، اسی طرح چغرمٹی چنگی روڈ یہ بھی ذرا شروع کروادیں۔
وزیر قانون: صحیح ہے۔

جناب سپیکر: اس آنریبل ممبر صاحب (جناب عطیف الرحمان، رکن اسمبلی) کا بھی کچھ کریں۔

وزیر قانون: صحیح ہے جی، صحیح ہے۔

جناب سپیکر: یہ خالی مردان کیلئے شروع نہ کریں۔

وزیر قانون: صحیح ہے، جی۔

جناب سپیکر: ان سب کی شروع کرائیں۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر، زمونہ دا ورسک روڈ دیر خراب شوے دے چہ پہ دے ہم کار شروع شی۔

جناب سپیکر: دا بہ تول شروع کوی، لاء منسٹر صاحب۔

خیبر پختونخوا فنانس (ترمیمی) آرڈیننس 2010 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, to please lay on the table of the House the Khyber Pakhtunkhwa Finance (Amendment) Ordinance, 2010. Honourable Law Minister.

Barrister Arshad Abdullah (Minister For Law): I wish to lay before this august House the Khyber Pakhtunkhwa Finance (Amendment) Ordinance, 2010, thank you.

Mr. Speaker: Its stand laid.

اقراء یونیورسٹی آرڈیننس مجریہ 2010 کی نامنطوری کی قرارداد

Mr. Speaker: Item No.9: Mr. Abdul Akbar Khan and Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move their identical resolution regarding disapproval of the Iqra National University Ordinance, 2010 under rule 111 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker Sir, this Assembly disapproves the Ordinance No.VII 2010 promulgated by Governor Khyber Pakhtunkhwa on 25th November, 2010 under Clause (1) of Article 128 of the Constitution of Pakistan.

Mr. Speaker: Israrullah Khan Sahib.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، یہ معرزا یوان موجودہ آرڈیننس کو نہ صرف مفاد عامہ کے خلاف سمجھتا ہے بلکہ اس کی شقیں ناقابل فہم اور ناقابل عمل ہیں اور نہ صرف اس قسم کی قانون سازی سے مستقبل میں سرکاری اداروں کیلئے مشکلات پیش آئیں گی بلکہ ایک فلڈ گیٹ کھل جائے گا، لہذا اس آرڈیننس کو قطعی طور پر رد کرتا ہے۔ سر، اگر One by one ہمیں پھر اس پر بولنے کی اجازت دی جائے اور گورنمنٹ کا موقف بھی اس کے بعد آپ سن لیں۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہم پرائیویٹ یونیورسٹیز کے خلاف نہیں ہیں، ایجوکیشن کے پرائیویٹ انسٹی ٹیوشنز کے خلاف نہیں ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اس صوبے میں اور بھی اس طرح کے انسٹی ٹیوشنز بنیں تاکہ لوگوں کو آسانی ہو لیکن جناب سپیکر، جب ہم لیجسلیشن کرتے ہیں تو لیجسلیشن One time نہیں ہوتی اور لیجسلیشن ایک شخص کیلئے نہیں ہوتی ہے، لیجسلیشن سارے صوبے کیلئے ہوتی ہے، سارے صوبے کے عوام کیلئے لیجسلیشن ہم کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ جو گورنر صاحب نے آرڈیننس Promulgate کیا ہے جناب سپیکر، ایک اس میں تو گورنمنٹ کا Role zero ہے۔ اچھا جناب سپیکر، باقی جو یونیورسٹیز ہیں، خواہ وہ پاکستان کی کوئی بھی یونیورسٹی ہو، اس کا جو چانسلسر ہوتا ہے، وہ ایک آفس ہوتا ہے، مطلب ہے گورنر ہوتا ہے اور وہ By name نہیں ہوتا، اب اگر ایک گورنر آج چلا جائے تو اس کی جگہ

دوسرا گورنر آئے گا تو وہی چانسلسر ہوگا، تو اس لئے کہ یہاں پر By name لیجسلییشن ہو رہی ہے اور اس کے علاوہ باقی جو بھی Acts ہیں یونیورسٹیز کے، اس میں سپیکر پر اونٹن سنبلی کیلئے یہ رکھا گیا ہے کہ وہ اس کی سینٹ یا سینڈیکٹ کیلئے ایک ممبر کو نامزد کریں، اس میں وہ پرویشن بھی نہیں رکھی گئی ہے، گورنمنٹ کا Role بھی Zero ہے اور اس میں گورنمنٹ کا کوئی وہ نہیں ہے، سارے جو ہیں، اس میں ایک جو ایڈیشنل سپیکر ٹری ہے ہائر ایجوکیشن کا، اس کو بورڈ کا ممبر بنا دیا گیا ہے، اس کے علاوہ اور بھی بہت سی غلطیاں ہیں جناب سپیکر، اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ منسٹر صاحب ہمیں ایٹورنس کرا دیں کہ یہ آرڈیننس اگر اسی شکل میں پاس ہو جاتا ہے تو یہ ایک اتنا Bad precedent ہوگا کہ ہم By name لیجسلییشن کریں گے، کسی آدمی کیلئے لیجسلییشن کریں گے تو کل خدا نخواستہ وہ شخص اگر نہیں رہا تو اس کیلئے دوبارہ یہاں پر امینڈمنٹس لانا پڑیں گی اور پھر وہ دوسرا شخص نہیں ہوگا تو پھر امینڈمنٹ لانا پڑے گی کیونکہ جب آپ By office لیجسلییشن نہیں کریں گے، By name لیجسلییشن کریں گے تو Definitely اس آدمی کے جانے کے بعد آپ کو پھر نئی لیجسلییشن لانا پڑے گی تو میری درخواست ہوگی ہائر ایجوکیشن منسٹر صاحب سے کہ اس چیز کو ذرا توجہ دیں اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہیں تاکہ اس پر ہم ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس میں جو Flaws ہیں، یہ تو چند ہم نے بتا دیئے اور باقی اس میں بہت سی چیزیں ہیں جو ہم Induct کرنا چاہتے ہیں، بجائے اس کے کہ ہم امینڈمنٹس میں لے آئیں اور اس ہاؤس کا وقت ضائع کریں تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ میں آپ کا مشکور ہوں، جیسا کہ عبدالاکبر خان صاحب نے کہا کہ اس کی اگر ہم شقوں پر بحث کریں تو اس ہاؤس کا قیمتی وقت مزید لے گا اور ضائع ہوگا۔ میں دو تین ایٹوز اس ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ ایک جیسا کہ انہوں نے کہا کہ By name لیجسلییشن ہے صوبائی اسمبلی جو قانون سازی کرے گی وہ اسکی مشاورتی پراسس سنڈیکٹ میں، Routine میں جو Matters ہوتے ہیں، اس میں پھر شریک نہیں ہوگی، بورڈ آف ٹرستیز اسکے سارے معاملات کو Run کرے گا جس کی جو Composition ہے، آرڈیننس میں ذکر نہیں ہے، مطلب ہے کہ وقتاً فوقتاً وہ Change ہو سکتی ہے اور آرڈیننس کے اندر ہمیں یہ پتہ نہیں ہے کہ بورڈ آف ٹرستیز میں اسکے کون ہیں؟ وہی اس کا ایک سپریم ادارہ ہوگا اور جو اس کے معاملات کو، Even چانسلسر کو بھی Remove کر سکتا ہے۔

سر، جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ اس رول نمبر 111 کے تحت جب ہم نوٹس دیتے ہیں تو چند ایک ایسے ایشوز ہوتے ہیں جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ان کو Sensitizes کیا جانا ضروری ہوتا ہے، یہ Routine کی لیجسلیشن نہیں ہوتی اور یہ Disapproval notice بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جہاں تک میری یادداشت ہے اور یہ جو ہمارا موجودہ سیشن ہے، 2008 سے Onward کوئی تین چار بار ہم نے رول 111 کو استعمال کیا ہے اور اکثر آپ دیکھ لیں کہ گورنمنٹ نے Ultimately ہمارے ساتھ بیٹھ کر معاملات کا ایک حل نکالا ہے کیونکہ وہ ایشوز ایسے ہوتے تھے جو کہ Routine کی لیجسلیشن کے علاوہ تھے۔ سر، منسٹر صاحب بھی اٹھیں گے، ان کے پاس بھی یقیناً ریکارڈ ہوگا، مختلف قسم کی یونیورسٹیاں اب تک پرائیویٹ سیکٹر میں لیجسلیشن کے ذریعے ہم رجسٹر کر چکے ہیں جن میں پرنسٹن یونیورسٹی، گندھارا یونیورسٹی، سیکاز یونیورسٹی، سٹی یونیورسٹی، قرطبہ یونیورسٹی، ابا سین یونیورسٹی اور شاید اگر منسٹر صاحب اس کے نام لینا چاہیں، میں انکی توجہ کیلئے پہلے سے لے لوں لیکن سر، اگر آپ یہ ساری یونیورسٹیز دیکھیں، یہ یا مارشل لاء میں آئی ہیں اور یا ایمر جنسی جس وقت ملک میں نافذ تھی، تو ایک عام تاثر یہ بنتا ہے کہ پرائیویٹ یونیورسٹیز کو اگر پچھلے دروازے سے کوئی انٹری ملتی ہے تو وہ مارشل لاء کے وقت پہ ملے اور یہ سارے جتنے بھی آرڈیننسز ہیں، یہ 2001-02 اور ابا سین یونیورسٹی جو تھی، وہ ایمر جنسی جب ملک میں لگی تھی تو اس وقت وہ آئی تھی اور At retrospective date ہم نے اس کی پھر منظوری اس وجہ سے دی تھی، اس مجبوری کے تحت کہ وہ ادارہ بن چکا تھا، دو سال لے چکا تھا، اگر گورنمنٹ اس سے Back out ہوتی تو گورنمنٹ کیلئے مسئلہ تھا لیکن یہ ایک فریش لیجسلیشن ہے اور میری ان سے یہ پرزور گزارش ہوگی کہ اس کو ماضی کی Precedent کا حوالہ نہ دیں اور وہ میں نے پہلے سے کہہ دیا ہے، یہ ایک فریش لیجسلیشن ہے اور اگر کوئی مجھے ثابت کر دے کہ جمہوری حکومتوں میں اس قسم کی لیجسلیشن اگر ہوئی ہے تو میں اپنی قرارداد کو واپس لے لوں گا۔ میری قاضی صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ مہربانی کر کے اس کے متعلق سنجیدگی سے سوچیں۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Higher Education, please.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکر یہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں اپنے دونوں معزز اراکین کی جو انہوں نے بات کی ہے، میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ سر، میں ایک گزارش یہ کرنا چاہوں گا، اپنے دونوں معزز بھائیوں سے کہ یہ Disapproval notice آپ واپس لے لیں اور مجھے اجازت دیں کہ میں کم از کم اس بل کو پیش کر دوں اور پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر جنٹلی Reservations ہیں، انکو Address کر لیں

گے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے، اس ہاؤس کا حق ہے اور بہتر سے بہتر لیجسلیشن کرنا بھی ہمارا فرض ہے، اس میں اگر کوئی کمی ہے تو اس کو بیٹھ کر بات چیت کے ذریعے دور کریں گے، میں انکو Assure کرتا ہوں کہ برائے مہربانی یہ اپنے Disapproval notices واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہمارا مقصد یہی تھا کہ ہم جو اس میں Lacunas اور جو اس میں غلطی ہے، وہ گورنمنٹ کے سامنے لے آئیں اور آنریبل منسٹر صاحب ہمارے ساتھ بیٹھ کر ان Lacunas اور ان غلطیوں پر بات کرنا چاہتے ہیں تو میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل اسرار اللہ خان صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ بالکل میں بھی اس Gesture کی قدر کرتا ہوں اور جیسا کہ انہوں نے Assure کرایا ہے کہ اس کو جب Present کریں گے تو ہماری جتنی بھی گزارشات ہیں تو ان کا سنجیدگی سے نوٹس لینگے، میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion is withdrawn.

اقراء نیشنل یونیورسٹی آرڈیننس 2010 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Higher Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the Iqra National University Ordinance, 2010. Honourable Minister for Higher Education, please.

Minister for Higher Education: Thank you, Sir. I beg to move that the Iqra National University Ordinance, 2010 may be laid before the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان! بیبا پکبنے خہ او شو؟

نکتہ اعتراض

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر۔ یہ آپ کا ایک نوٹیفیکیشن ہماری ٹیبل پر پڑا ہوا ہے:

No. F-21, 6-2010, pursuant to the Constitution 18th Amendment Act, 2010, the Chief Election Commissioner has been pleased to order that all existing 99 constituencies of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Province bearing No. PF-1, Peshawar-1 to

PF-99 Malakand Protecting Area II, shall be renamed as PK-1, Peshawar-1 to PK-99 Malakand Protecting Area-II, w. e. f that of the promulgation of the said Act.

نیچے جناب سپیکر، یہ چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے ہے، یہ آرڈر بھی چیف الیکشن کمشنر کی طرف سے ہے۔
جناب سپیکر، میں آپ کو آئین کے آرٹیکل 213 کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، جناب سپیکر، میں آپ کی

توجہ آئین کے آرٹیکل 213 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ **Chief Election Commissioner** “213. (1) There shall be a Chief Election Commissioner (in this part referred to as the Commissioner), who shall be appointed by

(2) No person shall be appointed to be the President Commissioner, ‘means Chief Election Commissioner’, unless he is, or has been, a Judge of the Supreme Court or is, or has been, a Judge of High Court and is qualified under paragraph (a) of clause (2) of Article 177 to be appointed a Judge of the Supreme Court.

(2A) The Prime Minister shall in consultation with the Leader of the Opposition in the National Assembly, forward three names for appointment of the Commissioner to a Parliamentary Committee for hearing and confirmation of any one person”

جناب سپیکر، اب حالت یہ ہے کہ 18th Amendment 18th تو پاس ہو گئی لیکن اس 18th Amendment کے تحت، 213 کے تحت وہ کمیٹی ابھی تک نہیں بنی جو دو دو، تین تین نام بھیجے گی۔ جب وہ کمیٹی ہی نہیں بنی تو وہ نام کیسے، تو جب نام نہیں بھیجے ہیں تو اپوائنٹمنٹ کیسے ہو گی اور جب اپوائنٹمنٹ نہیں ہو گی تو پھر وہ نوٹیفیکیشن کیسے کر سکتے ہیں؟ اس لئے میری درخواست ہے کہ اس پر آپ رولنگ Reserve کر لیں کیونکہ بہت اہم پوائنٹ ہے کہ اگر آج آپ کانسٹیٹیوٹس کے نام Change کرتے ہیں اور ایک ایسے شخص سے کرتے ہیں، نوٹیفیکیشن سے کرتے ہیں کہ جو شخص خود In power نہیں ہے، جس کے ساتھ خود اختیار نہیں ہے کہ وہ چیف الیکشن کمشنر ہو، جس کے ساتھ خود اختیار نہیں ہے کہ وہ کمشنر ہو تو پھر وہ کیسے ایٹو کر سکتا ہے اس طرح نوٹیفیکیشن؟ تو میری درخواست ہے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب، کچھ تیار ہیں؟

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): یہ ایٹو تو ابھی فرلش انہوں نے Raise کیا ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay, make it for another day.

وزیر قانون: اس طرح کر لیں، کسی اور ٹائم کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کل، پرسوں جب بھی، Next day۔

وزیر قانون: Any time، ٹھیک ہے جی، Next day کر لیں۔

Mr. Speaker: Next day, next coming session day.

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، یو منٹ خبرہ کوم جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منٹ کنہ جی، یو منٹ، او در پیرہ چہ دا ایجنڈا ختمہ شی۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، پیرہ اہم خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: گورہ چہ کوم خیز، زہ در کومہ چانس، ملک صاحب! تاسو پخپلہ

Dictation را کوئی۔ Dictation آپ چیز کو نہیں دے سکتے، آپ بیٹھ جائیں۔

Malik Qasim Khan Kattak, to please start discussion on your adjournment motion No. 221, already admitted for discussion under rule 73 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

میاں نثار گل کا کاخیل: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ ایجنڈے کو نہیں دیکھتے، آپ کا ویسے ہی نمبر آ رہا ہے لیکن صبر بھی کوئی چیز ہوتی ہے نا۔

میاں نثار گل کا کاخیل: جناب سپیکر صاحب، ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: او در پیرہ دا در کومہ جی، او در پیرہ ہغہ تہ مے فلور ور کرو جی۔

میاں نثار گل کا کاخیل: جناب سپیکر صاحب، ہغہ تہ خو مو فلور ور کرو او ما تہ نہ را کوئی۔

Mr. Speaker: No, that was point of order that was point of order; this is not point of order.

میاں نثار گل کا کاخیل: سر، آپ ان کو تو چانس دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے ہیں، یہ بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میاں صاحب، جو پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے تو وہ چیز کو پتہ ہوتا ہے کہ یہ

پوائنٹ آف آرڈر ہے اور وہ آپ کے حلقے کے مسائل ہوتے ہیں، اس کیلئے اپنے طریقے ہیں۔

تحریک التواء نمبر 221 پر مفصل بحث

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ معمول کی کارروائی روک کر اس اہم

مسئلے پر بحث کی اجازت چاہتا ہوں کہ موجودہ منگائی کے سیلاب اور ضروری اشیاء کی روز بروز بڑھتی ہوئی

قیمتوں نے عوام کا جینا دو بھر کر دیا ہے اور عوام شدید بے چینی اور اضطراب میں مبتلا ہیں، لہذا اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

شکریہ جناب۔ جناب والا، شاید موجودہ حالات کنبے چہ دا کومہ مہنگائی دہ، پہ کوم حالات کنبے غریب دے او دے سرہ کہ د نچلے درجے سرکاری ملازمین دی، دا ڊیر قابل افسوس خبرہ دہ۔ تہ خپلہ سوچ او کرہ چہ د نن نہ درے کالہ، دوہ کالہ چہ د کلہ نہ مونر الیکٹ شوی یو، دا حلف مو اوچت کرے دے، د مہنگائی کوم صورتحال دے، بجلی او گورہ چہ بجلی یو خل نہ، نن تین گناہ زیاتہ شوے دہ، سر، خہ فائدہ خوا او نہ شوہ، کہ زیاتہ شوہ، غلا زیاتہ شوہ، غلا بختور خلق کوی او ہیخ انتظام ئے نشتہ، یو طرف تہ چائنا حکومت تہ دا درخواست کوی چہ راشہ زہ تین سو روپی باندے چہ کوم دے تا تہ د یو کور بجلی درکوم او دلته کنبے مونر پہ رینٹل پاور منصوبے باندے لکیا یو، خومرہ مجبوری دہ۔ بل طرف تہ عوامو تہ د آتا ضرورت دے، د اوو ضرورت دے، ہغہ او پرہ پہ کوم حال باندے دی چہ ہغہ ریت خومرہ اوختو، مرچ، چینی، گورہ او تمباکو خہ شے چہ کوم دے، زہ چہ او گورم ہغہ غریب بالکل خپل خیتہ نہ شی ساتلے، یو چوکیدار او گورہ چہ د ہغہ پانچ ہزار، چہ ہزار روپی تنخواہ دہ، یو نائب قاصد او گورہ، یو کلرک او گورہ، نن خہ صورتحال دے، ورخ پہ ورخ د مہنگائی Ratio زیاتیری، حکومت ہلہ مزہ کوی چہ یو طرف تہ بادشاہ وی او بل طرف تہ د ہغوی سرہ خپل وزیران وی او بل طرف تہ بھوکے، ننگے عوام چہ کوم دی، د ہغوی او پرہ نہ وی نو حکومت مزہ کوی؟ کہ چرے تا نہ خلق د لوگے مری او بل طرف تہ مہنگائی ورخ پہ ورخ زیاتیری او د ہغہ ہر قسم قوت خرید ختم شی، بیا بہ ہغہ خلق خنگہ گزارہ کوی؟ جناب والا، بنہ تہ خپلہ سوچ ورتہ او کرہ، نن سبزی مندئی تہ لا پر شہ د سبزی ضرورت Essential commodities تہ او گورہ چہ ہغہ کوم حال تہ قیمتونہ د آسمان سرہ خبری کوی، ہیخ روک تھام ئے نشتہ دے او ہغے د پارہ مخکنبے زمانہ کنبے بہ خپل ڊپٹی کمشنر وو، اسسٹنٹ کمشنر بہ وو، ہغے د پارہ باقاعدہ کمیٹی وے، پرائس ریویو کمیٹی، پہ ہغے کنبے بہ پرائیویٹ خلق وو، Elective representative وو، ہغوی بہ باقاعدہ پہ مارکیٹو چھاپے وھلے، اوس ہیخ پرسان حال نشتہ دے۔ جناب والا، تہ خپلہ

سوچ ورتہ اوکڑہ، دا مہنگائی مونہ نہ جوڑہ دہ، خپلہ حکومت وقت سرہ بالکل د
 غریب سوچ نشتہ دے، غریب کوم طرف تہ لار شی، تہ خپلہ سوچ ورتہ کوہ، تا تہ
 خپلہ حکمرانی مزہ درکوی، دا جناب والا چہ یو طرف تہ غریب خلق ژاری او بل
 طرف تہ چہ تہ حکمرانی کوہ، د دے حکمرانی خومرہ خوند دے، دا تا تہ خوند
 درکوی۔ گورہ مونہ خو لگیا پہ یو انداز کبے د اسمبلی ممبران، دا ووتونہ دے
 د پارہ کیری چہ عوامو تہ بہ ریلیف ورکری، نہ دا چہ پہ عوامو بوجھ جوڑ شی نو
 جناب والا، مہنگائی نن د وخت ضرورت چہ کوم دے، دا ډیرہ اہم مسئلہ دہ، تہ
 گورہ جی، گیس تہ اوگورہ، تہ دے تیلو تہ اوگورہ، تہ دے غورہ تہ اوگورہ،
 چینو تہ اوگورہ، گورہ جی حبیب جالب وائی چہ: "میں روپے کا آٹا" یو ٹائم کبے ئے
 وئیل چہ "واہ واہ پھر بھی عوام کا ہے سنا" دغہ حالات تو کبے جی، د ایوب صاحب دور
 اوگورہ چہ ایوب صاحب خہ وئیل، د "چینی چور" نعرے شوے، نن عوام د مہنگائی
 نہ بھر راوتلے نہ شی، مجبورہ دی نو داسے حالات بالکل ورخ پہ ورخ وروستو
 روان دی، Worst روان دی او مہنگائی پہ ہغہ انداز کبے دہ او بل طرف تہ
 حکمرانان عیاشی کوی۔ خپلہ سوچ اوکڑہ ورتہ چہ پہ دے کال کبے خومرہ
 دورے د اوکڑے، دا ستا پہ دورو چہ کوم خرچ راغے یا داسے زمونہ دا نور
 وزیران چہ کومے دورے کوی، تہ خپلہ سوچ ورتہ کوہ، تہ بل طرف تہ سوچ
 اوکڑہ چہ غریب مری روٹی نہ مومی جی، خو دا واورہ، زہ حکومت وقت تہ دا
 درخواست کوم چہ د غریب سوچ اوکڑے، د غریب سوچ اوکڑے کہ چرے غریب نہ
 وی دسرہ حکمرانی پہ غریب کیری، کہ غریب راوتو بیا بہ تاسو حکمرانی چرتہ
 وی؟ (تالیاں) جناب والا، کہ چرے غریب راوتو حکمرانی بہ چرتہ
 بیایے؟ نو سر زما دا ریکویسٹ دے چہ مہنگائی باندے خصوصی توجہ د
 ورکولے شی۔ ما خو مخکبے دا وئیلی وو جی، دا زما کور سرہ تنور دے د
 اوو، پہ ایمانداری درتہ وایم چہ ما بنام شی، خلق پرے جھگرے کوی نو چہ ستا
 غریب روٹی نہ مومی او بل طرف تہ تہ مزے کوہ، دا خومرہ چہ کوم د وخت
 ضرورت دے؟ زہ حکومت وقت تہ دا درخواست کوم چہ پہ مہنگائی باندے د

خصوصی توجہ ورکھے شی او جناب والا، مونز ڊیر مجبور یو۔ شکریہ، ڊیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، آزیبل میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کا کاخیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر، یہ ہے کہ میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں لیکن بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ اسمبلی فلور پر اگر ہم نہ اٹھائیں تو پھر حکومت کیلئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، اصل بات یہ ہے کہ میں ضلع کرک سے Belong کرتا ہوں، اس ضلع سے کہ جس کے بارے میں شکر الحمد للہ کہ آج آپ کو پتہ ہے ہائی کورٹ پشاور نے ایک وہ بھی دیا ہے کہ اس صوبے میں لوڈ شیڈنگ اس لئے نہیں ہوگی کہ ہماری پیداوار گیس کی اپنے ضلع کرک کی ہے۔ جناب سپیکر، میں وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ایک ہفتہ پہلے میں ان سے چیئرمین ملا تھا اور ان سے کہا تھا اور انہوں نے چیف پیسکو کو فون بھی کیا تھا، ووٹینج کے متعلق کہ ضلع کرک میں ووٹینج بالکل نہیں ہے اور ہمارے ٹیوب ویلز سارے بند پڑے ہیں۔ اس سے تقریباً ایک رات پہلے عام لوگوں نے کرک میں انڈس ہائی وے کو بلاک کیا تھا، میں اور ڈی سی او کرک خود گئے اور ان لوگوں کے ساتھ مذاکرات بھی کئے۔ میں چیف پیسکو کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بڑے قابل احترام آدمی ہیں، فون بھی کرتے رہتے ہیں اور رابطے بھی ہوتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ محرم تک آپ لوگ انتظار کریں، محرم کے بعد کرک کی بجلی ڈومیل کے ساتھ کریں گے اور ووٹینج کا مسئلہ حل ہوگا۔ سر، میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ لوڈ شیڈنگ جتنی بھی ہو، دس گھنٹے ہو، بارہ گھنٹے ہو میں ماننا ہوں سر، میں یہ نہیں کہتا کہ ہمیں بجلی دی جائے، سر اصل بات یہ ہے کہ کرک میں بالکل سارے ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں، پانی کے مسائل ہیں اور میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، ایک سال پہلے آپ کو یاد ہوگا، آپ نے پشاور کی خاطر گیس والوں کو بلایا تھا کہ درہ آدم خیل میں گیس کی پائپ بند تھی اور آپ نے ان کو کہا تھا کہ جس طرح بھی ہو پائپ لائن کو چالو کیا جائے کہ کم از کم پورے پشاور ریجن میں گیس کی تکلیف نہ ہو، تو اسی طرح ہم بھی انہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں جن علاقوں سے گیس آتی ہے تو ہم بھی کم از کم اپنے علاقوں میں جب جاتے ہیں تو شرم محسوس ہوتی ہے کہ تیل اور گیس کے وسائل کے باوجود ہم بجلی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ تو جناب، آج میرے ساتھ وعدہ ہوگا، اگر وعدہ نہ ہو تو پھر میں اس ایوان میں لوڈ شیڈنگ کے خلاف اور ووٹینج کے خلاف کم از کم میں نہیں آؤں گا اور اپنے عوام کے ساتھ رہوں گا۔

جناب سپیکر: ابھی موضوع کی طرف تھوڑا آئیں، یہ ابھی میٹنگی کے موضوع کی طرف آئیں۔

میاں نثار گل کا کاخیل: نہیں، اگر یہ مسئلہ حل نہ ہو تو پھر اسمبلی میں آنا اور بیٹھنا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ان کی جو موشن ہے، اس موشن کی طرف تھوڑا سا آئیں۔

میاں نثار گل کا کاخیل: نہیں سر، میں بجلی کے متعلق بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ڈسکشن اس پہ شروع ہے نا، آپ کی بات پہنچ چکی، ابھی مزید مہنگائی پر بات کریں۔

میاں نثار گل کا کاخیل: سر، مہنگائی بعد میں دیکھی جائے گی، میں پہلے بجلی کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں۔

اگر آپ چیف پیسکو والوں کو نہیں کہہ سکتے تو میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بلائیں گے، ان کو بلائیں گے۔

میاں نثار گل کا کاخیل: واک آؤٹ کرتا ہوں، اس وقت تک نہیں آؤں گا جب تک کہ، کیونکہ میں نے

عوام کے ساتھ وعدہ کیا ہے اور عوام کو میں نے اعتماد میں لیا ہے، میں پھر ادھر بیٹھنا نہیں چاہتا

کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، ان کو بلائیں گے، چیف پیسکو کو بلائیں گے۔

میاں نثار گل کا کاخیل: جی۔

جناب سپیکر: چیف پیسکو کو بلائیں گے، ابھی مہنگائی کیلئے آپ کو فلور ملا ہے، اس پر بات کریں۔ جی، مفتی

کفایت اللہ صاحب۔ اودریہ جی، ۳۰ دیر مخکبے نہ ئے وٹیلی وو جی۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے انتہائی نازک موضوع

پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا اور میں آئریبل ایم پی اے، جناب ملک قاسم صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں

کہ انہوں نے ایک انتہائی اہم تحریک التواء لے آئے ہے اور حکومتی پنجوں نے اس کو تسلیم کیا ہے تو ان کا بھی

شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، حکومت کوئی لاقانونیت اور جنگل کے قانون کا نام نہیں ہے، اسلام کے نقطہ

نظر میں ایک عمل ہوتا ہے جس کو عمل بیعت کہا جاتا ہے، عمل بیعت کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ عوام ایک

فریق ہیں اور حکومت دوسری فریق، حکومت کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ آپ حکمرانی کریں گے، خزانے کے

اختیارات کا استعمال آپ کے پاس ہوگا، تقرریاں اور تبادلے آپ کریں گے، یہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت

کرتے ہیں لیکن اس کے مقابلے میں آپ ہماری جان، مال، عزت اور آبرو کی حفاظت کریں گے اور ہمیں

بنیادی ضروریات مہیا کریں گے۔ جناب سپیکر، میں مہنگائی جیسے عفریت کو بنیادی ضروریات، انسانی حقوق

کی ضروریات میں شامل سمجھتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی حکومت اس وقت تک کامیاب

نہیں ہو سکتی جب تک وہ حکومت اپنے عوام کیلئے سستا آٹا پیدا نہ کر سکے، وہ بنیادی ضروریات پیدا نہ کر سکے جو ان کی قوت خرید کے مطابق ہوں۔ مجھے معاف کیجئے پانچ سال حکومت ایم ایم اے کی گزری ہے اور اب بھی Coalition government ہے، میں کسی ایک حکومت کو تنقید کا نشانہ نہیں بنا رہا ہوں، میں وہ عمومی بات کر رہا ہوں کہ جب حکومت آجاتی ہے تو عوامی مسائل پر توجہ نہیں ہوتی اور زیادہ سے زیادہ یہ بتایا جاتا ہے کہ کس طرح حکومت کی جائے اور حکمرانی کا طرز کس طرح ہو؟ حکمرانی کا بہترین طرز تو عوام ہیں، اگر آپ کو عوام ووٹ نہ دیتے تو آپ یہاں کس طرح پہنچتے اور جن کرسیوں پر آپ تشریف فرما ہیں، یہ کرسیاں قوت بازو اور قوت شمشیر سے آپ کو حاصل نہیں ہوئیں، یہ تو ایک جمہوری عمل ہے اور جمہوری عمل کے ذریعے سے آپ یہاں تشریف لائے ہیں۔ اگر کل کوئی اور حکومت ہو تو وہ بھی جمہوری عمل کا نتیجہ ہوتی، آج یہ حکومت ہے تو یہ بھی جمہوری عمل کا نتیجہ ہے اور آنے والے دور میں اگر کوئی اور حکومت ہوگی تو وہ بھی جمہوری عمل کا نتیجہ ہوگی، جمہوریت یا Democracy is the Government of the people by the people and for the people کے معنی یہ ہیں کہ کوئی آدمی یہ نہ کہے کہ یہ میری حکومت ہے، یہ عوام کی حکومت ہوتی ہے، یعنی ملکیت کا حق بتا دیا کہ اس کے مالک عوام ہیں اور By the people کے معنی یہ ہیں کہ وہاں قوت انتخاب بھی عوام ہیں، کوئی اور Dictation نہیں ہے، سلیکشن نہیں ہے الیکشن ہے اور For the people کے معنی یہ ہیں کہ وہ حکومت وزیروں کی نہیں ہوگی، وہ وزیر اعلیٰ کی نہیں ہوگی، وہ حکومت عوام کی فلاح و بہبود کی ہوگی۔ ہم جب ڈیموکریسی اور جمہوریت کی تعریف کرتے ہیں اور اس آخری شق پر جب دیکھتے ہیں کہ For the people عوام کیلئے تو پھر ہر حکومت کیلئے ایک احتساب کا میدان کھل جاتا ہے کہ میں نے عوام کو کتنی سہولیات دے دی ہیں اور عوام کتنے خوش ہیں؟ جناب سپیکر، مجھے یہ نہ بتایا جائے کہ یہ مرکز کا سبجیکٹ ہے، منگائی خالصتاً صوبے کا سبجیکٹ ہے، میں یہاں بات نہیں کروں گا تو میں کہاں جاؤں گا؟ چوک اور چوراہوں میں باتیں نہیں کی جاسکتیں، بات تو یہاں ہو سکتی ہے اور یہ بات خالصتاً دلائل کی بنیاد پر ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی حکومت کا ذمہ دار اٹھ کر مجھے دلیل سے یہ بتائے کہ ہم نے عوام کیلئے یہ کیا ہے اور عوام پریشان نہیں ہیں اور ہماری حکومت میں عوام بالکل پرسکون ہیں اور وہ خوش ہیں تو پھر میں اپنی تقریر پر اصرار نہیں کروں گا، میں اپنی بات کو واپس لے لوں گا۔ ہر دن جب سورج چڑھتا ہے جناب سپیکر، وہ سورج جب آنکھوں پر لگتا ہے تو وہ احتساب اور عوام کی بہتری کا پیغام دیتا ہے اور جب وہ سورج غروب ہو جاتا ہے، وہ یہ اطلاع

دیتا ہے کہ ہر ایک کو غروب ہونا ہے، ہر ایک کو غروب ہونا ہے، جب سورج اپنی تہمت کے ساتھ باقی نہیں رہ سکتا ہے، وہ غروب ہوتا ہے تو اقتدار آنی جانی چیز ہے اور یہ فنا ہونے والی چیز ہے، یہ باقی نہیں رہتی اور جب یہ چیز باقی نہیں ہے تو وقت کے حکمرانوں کیلئے خدمت کا ایک موقع ہوتا ہے کہ وہ عوام کو زیادہ سے زیادہ سولتیں دے دیں اور عوام کی پریشانیاں ختم کریں، انکے مسائل کو حل کریں۔ میں اس بات کو بھی اعتراف سے کہتا ہوں کہ جب یہ حکومت آئی، اس وقت بہت زیادہ مسائل تھے اور بہت زیادہ مسائل لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں تھے یا بغاوت کا مسئلہ درپیش تھا اور یہاں پر حالات بہت زیادہ یعنی ادھر توجہ نہیں ہو سکتی تھی لیکن اب تو ایسے حالات نہیں ہیں، اب تو حالات نارمل ہیں اور یہ بھی میں مانتا ہوں کہ یہاں زلزلہ گزرا ہے اور یہ بھی مانتا ہوں کہ یہاں سیلاب آیا ہے لیکن یہ تمام چیزیں ہمیں عوام کو بہتر سولت دینے سے مانع نہیں ہیں، ایک بہانہ نہیں بن سکتا۔ اگر سیلاب آیا تو اسکے معنی یہ نہیں ہیں کہ اب لوگ مہنگائی کی چکی میں پستے رہیں اسلئے کہ سیلاب آیا ہے، پہلے مہینے میں یہ رٹے رٹائے جملے ہونگے، دوسرے مہینے بھی رٹے رٹائے جملے ہونگے، پہلے سال بھی یہی رٹے رٹائے جملے ہونگے اور دوسرے سال بھی یہی ہونگے، تو معاف کیجئے ہم عوام کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہیں ہونگے۔ جناب سپیکر، ہمارے ڈھائی سال ہونے کو ہیں، تین سال ہو جائیں گے تو ہم دوبارہ عوام کے پاس جا رہے ہیں، عوام کی عدالت ہمارا احتساب کرے گی اور عوام کی عدالت ہم سے پوچھے گی کہ آپ نے کتنا اچھا کیا اور کتنا برا کیا؟ اگر حکومت کی یہی کارگزاری رہی تو پھر عوام کا سامنا تو ہر ایک جمہوری پارٹی نے کرنا ہو گا تو یہ کس طرح Deliver کریں گے، عوام کو کس طرح مطمئن کریں گے؟ آج میری بات کو ایک سیاسی سکورنگ کے طور پر نہ سنا جائے بلکہ میں ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبے سے بات کر رہا ہوں کہ عوام کے مسائل کو حل کیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

مفتی کفایت اللہ: اب میں عرض کرتا ہوں کہ عوام کے مسائل کیا ہیں؟ عوام کے مسائل یہ ہیں کہ دو وقت کی روٹی نہیں ملتی، دو وقت کی روٹی نہیں ملتی اور لوگ بہت پریشان ہیں، وہ پٹھان وہ غیر تمدن پٹھان جو چائے سے اپنی صبح کا آغاز کرتے تھے، آج وہ چینی کیلئے پریشان ہیں، مہمان نوازی کیلئے پریشان ہیں، لوگ مہمانوں کو کس طرح سنبھالیں؟ اس لئے پریشان ہیں اور ہمارا جو معیار زندگی ہے، وہ غربت کی لکیر سے نیچے گر گیا ہے اور ہم نے اسکے بارے میں کوئی پلان نہیں بنایا ہے، میں حکومت سے ضرور یہ شکایت کرتا ہوں کہ جہاں بہت سارے پلان بناتے ہیں، وہاں آپ نے یہ پلان کیوں نہیں بنایا کہ بے روزگاری کس طرح ختم

ہوگی، غربت کس طرح ختم ہوگی، لوگوں کے معیار زندگی میں کس طرح اضافہ ہوگا، انکو ہم کس طرح بہتر کر سکیں گے؟ اگر ہم اور بہتری نہیں لاسکتے لیکن میرا یہ حق بنتا ہے کہ میں اپنے حکمرانوں سے پوچھوں کہ بلوچستان سے میرا معیار زندگی بہتر ہونا چاہیے، پنجاب سے میرا معیار زندگی بہتر ہونا چاہیے، گلگت اور کشمیر سے میرا معیار زندگی بہتر ہونا چاہیے، کراچی سے میرا معیار زندگی بہتر ہونا چاہیے، آج میں افسوس سے کہتا ہوں کہ ہمارا معیار زندگی بہتر نہیں ہے، آپ نے اس سلسلے میں کیا سوچا ہے؟ مجھے امید ہے کہ انہوں نے سوچا ہوگا، یہ جو رات دن بیٹھتے ہیں، مینڈنگ کرتے ہیں، ان کے پاس بہت سارے ماہرین نے سوچا ہوگا لیکن میری اطلاع بہت ناقص اور کمزور ہے کہ انہوں نے آج تک غربت کے خاتمے کیلئے کیا کیا ہے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکر یہ۔

مفتی کفایت اللہ: آج مہنگائی کا بھوت، جناب سپیکر، آج مہنگائی کا بھوت ہمارے غریب عوام کو پیس رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صحیح بات ہے۔

مفتی کفایت اللہ: چکی میں پس رہا ہے اور اس چکی کو روکنے کیلئے کوئی آدمی ہاتھ نہیں بڑھا رہا۔ ہم تو اپوزیشن میں ہیں، آسانی سے کہہ سکتے ہیں اور ہمارے پاس گورنمنٹ نہیں ہے لیکن ایوان میں بیٹھا ہوا ہر شخص اسکا ذمہ دار ہے، چاہے اسکا تعلق اپوزیشن سے ہو یا چاہے اسکا تعلق اقتدار سے ہو، اقتدار اور اختلاف یہ عوام نہیں دیکھتے، عوام یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ مجھے پینے کیلئے صاف پانی چاہیے، مجھے کھانے کیلئے سستا آٹا چاہیے، میری بنیادی ضرورتوں کو مہیا کیا جائے، میں غرض کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکر یہ۔ شکر یہ مفتی صاحب، لسٹ بہت طویل ہے، سب اسی سبجیکٹ پر بولنا چاہتے ہیں تو مختصر کریں جی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، آپ چاہتے ہیں کہ میں اسکو نرم کر دوں؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، آپ جتنا سخت بول سکتے ہے بولیں، یہ آپ کا ہاؤس ہے جتنا بول سکتے ہیں لیکن ابھی نہیں، بس آپ کا ٹائم ختم ہوا۔ جی، قلندر خان لودھی صاحب۔ میری طرف سے کوئی قدغن نہیں ہے، جتنا سخت بول سکتے، نہیں بس اوروں کو ٹائم دے دیں نا، آپ دیکھیں مفتی جانان صاحب بیٹھے ہیں، حاجی قلندر خان لودھی صاحب ہیں، سب اپوزیشن کے ممبران بولنا چاہتے ہیں۔ جی، حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکر یہ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے ایک اہم مسئلے پر کچھ کہنے کیلئے اجازت دی۔ جناب سپیکر، میرے بھائیوں نے باتیں کیں اور ہم ملک قاسم کے مشکور ہیں کہ وہ اتنی Important تحریک التواء لائے اور ساتھ ہی گورنمنٹ کے کہ انہوں نے اسے منظور بھی کیا، جناب سپیکر، مولانا صاحب نے میرے ساتھ بڑی تفصیلاً بات کی ہے، میں یہ کہوں گا کہ یہ جو مہنگائی ہے، یہ تو ایک ایسا مرض ہے جو روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور یہ ایسا مرض ہے جو کہ لاعلاج ہو چکا ہے اور ہمارے ملک میں مہنگائی تو ایک مسلمہ حقیقت بن گئی ہے۔ جناب سپیکر، ایک عام آدمی کی زندگی مشکل نہیں ہے، مشکلات میں نہیں ہے بلکہ اجیرن ہو گئی ہے، اس کیلئے زندگی گزارنا مشکل ہو گیا ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ایک عام آدمی اپنے انسانی اعضاء فروخت کر رہا ہے اور وہ اپنے لخت جگر جو کہ اسکے جسم کا حصہ ہے، جو اسے سب چیزوں سے عزیز ہے، اسکی فروخت، اسکی بولی لگا رہا ہے اور جناب سپیکر، یہ جو مہنگائی ہے، یہ ہمارے اس صوبے کا، یہ ہمارے ملک کا مسئلہ نہیں ہے، یہ مہنگائی پوری دنیا کا مسئلہ ہے لیکن جناب سپیکر، ہمارے ملک میں بد قسمتی ہے، میں یہ سمجھتا بھی ہوں اور میں اخباروں میں پڑھتا بھی ہوں اور میڈیا والے آج کل ہر چیز سے عوام کو باخبر کر دیتے ہیں، ہم بھی اس سے باخبر ہیں کہ مہنگائی ہے اور اس میں کرپشن بھی ہے لیکن ہماری بد قسمتی ہے کہ ہماری کرپشن کی وجہ سے مہنگائی ہے، دوسرے ملکوں میں بھی کرپشن ہے لیکن اسکی جو کرپشن ہے، وہ اس ملک میں رہتی ہے، ہمارے جو صاحب اقتدار ہیں یا جو ذمہ دار ہیں تو انہوں نے اس ملک کو لوٹا ہے یا کرپشن کی ہے تو انہوں نے اپنے پیسے کو باہر شفٹ کر دیا ہے، پیسہ ملک میں نہیں رہا، یہ کرپشن بھی ایک بری چیز ہے، میں اسکی حمایت نہیں کرتا لیکن اگر یہ ملک میں رہے تو پیسے کا Circulation رہتا ہے، ہمارا Circulation ختم ہو گیا اور ہم تو تباہی کے دھانے پر پہنچ رہے ہیں اور ہمارا وزانہ اس پر رونا ہے، ٹھیک ہے جو Investors ہیں وہ اپنی مرضی کرتے ہیں اور جو پیداوار پیدا کرتے ہیں جو چیز پیدا کرتے ہیں، وہ اپنی مرضی سے کرتے ہیں لیکن گورنمنٹ، سٹیٹ بھی کسی چیز کا نام ہے، وہ اس میں Competition پیدا کرے، گورنمنٹ کی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ یوٹیلیٹی سٹورز قائم کرے، اسکے بعد سستے بازار لگائے اور اسمیں وہ اپنی طرف سے، گورنمنٹ کی طرف سے چاہیے کہ وہ سبسڈی دے، Competition پیدا کرے تاکہ لوگ اپنے اوقات میں آجائیں تو اتنی مہنگائی نہ کریں گے۔ ہماری تو جو مرضی ہے کہ ٹائٹرو والا جو ٹائٹرو لاتا ہے، وہ آج ایک سو پچیس روپے پر بیچ رہا ہے اور جو پیاز والا ہے وہ ستر اور بہتر روپے پر بیچ رہا ہے، چینی جس کی مرضی ہے جیسے وہ بیچ رہا ہے۔ چونکہ ہمارے پاس گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بازار نہیں ہے، گورنمنٹ

کی طرف سے یوٹیلیٹی سٹورز اس تعداد میں نہیں ہیں کہ ہم اس کا کچھ تدارک کر سکیں۔ جناب سپیکر، یہ اقتصادی بحران بنتا جا رہا ہے اور یہ اگر یہی چیز رہ گئی تو یہ ہم اس کا کیا تدارک کریں گے؟ تو میں اپنی سوچ کے مطابق، یہ گورنمنٹ سے میری ریکویسٹ ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو کنٹرول میں لانے کیلئے اپنی طرف سے کوئی ایسا مسئلہ پیدا کرے کہ جس میں یوٹیلیٹی سٹورز کی بہتات ہو جائے، سستے بازار لگ جائیں اور اس میں کوئی سبسڈی اگر دیتی ہے تو اوپن مارکیٹ میں چیز کو رکھے تاکہ جو لوگ اپنی من مانی کر رہے ہیں وہ کنٹرول میں آجائیں، تو جناب سپیکر، اس طرح سے ہم کچھ نہ کچھ اس پر کنٹرول کر سکیں گے۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر، آج میں نے 'مشرق' اخبار میں پڑھا کہ پٹرول کی قیمتیں ایک قومی مسئلہ ہے اور دنیا کا ایک مسئلہ ہے اور اس میں جو جو بڑھ جائے تو ہم اسکو کم نہیں کر سکتے، یعنی انکے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ پٹرولیم پر ہمارا کنٹرول نہیں ہے لیکن جب یہ عالمی مارکیٹ میں سستا ہو جاتا ہے تو اس وقت ہمارے ملک میں سستا نہیں ہوتا، یہ بھی ہماری ایک بد قسمتی ہے اور اسی طرح سے جناب سپیکر، میں سوچ رہا ہوں کہ ان حالات میں آج Reformed General Sales Tax لگانا تو میرے خیال میں قوم کو ان حالات میں زندہ درگور کرنے کے مترادف ہو گا اور پھر مرکز کے ہمارے ایک بہت ذمہ دار فنانس منسٹر ہیں، انکی ایک سٹیج سنی، وہ کہہ رہے ہیں، فرما رہے ہیں کہ یہ پچاسی فیصد تو پہلے سے ہی، تین چار سال، دو تین سال پہلے سے یہ ٹیکس لگا ہوا ہے، صرف اب پندرہ فیصد لگائیں گے تو جب وہ ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ ٹیکس Already چل رہا ہے تو پھر اس قوم کو اور کیوں پریشان کر رہے ہیں کہ پندرہ پر سنٹ لگائیں، کہتے ہیں کہ پندرہ پر سنٹ لگانے سے مہنگائی کم ہو جائے گی، یہ میری سمجھ میں نہیں آیا، شاید گورنمنٹ کی طرف سے کوئی مجھے یہ سمجھا دے گا کہ وہ کہتے ہیں کہ پچاسی فیصد تو پہلے سے لگا ہوا ہے، ان چیزوں پر ٹیکس لگا ہوا ہے، اب پندرہ پر سنٹ ہم نے اور چیزیں جو رہ گئی ہیں ان پر لگانا ہے اور اسے مہنگائی پر کنٹرول ہو جائے گا، یہ میری سمجھ سے باہر ہے تو میں یہ سوچتا ہوں کہ اگر پچاسی فیصد آپ نے لگایا ہوا ہے تو پھر وہ مزید لگانے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اس طرح سے جی یہ جو Competition کی میں نے بات کی، میں To the point بات کرتا ہوں، یہ میری گورنمنٹ سے التجا ہے، مرکز سے بھی اور اس صوبے سے بھی کہ یہ گورنمنٹ ایسی کوئی چیز اپنی طرف سے شروع کرے، یہ یوٹیلیٹی سٹورز کی تعداد بڑھا دے، سستے بازار لگائے اور اس میں یہ جو اپنی طرف سے کوئی سبسڈی دیتی ہے تو تب ہی یہ لوگ ہمارے کنٹرول میں آجائیں گے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ بہتر ہے وہ کمائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آئرہیل منسٹر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ یہ پوائنٹس جو لودھی صاحب بتا رہے ہیں، کچھ لوگ تو خالی تقریریں کرتے ہیں، لودھی صاحب بڑے اچھے پوائنٹس آپ کو بتا رہے ہیں (تالیاں) یہ ذرا نوٹ کیا کریں۔

حاجی قلندر خان لودھی: دوسری میری جو بات ہے، وہ بات جو میں کر رہا ہوں، میں یہ نہیں سمجھتا، آپ کے توسط سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اگر سپورٹ کریں گے اور یہ ہاؤس اگر سپورٹ کرے گا، اگر کوئی ایسی ایک قرارداد پیش کرنے کی آپ ہمیں اجازت دے دیں کہ جو لوگ بھی ملک سے اپنا پیسہ باہر لے گئے ہیں، وہ اپنے پیسے کو اس ملک میں واپس لائیں جو کہ اس غریب قوم کا حق تھا، لوٹ کے لے گئے ہیں یا جائز لے گئے ہیں یا کرپشن سے لے گئے ہیں تو وہ اس پیسے کو یہاں لائیں تاکہ میرے ملک میں پیسے کا سرکولیشن چلے، میرے صوبے میں پیسہ سرکولیشن کرے۔ ہم روزانہ قراردادوں کی باتیں کرتے ہیں تو اس قرارداد کی بات کریں اور یہ ہم یہاں سے حکومت کی طرف سے منظور کر کے مرکز کو بھیجیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ سکندر خان شیرپاؤ صاحب! آئرہیل سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ڈیرہ مہربانی۔ جناب سپیکر، زہ ستاسو مشکوریمہ چہ یو ڈیرا ہم موضوع باندے د خبرو کولو د پارہ تاسو مالہ موقع راکرہ۔ قاسم خان چہ دا کومہ ایشورا اوچتہ کرے دہ، دا واقعی یوہ ڈیرہ اہم ایشودہ اونن داد ہر یو کس ایشودہ، کہ مونبرہ اوگورو نوپہ دے باندے مخکنے سبشنز کنبے ہم مونبر خبرے کرے دی او واقعی دلته کنبے خنگہ چہ لودھی صاحب ہم خبرہ اوکرہ او مفتی صاحب ہم خبرہ اوکرہ، دے مسئلے باندے مونبر او سہ پورے قابو او نہ موندلو بلکہ روزانہ زیاتیری او پہ دیکنبے خہ کمے ہڈو بنکاری نہ، نہ دے مونبر تہ خہ دغہ بنکاری چہ یرہ خہ تائم پیریڈ بنکاری چہ پہ ہغے کنبے بہ دا کم شی یا دیکنبے بہ خہ بہتری راشی او بل خوا تہ چہ کومہ Alarming خبرہ دہ، ہغہ دا دہ چہ یو طرف تہ قیمتونہ زیاتیری، گرانی زیاتیری، بل خوا تہ ستاسو د انکم ذرائع چہ دی، ہغہ کمیبری لگیا دی نو دا دیو دہ طرف نہ چہ دے پہ خلقو باندے یو پریشر Build کیبری او یو سلسلہ روانہ دہ، خصوصاً د Food inflation حوالے سرہ کہ تاسو اوگورئی نو دے وخت سرہ Food inflation more than 20% باندے روان دے او بیا ہغے کنبے خصوصاً زمونبر صوبہ چہ دہ، پہ ہغے

کبنے کہ تاسوا و گورئ نوز مونر صوبه کبنے ٲولو کبنے زيات Food inflation effect کوی او هغه ٲولو کبنے زيات هم دے۔ جناب سپيکر، ٲههک ده دیکبنے مختلف فيکٲرز دی، دیکبنے گلوبل فيکٲرز هم شته، دیکبنے ريجنل فيکٲرز هم بعضے شته، دیکبنے نور داسے مسئلے دی چه د هغه د وجے نه هم دا Inflation يا دا دغه روان دے خو چه کوم فيکٲرز مونر کنٲرول کولے شو، کم از کم چه کوم فيکٲرز چه په هغه باندے زمونرہ پاليسيز سره فرق راتلے شی نو کم از کم دا ده چه مونر په هغه فيکٲرز باندے څه پاليسي ورله جوړه کرو او څه د هغه د پارہ اقدامات اوچت کرو۔ زه ٲير افسوس سره وایم چه زمونر اکنامک پاليسي چه ده، هغه هډو څه داسے Comprehensive economic policy موجود نه ده بلکه زه به دا اووایم چه مونر په ايډهاک ازم باندے په اکنامک سائډ باندے چلېرو لگيا يو، مونر که اوگورو نو په دے درے کالو کبنے د موجوده حکومت خو څلور فنانس منسٲرز بدل شوی دی، دغه شان څلور فنانس سيکٲريان بدل شوی دی نو مونر دا څنگه وئیلے شو چه څه داسے Comprehensive څه ضرورت دے؟ يو طرف ته جناب سپيکر، هغه د چيک اينډ بيلنسز کوم ميکينزم دے، هغه هغه شان کار نه کوی لگيا دے، مخکبنے به څنگه مجسٲريٲس يو پوره چيک ساتلو، يو پوره ميکينزم به کار کولو، هغه کار نه کوی خوبل خوا ته جناب سپيکر، زمونر دا خپل د ستيت بينک رپورٲ راڅی او د ستيت بينک گورنر په خپل رپورٲ کبنے دا ليکي چه دا گراني چه ده، د هغه Main وجه چه ده هغه دا ده چه گورنمنٲ روزانه Borrowing کوی لگيا دے او چه څومره Borrowing هغوی زياتوی، دے سره به Inflation زياتيږي۔

جناب سپيکر: ستاره آيا زبني بي! يه مني اسمبلي بند کر لیں، يه کتنی اهم ٲناپک، په ڈسکشن هوږه يه، آپ کو شايد مهنگائی کا زور معلوم نہیں (قبضے) آپ کو ٲتہ ہی نہیں ہے کہ مهنگائی بھی ہے؟ يه آپ کا بڑا Negative impact جارہا ہے، گورنمنٲ نے تو اس کو سپورٲ کیا تھا اور آپ اس کو اب سير لیں ہی نہیں لے رہے ہیں۔

جناب شير احمد بلور {سينيئر وزير (بلديات)}: کيوں نہیں لے رہے ہیں، جناب سپيکر، هم نوٲس لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، جو تجاویز مل رہی ہیں، اس کے نوٹس لیا کریں تاکہ۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نوٹس لے رہے ہیں نا۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ہاؤس میں یہ منی اسمبلیاں نہیں ہونی چاہئیں۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، زمونر د ستیت بینک پہ رپورٹ کنبے گورنر دا وائی چہ چونکہ Borrowing زیاتیری، د Government borrowing روزانہ زیاتیری، د ہغے د وجے نہ **Crowding effect** کیری لگیا دے او د ہغہ **Crowding effect** چہ دے، Is causing this inflation to rise everyday او Inflation چہ زیاتیری نو Obviously ہغے سرہ بہ دا گرانی او دا کوم چہ Essential items دی، پہ ہغے کنبے بہ ہم فرق راخی۔ جناب سپیکر، کم از کم دے طرف تہ خو مونر توجہ ور کولے شو چہ ہغہ خیل، دا حکومت چہ دے خیل ہغہ اخراجاتو باندے توجہ ور کیری او ہغہ پہ خیل کنٹرول کنبے اوساتی چہ دا Borrowing کم از کم چیک شی او د دے خیل Effect چہ دے، ہغہ دا ہم دے چہ بیا دے سرہ پرائیویٹ انوسٹمنٹ یا کوم چہ نور داسے انوسٹمنٹ دے، زمونر بزسسز دی، ہغے تہ ہم ہغہ لحاظ سرہ پیسہ کمہ وی، چہ کومہ خبرہ لودھی صاحب ہم او کرہ چہ سرکولیشن ہغے سرہ کمیبری نو دا Crowding effect چہ اوشی، د دے اثرات بہ داسے روان وی او دا گرانی کنبے بہ اضافہ کیری او ورسرہ ورسرہ لودھی صاحب ہم ہغہ طرف تہ خبرہ او کرہ او زہ ہم دا دغہ کومہ چہ یو طرف تہ خو مونر دا شور کوؤ چہ یرہ گرانی دے، یو طرف تہ مونر دا شور کوؤ چہ یرہ خلقو تہ یرہ تکلیف دے، روزانہ د خیزونو پہ قیمتونو کنبے اضافہ کیری لگیا دے، بل خواتہ جناب سپیکر، چہ مونر کبنینو آئی ایم ایف سرہ نو مونر د ہغوی ڊکٹیشنز او د ہغوی چہ کوم پالیسیز دی، چہ ہغے باندے بالکل بغیر د سوچہ او بغیر د دغہ چہ ہغے کنبے مونر د خیلو خلقو تحفظ تہ او گورو، مونر پہ ہغے باندے عمل شروع کوؤ، کہ ہغوی وائی چہ سبسیدیز Withdraw کړی، مونر یکدم وایو چہ سبسیدیز Withdraw کوؤ، کہ ہغوی وائی چہ فلانے ٹیکس او لگوئی نو مونرہ وایو چہ بالکل مونرہ دا ٹیکس لگوؤ، مونرہ د ہغے پہ خائے

شہ Alternate Solutions شہ داسے ہغوی تہ نہ رامخامخ کوؤ۔ جناب سپیکر، اوس د آر جی ایس تی دا ایشو ڊیرہ Important issue دہ، دے وخت کبنے روانہ دہ او د ہغے وجے نہ ہم یو لوئے Concern پہ خلقو کبنے پیدا شوے دے۔ کہ یو طرف تہ مونو اوگورو، لا آر جی ایس تی د اسمبلئ نہ پاس شوے ہم نہ دے، لا نافذ شوے نہ دے خو Already retailers او دغہ چہ دی، ہغوی قیمتونہ زیاتول شروع کرل۔ بل خواتہ جناب سپیکر،----

جناب سپیکر: سکندر خان شیرپاؤ صاحب، میں سب کو ایک گزارش کرونگا، جتنے بھی اس موضوع پر بولنا چاہتے ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنے صوبائی لیول پر Improvement کیلئے حکومت کو کچھ اچھی تجاویز دے دیں، مرکزی حکومت میں اس لیول پر ہم اس ہاؤس سے کیا کریں گے، ایک قرارداد خالی آپ بھیج دیں، ادھر اس پر ڈسکشن ہونی چاہیے کہ ادھر جو Weaknesses ہوں تاکہ اس کی Improvement ہو جائے۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن جب میرا صوبہ نوے فیصد فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر Depend کرتا ہے، اس کے سارے نوے فیصد Resources فیڈرل گورنمنٹ سے آتے ہیں تو ان کی پالیسیز کا میرے اوپر اثر ہوگا۔ جناب سپیکر، میں اگر اس کے اوپر ادھر بات نہ کروں، میں اگر اس کے اوپر آواز نہ اٹھاؤں تو پھر کون اس کیلئے آواز اٹھائے گا؟ جناب سپیکر، آپ کی بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں لیکن کم از کم ادھر سے ایک Message ضرور جانا چاہیے کہ ادھر ہمارے صوبے میں چونکہ ہمارا صوبہ ایک پسماندہ صوبہ ہے، ہمارے صوبے کے اوپر اس Inflation کے زیادہ اثرات ہیں، یہاں پہ ویسے بھی اگر آپ دیکھیں تو کاروبار کے ذرائع کم ہیں، یہاں پہ ایگریکلچرل کے بھی اس لحاظ سے اتنا زیادہ وہ نہیں ہے، ہمارے اوپر سب سے زیادہ اثر ہوتا ہے، ویسے بھی اگر ہم دیکھیں تو دہشت گردی کی وجہ سے بھی ہم، اس کی وجہ سے بھی Suffer کر رہے ہیں، سیلاب کی وجہ سے بھی ہم نے Suffer کیا اور پھر اوپر سے ایک اور سیلاب ہمارے لوگوں کے اوپر آ رہا ہے تو اس میں ہمیں یہاں سے آواز اٹھانا پڑے گی۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، آپ اس پہ بالکل اٹھائیں لیکن اس کا مطلب ہے کہ ادھر جو صوبائی حکومت کے اقدامات ہیں، اس سے آپ مستفق ہیں، یہ ٹھیک جا رہے ہیں۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: میں نے جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: اس پہ اعتماد ہے؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اچھی خبر ہے۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، اگر آپ نے میری بات غور سے سنی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اچھی خبر ہے۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، اگر آپ نے میری بات غور سے سنی ہو تو میں نے کہا کہ حکومت کو اپنے اخراجات کم کرنے چاہیئے، حکومت اپنے اخراجات میں رہے، اپنے بجٹ میں رہے تو اس سے بھی فرق پڑیگا۔ جناب سپیکر، یہ میں صرف فیڈرل گورنمنٹ کیلئے نہیں کہہ رہا، میں اس صوبے کی حکومت کیلئے بھی کہہ رہا ہوں، یہاں پہ بھی اخراجات کنٹرول میں نہیں ہیں تو اگر آپ اس طریقے سے لیتے ہیں اور پھر دوسری طرف اگر آپ یہ بھی دیکھیں کہ جو اتحاد اس صوبے میں موجود ہے، وہ مرکز میں بھی موجود ہے تو اس لحاظ سے ان کی پالیسی کا اثر، ادھر یہ حکومت بھی اس کی ذمہ دار ہے تو اس لحاظ سے یہ لوگ اپنے آپ کو بری الذمہ نہیں قرار سکتے۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہم سب کہہ دیں گے کہ جی، بس فیڈرل گورنمنٹ کی غلطی ہے۔ نہیں، اس سے آپ لوگ بری الذمہ نہیں ہو سکتے، یہ آپ کو موقع ملا ہے اور لوگ اس کا آپ سے پوچھیں گے، جو طوفان منگائی کی وجہ سے بن گیا ہے اور جو کہ ایک خطرناک صورتحال اختیار کر رہا ہے، اس کی وجہ سے اگر آپ دیکھیں تو آپ کا جولاہا اینڈ آرڈر سچویشن بن رہا ہے، اگر آپ دیکھیں کہ کتنی ڈکیتیاں اور کتنا Kidnapping اور Ransom میں اضافہ ہو رہا ہے؟ اس میں ایک فیکٹر یہ بھی ہے کہ یہاں پہ منگائی ہے اور یہاں پہ اس لحاظ سے جو Inflation بڑھ رہی ہے، اس لحاظ سے بھی لوگوں کے اوپر ایک پریشر بڑھ رہا ہے تو جناب سپیکر، ہم اس لحاظ سے اس کو علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے، پہلے بھی میں نے کہا کہ چونکہ مرکز میں بھی ایک اتحاد ہے اور صوبے میں بھی وہی اتحاد ہے تو اس لحاظ سے اس کو آپ Bifurcate نہیں کر سکتے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ یہاں پہ بات ہوئی کہ جی، ساری دنیا میں Inflation ہے اور یہ بڑھ رہی ہے لیکن جناب سپیکر، ہم لوگ اگر Compare کریں اپنے Regional countries میں اور اگر ہم دیکھیں کہ انڈیا میں جو چیزیں ہیں، جو وہاں پہ ریٹس ہیں، اگر ہم اپنے ریٹس کو دیکھیں تو جناب سپیکر، اس میں بھی زمین و آسمان کا فرق ہے، کم از کم اس تناظر میں تو ہونا چاہیئے۔ جناب

سپیکر، بنیادی وجہ جو ہے وہ یہی ہے کہ ایک تو Comprehensive policy موجود نہیں ہے، نہ صوبے کے پاس، نہ مرکزی سطح پر، دوسری جو Implementation ہے، اس کیلئے Political well موجود نہیں ہے اور اس کی وجہ سے دن بدن لوگوں میں مایوسی بڑھ رہی ہے اور یہ مایوسی جناب سپیکر، یہ بہت خطرناک ہے، یہ سب کیلئے خطرناک ہوگی، یہ ایک لحاظ سے میں کہوں گا کہ یہ حکومت کی Failure نہیں ہوگی، یہ پورے سسٹم کے خلاف ایک مایوسی بن رہی ہے اور اگر آج ہم نے اس طرف توجہ نہ دی، اگر ہم نے آج اس کیلئے اقدامات نہیں اٹھائے، اگر ہم نے آج اس کو روکنے کیلئے کوشش نہ کی تو جناب سپیکر، یہ ایسی خطرناک صورت حال بن جائیگی کہ پھر کسی کے ہاتھ میں رہے گی۔ بڑی مہربانی، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Tea Break for fifteen minutes only, fifteen minutes only. Thank you. اسی موضوع پر بات چلے گی.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کیلئے ملتوی ہوگی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈووکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جی، مفتی سید جانان۔

جناب محمد جاوید عباسی: مقتدیوں نے کی ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ ایک اہم اور انتہائی ضروری جو آج کل کا مسئلہ ہے، جس کی طرف نشاندہی آج صبح ملک قاسم صاحب نے کی تھی اور اس وقت سپیکر صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ بہت سیریس معاملہ ہے اور یقیناً یہ بہت سیریس نوعیت کا معاملہ ہے جس کو آج ہم نے ڈسکشن میں لانا ہے، یہ جو ایڈجرمنٹ موشن ملک قاسم صاحب اس ہاؤس میں لائے تھے، یہ بہت اہمیت کا حامل ہے اور بد قسمتی۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر، کورم پورا نہیں ہے۔ جناب سپیکر، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کاؤنٹ ڈاؤن' اوکری، دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کاؤنٹنگ' ہوگئی؟ دو منٹ کیلئے دوبارہ گھنٹی بجائی جائے۔
(اس مرحلہ گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Deputy Speaker: Now the quorum is complete and I request Javed Abbasi, to please continue your speech.

جناب محمد حاوید عیسیٰ: Thank you very much۔ جناب سپیکر، یہ بہت Important مسئلہ تھا اور یہاں کے تمام منتخب نمائندوں کو اور جن لوگوں کی آج یہ ایڈجرمنٹ موشن آئی ہے، ان کو بھی آج یہاں اس ہاؤس میں ہونا چاہیے تھا کیونکہ ہمیں بریک میں تھوڑا سا ٹائم دیا گیا تھا، اس کے بعد پتہ تھا حکومت کو بھی اور اپوزیشن کو بھی کہ Same معاملہ کی طرف، جناب سپیکر، اس وقت جو موجودہ صورتحال ہے جس سے ہم اور سارا پاکستان گزر رہا ہے، لوگوں کا خیال تھا کہ جمہوری حکومتوں کے آنے سے حالات میں، ہماری زندگیوں میں بہتری آئے گی، جو کوئی جہاں بھی رہ رہا تھا تو اس کا یہ خواب تھا اور یقیناً انہوں نے یہ اعتماد بھی کیا تھا جمہوری اداروں اور جمہوری حکومتوں پر اور یہ ہماری ذمہ داری اور حکومت کی سب سے بڑی ذمہ داری تھی کہ وہ پاکستان کے اندر جو اس وقت اجتماعی خودکشیاں ہو رہی ہیں، جو آج لوگ اپنے بچوں کو بازاروں میں Sell کرنے کے بورڈ لگا رہے ہیں، ان کو بچھنے کے، جناب سپیکر، یہ جو مہنگائی کا طوفان آیا ہوا ہے، 'جن' اب بوتل سے باہر آ گیا ہے، حکومت کو اس کو کنٹرول کرنا چاہیے تھا اور اب بھی وقت ہے، میں آج کسی کو الزام دینے کیلئے کھڑا نہیں ہوا، ہم صرف یہاں وہ نشاندہی کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ کئی دفعہ، اس سے پہلے بھی ہم نے دو دفعہ مہنگائی پر ایڈجرمنٹ موشن لائی ہے لیکن کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا، ہاں اتنا نقصان ضرور ہوا ہے کہ ایک ایڈجرمنٹ موشن کے بعد مہنگائی اور تیزی سے بڑھ گئی ہے۔ آج بد قسمتی یہ ہے جناب سپیکر، کہ کسی کو کوئی علم نہیں ہے اور کوئی کنٹرول نہیں ہے، کسی ڈسٹرکٹ میں کوئی کنٹرول نہیں ہے کہ جو ایک ہی مارکیٹ کے اندر کئی کئی پرائسز ہیں، اس وقت چیزیں جو ہیں وہ بیچی جا رہی ہیں اور کوئی کنٹرول، Effectively کنٹرول کرنے کا جو میکنزم تھا، وہ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاں Just missing ہے جس کو ہونا چاہیے تھا، یہ مسلسل Review کرتا، مسلسل اس پر میٹنگز کرتا، مسلسل دیکھتا اور پھر جناب سپیکر، پراونشل گورنمنٹ کی سطح پر بھی ایک Co-coordinative effort ضرور ہونی چاہیے کہ مختلف ڈسٹرکٹس میں آج یا کسی وقت کیا پرائسز چل رہی ہیں؟ ہمارے ہاں جو سب سے مشکل کام اور جو سب سے تکلیف دہ عمل ہے وہ یہ کہ جناب سپیکر، کسی ملک کی ترقی کیلئے اور اس کی معاشی بہتری کیلئے مڈل کلاس کا بہت بڑی تعداد میں ہونا ضروری ہے، آج پاکستان کے اندر بد قسمتی سے مڈل کلاس

نہ ہونے کے برابر ہو گئی ہے، بالکل ختم ہو گئی ہے، غریب غریب سے غریب تر ہو رہا ہے اور چند امراء اور چند بڑے لوگ، میں انکی طرف آؤنگا، بلور صاحب! انکی نشاندہی کرونگا، ان بڑے لوگوں کی میں انشاء اللہ، وہ امیر سے امیر تر ہو رہے ہیں، انکو کوئی فرق نہیں پڑ رہا ہے، ان کو کوئی پتہ نہیں چل رہا، آج اگر یہ سیریس ایشو تھا، اس صوبے کا رہنے والا ہر آدمی اس سے Affect ہو رہا ہے، آج جب بحث اس پر جاری تھی تو سب کو یہاں موجود ہونا چاہیے تھا اور Seriousness show ہونا چاہیے تھی، پتہ چلنا چاہیے تھا کہ آج وہ لوگ جو در دراز اضلاع میں بیٹھے ہوئے ہیں، آج انکی نظر ہم پر لگی ہوئی تھی کہ آج مہنگائی کے اوپر جب ہاؤس میں بحث ہوگی تو کیا نتیجہ نکلے گا؟ آج بھی ہماری یہ کوشش ہوگی کہ ہم کسی نتیجے کی طرف اپنے آپ کو لے کے جائیں۔ جناب سپیکر، آپ سے پہلے کہا گیا کہ فیڈرل گورنمنٹ سے زیادہ پراونشل گورنمنٹ پر بات کی جائے لیکن میں اس سے اتفاق اس لئے نہیں کر سکتا کہ یہ سارا کنٹرول جو ہے، وہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ضرور موجود ہے، اگر فیڈرل گورنمنٹ کچھ چیزوں کی پرائسز کو کنٹرول نہیں کرے گی اور اس کو کھلی چھٹی دے گی تو اس کا سب سے زیادہ Effect جناب سپیکر ہمارے صوبے پر پڑے گا۔ ہمارے صوبے میں آپ جانتے ہیں کہ جو کچھ بچی کچی انڈسٹری تھی، وہ مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے اور سب سے زیادہ نقصان اس صوبے کی ایگریکلچر کو ہوا ہے۔ ابھی جو کچھ حالیہ بارشوں اور سیلاب سے ہوا ہے، ان علاقوں میں جناب سپیکر، کچھ مہنگائی ایسی ہے جو شاید فیڈرل گورنمنٹ اور جو بڑے ادارے ہیں، وہ بھی کنٹرول اس لئے نہیں کر سکتے اور اس کا جواز پیش کرتے ہیں کہ انٹرنیشنل پرائسز بڑھ رہی ہیں اور آئل، گھی سے ہم بھی Affect ہو رہے ہیں اور اس کو ہم کنٹرول نہیں کر سکتے لیکن کچھ چیزیں جو تھیں، وہ پہلے دن سے حکومت کو کنٹرول کرنا چاہیے تھیں۔ یہ کیسی بات ہے کہ ہر وقت، ہر دور میں، ہر سال میں کبھی ہمیں آٹا نہیں ملتا، کبھی ہمیں چینی نہیں ملتی، کبھی ہم بجلی کے ہاتھوں مجبور اور بے بس ہیں۔ جناب سپیکر، آپ صرف چینی کا مسئلہ دیکھ لیں وہ کون لوگ تھے؟ آج جب 2001 کی پرائسز آپ دیکھ لیں تو پچیس روپے سے پچاس روپے تک Jump لگایا گیا ہے، پچاس روپے سے پچھتر روپے ہیں اور آج بھی جو یوٹیلیٹی سٹورز ہیں، ان میں تو شاید ساٹھ یا ہینسٹھ روپے مل رہی ہے، اوپن مارکیٹ میں آج بھی پچھتر اور اسی روپے ہے اور لوگوں کی چینی کیلئے لائینیں لگی ہوئی ہیں، ذمہ داری کسی ایک فرد کی نہیں ہو سکتی، آج اگر یہاں پر کھڑے ہو کر کسی ایک فرد کا نام لے لیں کہ اس کی وجہ سے، یہ ماننے کیلئے ہم تیار نہیں ہیں، یہ حکومت کی ذمہ داری تھی کہ وہ کنٹرول کرے کہ چند افراد نے سارے معاملے کو اپنے کنٹرول میں لیکر کس طرح مہنگائی کا طوفان غریبوں کے سر پر

برپا کیا ہے؟ اس کو صرف اسی صورت میں کنٹرول کیا جاسکتا ہے کہ حکومتیں اپنی پوری ذمہ داری کے ساتھ کام کرتیں، آج تین سال گزرنے کو ہو گئے، جب بھی ہمارا اجلاس ہوتا ہے، چیخ چلا کر کہتے ہیں کہ جناب: بجلی نہیں مل رہی، بجلی کی وجہ سے ہم پریشان ہیں، جناب آٹا نہیں مل رہا، آٹے کی وجہ سے پریشان ہیں، یہ چینی نہیں مل رہی ہے، چینی کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اب جناب سپیکر، مجھے جو خدشہ ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کو ایک میٹج نہ چلا جائے، غریبوں کو اور اس میں غریب نہیں ہوتا اس صوبے کے رہنے والے چند امراء کو بچھوڑ کر ہر آدمی بالعموم اور بالخصوص پاکستان کے تمام صوبوں میں یہی صورت حال ہے کہ لوگ اس کے ہاتھوں مجبور ہو گئے ہیں اور دو وقت کی روٹی عزت کے ساتھ کھانے کیلئے وہ مجبور ہو گئے ہیں۔ جب بھی کوئی حکومت منتخب ہو کر آتی ہے تو سب سے پہلے ذمہ داری اس کی یہ ہے کہ وہ لاء اینڈ آرڈر بھی Maintain رکھے اور مہنگائی کا جو طوفان ہے، اس کا بھی کنٹرول رکھے۔ ہمارے ہاں کوئی میکنز م نہیں اور ہمیں ہر صورت میں Adopt کرنا پڑے گا۔ میں کچھ دن پہلے بہاں ایک ریزولوشن لانا چاہ رہا تھا، حکومت نے میری مخالفت کی، میں نے اس میں ایک بات سامنے رکھی تھی، میں آج اس پر بات کرنے کیلئے کھڑا ہوا ہوں، میں کہہ رہا تھا کہ یہ جو آر جی ایس ٹی لار ہے ہیں، ابھی اس سے شاید ورلڈ بینک خوش ہو جائے گا، اس سے شاید آئی ایم ایف خوش ہو جائے گا، اس سے اور جو بڑے ادارے ہیں، انکی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ سے ہم لگے رہے، ہم نے اپنے اوپر انحصار نہیں کیا اور طرح طرح کے ٹیکس لگتے رہے، اب دیکھ لیں کہ کس کس طرح سے یہ ٹیکس ہمارے اوپر لگا کر قیمتیں، میں کہہ رہا تھا کہ اگر آج جی ایس ٹی لگا دیا گیا ہے تو اس سے قیمتیں اور بڑھ جائیں گی، آج جو مشکلات ہیں اس سے ہمارے مشکلات دگنے ہو جائیں گے۔ آج بھی وقت ہے اور ہمیں صرف ایک بات کر کے بٹھا دیا جاتا ہے کہ یہ صوبائی معاملہ نہیں ہے، یہ مرکزی معاملہ ہے، ہم جس ایشو پر بھی بات کرنے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں، ہر مسئلے کا جو Link ہے، وہ مرکز سے کسی نہ کسی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! مختصر کر لیں، ٹائم ختم ہو گیا۔

جناب محمد حاوید عباسی: ابھی تو میں نے شروع کیا، اس پوائنٹ پر جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، یہ۔۔۔۔۔

جناب محمد حاوید عباسی: ابھی تو میں نے بات شروع کی ہے، میں تو ابھی، میں نے یہ بیک گراؤنڈ بتایا۔

جناب سپیکر، اب وقت آ گیا ہے، یہ ریزولوشن لانے سے بہت بڑا فائدہ تھا اور اب بھی ہے کہ اگر آج اس

صوبے اور الحمد للہ اس صوبے کی بڑی اہمیت ہے اگر آج جی ایس ٹی لگا دیا جائے تو کل ہم کس طرح Justify کریں گے کہ یہ صوبہ سرحد کے لوگوں پر نافذ نہیں ہوگا، یہ منگائی کا طوفان نہاں نہیں آئے گا؟ تو اب بھی وقت ہے کہ آج اس صوبے کے لوگ اور تمام پولیٹیکل جماعتوں کے لوگ اکٹھے ہو جائیں اور فیڈرل گورنمنٹ کو ایک ریزولوشن کی شکل میں ریکویسٹ بھیجیں کہ یہ جو آج جی ایس ٹی آپ لگانے جا رہے ہیں، اس سے ہمارے ملک کی بچی کچی جو معیشت ہے، وہ ہمیشہ کیلئے تباہ ہو جائے گی، آپ مہربانی کر کے جتنا پیسہ اس ٹیکس سے وصول کرنا چاہتے ہیں تو اس سے دگنا پیسہ ہمارے جو ادارے ہیں ان سے جو Leakage رہا ہے، یہ رپورٹ آئی ہوئی ہے، اب حکومت کا کام ہے کہ اس کو اپنی کرپشن بھی روکنا ہوگی، اس کو اپنی جو شاہ خرچیاں ہیں، اس طرح لگتا ہے کہ مغلیہ سلطنت کی یادیں تازہ ہو رہی ہیں، ان کو بھی روکنا ہوگا، ان کو اپنی کابینہ کا سائز بھی تھوڑا چھوٹا کرنا ہوگا اور ایک ایک ادارے کے سربراہ کو پانچ پانچ لاکھ روپے تنخواہیں دی جا رہی ہیں، جناب سپیکر، ان کو بھی روکنا ہوگا، اس لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ سے غریبوں کیلئے جن چیزوں پر سبسڈی دی جاتی تھی، آج آپ دیکھ لیں کہ پچھلے کچھ عرصے سے سبسڈیز کی جو روایت ہے اور جو ضرورت تھی اس کو بھی ختم کیا جا رہا ہے، اس کے ختم ہونے سے بھی آج قیمتیں جو ہیں وہ بہت زیادہ بڑھی ہیں، اس میں بھی ضروری ہے کہ وہ جو خرچے ہیں وہ بلا جواز ہیں، جنکا کوئی جواز نہیں ہے، وہ صوبائی حکومت سے بالعموم کہ اپنے ڈسٹرکٹس میں کوئی ایک میکینزم ضرور Adopt کیا جائے، جناب سپیکر، مرکزی حکومت کو بھی چاہیے اور میری ایک ریکویسٹ ہوگی حکومت سے کہ وہ صوبائی پرائسز کو کنٹرول کرے، پرائسز کو چیک کیا کرے تاکہ رپورٹ دی جاسکے۔ آپ یقین مانیں جناب سپیکر، کہ ایک بازار میں ایک دکان کا دوسرے دکان سے جو ریٹ ہے، وہ Different ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much, thank you. Israrullah Gandapur Sahib, Israrullah Gandapur Sahib. Thank you very much.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آخری شعر پڑھ لوں جناب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آخری موقع انکو دے دیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ آج ملک قاسم صاحب نے جب یہ تقریر شروع کی تو انہوں نے حبیب جالب صاحب کا ایک شعر پڑھا تھا، انہوں نے کہا تھا کہ اس میں تھوڑی سی حبیب جالب صاحب کو مرے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا اور اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنے اس شعر میں ضرور ترمیم کرتے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

ایک آواز: جی، وہ ضرور کرتے۔

جناب محمد جاوید عباسی: اس وقت انہوں نے کہا تھا کہ "وہی حالات ہیں فقیروں کے" میں اب جناب سپیکر کہتا ہوں کہ:

بدترین حالات ہیں فقیروں کے دن بدلے فقط وزیروں کے
اگر وزیر چاہیں تو اس کے ساتھ کچھ اور لوگوں کا بھی اضافہ کر دوں۔

ہر بلاول ہے اس دیس کا مقروض پاؤں ننگے ہیں بینظیروں کے

Thank you very much, Janab Speaker.

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Israullah Khan Gandapur Sahib, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میں آپ کا مشکور ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی Important ایشو ہے۔ ہمارے جن دوستوں نے اس کو ٹیکنیکل حوالے سے دیکھنا تھا، سکندر خان نے، قلندر خان لودھی نے اور ابھی عباسی صاحب نے بھی بڑی پر جوش تقریر کی ہے۔ سر، میں اس انداز میں دیکھتا ہوں کہ جو اتحاد یہاں پر حکمران ہے، وہ مرکز میں بھی ہے اور مرکز میں جن کی حکومت ہے، محترمہ شہید کو اللہ بخشنے، انکی کتاب ہے، "مفاہمت"، یہ این آر او والی مفاہمت نہیں ہے، Reconciliation جو انہوں نے Book لکھی تھی اور اس کا ایک پیرا گراف ہے، وہ میں پڑھ کے گورنمنٹ کے سامنے رکھتا ہوں، اگر اس کو وہ دیکھ لے کہ انکے جو پیشرو تھے، انہوں نے جو قربانی دی تھی، وہ اس مقصد کیلئے تھی اور وہ لکھتی ہیں کہ "بھوک انتہا پسندی کو جنم دیتی ہے، لاچارگی انتہا پسندی کو جنم دیتی ہے، مایوسی انتہا پسندی کو جنم دیتی ہے، موقعے کی فراہمی سے جمہوریت کو جلا ملتی ہے، اپنے عوام کی انسانی ضروریات کو پورا کرنے والی حکومت کو شک کا فائدہ مل جاتا ہے، اپنے عوام کی روزمرہ ضروریات کو پورا کرنے اور تشویشات کو دور کرنے والی حکومت کو جمہوری ڈھانچہ تعمیر کرنے کیلئے درکار سیاسی حمایت اور وقت مل جاتا ہے، محروم لوگ مضطرب لوگ ہوتے ہیں اور اضطراب اکثر انقلاب کو جنم دیتا ہے" سر، یہ انکی Book تھی اور یہ گورنمنٹ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ Reconciliation کی باتیں تو اور بھی ہوتی ہیں، مختلف پارٹیوں کو بھی لایا جاتا ہے لیکن ان کا جو زور تھا وہ عوام کی ویلفیئر کیلئے تھا اور اگر اس پیرا گراف کو ہی وہ اپنی منشور کا حصہ بنا لیں اور اس پر عمل درآمد کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جس عظیم مقصد کیلئے انہوں نے قربانی دی تھی وہ یقیناً حاصل ہو جائے گا۔ شکریہ سر۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب، ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس آپ کی پارٹی کی طرف سے تو وہ ہو چکا ہے۔ میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ڈیرہ مہربانی جی۔ دے تو لو نہ اول خو رہنتیا خبرہ دا دہ چہ ڈیرہ اہم موضوع دہ اوپبلک تہ د مہنگائی نہ واقعی چہ ڈیر زیات تکلیف دے او پہ دے باندے مونر د اپوزیشن د ملگرو ڈیر مشکور یو چہ ہغوی دے طرف تہ زمونر توجہ راگر خولے دہ او دا یواھے د ہغوی ڈیوتی نہ دہ بلکہ دا زمونرہ مشترکہ ڈیوتی دہ او خصوصاً د حکومت ڈیوتی سیوا دہ چہ دلته کومہ گرانی دہ، مہنگائی دہ، خلقو تہ تکلیف دے چہ مونر پہ ہغے کنبے کمے راولو۔ یو خو چہ کومو ملگرو دلته خبرے او کپے پہ ہغے ہم ڈیر خوشحالہ یو خوافسوس پہ دے دے چہ ہغوی دلته ناست نہ دی نو زہ دومرہ سنجیدہ فورم کنبے ہر سری بہ وئیل چہ د دے نہ اہم خبرہ نشتہ دے او قوم ہم د دے خبرے نہ تباہ دے او ہغوی قوم لہ دومرہ وخت نہ ورکوی چہ صرف خپل تقریر ئے کرے وے او دلته اوس کنبیناستے نشی چہ دا سیشن ختم شی او تر ہغے پورے انتظار او کپری او دیکنبے چہ ہر خوک وی کہ د حکومت خلق دی او کہ د اپوزیشن خلق دی چہ دوئی سر کنبے موجود وو او اوس موجود نہ دی، دا چہ کوم دے نو مناسب خبرہ نہ دہ، پکار دا دہ چہ بیا قوم تہ ہم او بنودلے شی چہ واقعی مونر سنجیدہ یو او مونرہ د دوئی پہ مسئلہ باندے د حل کولو کوشش کوؤ۔ بلہ خبرہ جی، بنیادی دہ چہ کہ تجاویز وی نو ہغہ بہ ڈیر موثرہ وو خکہ چہ د اپوزیشن د ارخہ تول عمر دا توقع لرلے کپری چہ اقتدار تہ تجاویز ورکری، د اقتدار دا ڈیوتی جو پیری چہ پہ ہغہ تجاویز باندے عمل او کپری، صرف د خبرو تر حدہ پورے تقریر کول، دیکنبے شک نشتہ چہ ڈیر موثرہ خبرے کیدے شی، خلق ہم متاثرہ کیدے شی۔ آیا زمونر د دے خبرو سرہ گرانی کمے دے شی او کنہ؟ دا یو بنیادی سوال دے او د ہغے د پارہ داسے تھوس تجاویز را نہ غلل، سیوا د دے نہ چہ د موجودہ حکومت پالیسی تھیک نہ دہ، موجودہ حکومت تھیک روان نہ دے، دلته چہ کوم دے افرا تفری دہ، بیا پکنبے دا خبرہ کول چہ او

دلته دهشت گردی هم شته او دلته سيلاب هم راغلي و او حکومت په مشکلاتو کښه هم دے چه دا ټوله خبره مني نو د دے مشکلاتو اثرات هم وي، دا د اثراتو نه بغير نه وي او د دے د پاره زه Excuse نه کوم، زه د صوبائي اسمبلي په فلور ولاړ يم، زمونږه ډيوټي ده خو د دے چه کوم فورم دے نو هغه قومي اسمبلي ده او دلته چه چا هم خبره کړه ده نو د دوي مشران هلته په قومي اسمبلي کښه شته، مونږ به د دوي ډير زيات مشکور يو چه دوي خپلو مشرانو ته د دے خبره ياداشت او کړي چه کوم ځائے کښه رښتيا چينج راځي چه چرته ما له د تيلو قيمت مقرر يږي، چرته چه ټيکسونه لگولے کيږي، چرته چه به په آر جي ايس تي بانده فيصله کيږي، چرته چه به د راتلونکي وخت د پاره فيصله کيږي، هغه چه کوم دے قومي اسمبلي ده او د قومي اسمبلي په فورم پکار دا ده چه دا ټول نمائندگانو چه دلته کښه کومه خبره کړه ده چه د دوي پارټي د دوي مشران هلته هم دغه رنگ خبره او کړي، هسه نه چه مونږ په نورو خبرو کښه اينښتي يو او بيا رانه د قوم دا مهنگائي هيره وي۔ جناب سپيکر صاحب، که چرته په مونږ بانده په حقيقت کښه راحت وے او په مونږ بانده مشکل نه وي، زمونږ خپله هم دا خواهش دے ځکه چه مونږ غريب خلق يو، مونږه هم د دے لاره کوڅو خلق يو، مونږ چرته د بل ځائے نه راغلي خلق نه يو، مونږ د گراني نه خبر يو، کيدے شي چه ډيرو خلقو خبره کړي وي خو هغه د گراني د قيمتونو نه خبر نه وي، هغه چه مارکيټ ته سودا له ځي نه، مونږه اوس هم هغه رنگ سبزي راوړو، مارکيټ ته څو، نه مونږ کران ځي او نه مونږ له خلق راوړي، نه مونږه داسه يو قوت، مونږه عام د عوامو خلقو نه يو، مونږ ته پته ده چه عوامو ته تکليف شته، مونږ ته پته ده چه خلق د غربت نه خود کښي کوي، مونږ ته پته ده چه خلق دلته به روزگار دي، مونږ ته پته ده چه خلقو ته تکليف دے خو دا تکليف د يو ورځے نه دے، دا په سيکنډونو کښه نه دے، دا د کلونو نه دے، دا چه زمونږه ملک په معرض وجود کښه راغلي دے او د هغے ورځے نه واخله تر دے ورځے پورے د يو شي قيمت هم او دريدلے نه دے بلکه مخ په وړانده روان دے او زمونږ د ملک د پاليسو دا نتيجه ده چه قيمتونه سيوا کيږي خو دا تصور نشته چه چرته به کميږي او دغه تسلسل دے او چه چا خبره کړه دي، دوي وخت په وخت په

حکومتونو کنبے پاتے دی او دا ٲول مونږ ٲه دلته دے هاؤس کنبے ناست یو، مونږ ٲول قوم ته جوابده یو، ٲه ٲومره تکلیف ٲه دے عوامو بانده دے او مونږه دا کمولے شو او کم کرے مونہ وی نو د خدائے هم مجرمان یو او د ٲیل عوامو هم مجرمان یو۔ مونږ ٲیر ٲه ایماندارئ دا خبره کوؤ ٲه که ٲرته مونږ ته د دهشت گردئ مشکل نه وے، دوئ وائی ٲه دهشت گردی، نن هم د دهشت گردئ دومره تکلیف دے ٲه مونږه نن هم دا ٲومره ٲه ناست یو او د پروٲیکشن ٲه حواله خبره کوؤ، زمونږه زیاته توجه هغه طرف ته وی ٲه دا خلق به ٲنگه بٲ کوؤ، دا سکولونه به ٲنگه ٲلیږی، هسپتالونه به ٲنگه ٲلیږی، لهذا ٲه دے وخت کنبے سختو نه سختو کنبے ٲه بیا د ٲه لږ ٲیر کمے وو هغه سیلاب ٲوره ٲرو نو ٲه دیکنبے یقیناً ٲه د حکومت توجه نورو خبرو ته شی او ٲه اهم خبره وی لکه ٲه سرے وائی "ٲه مرگ ته ئے او ٲرے نو ٲے ته غاږه کیږدی" ٲه مونږ دومره سخته ده ٲه مونږه قوم بٲ کرے نه وی، د دهشت گردو علاج مو کرے نه وی، امن مو قائم کرے نه وی، ٲه ٲه وطن کنبے بیخی امن نه وی، کاروبارونه به هغه رنگ نه ٲلیږی، ٲه بیخی امن نه وی، د زندگی کاروبار به نه ٲلیږی او زه دے هاؤس ته دے ٲول اپوزیشن ملگرو ته وایم ٲه اوخرئ قسم او ٲه ایماندارئ او وایئ ٲه دا صوبائی حکومت نه وے او د دے دهشت گردو خلاف مونږ جهاد نه وی کرے، نن به ٲا وئیل ٲه دے وطن کنبے گرانی ده، مونږ به وو نه نو گرانی به د کوم ٲائے نه وه، نن ٲه دا دلته کنبے مونږ لگیا یو او د طوطی غوندے ٲغیږو، دا د صوبائی حکومت د قربانو نتیجه ده، زمونږ د پالیسو نتیجه ده ٲه مونږ دهشت گردو ته مخامخ ولاږ یو، ٲیل سرونه مو ٲه تلو کنبے ایښی دی، ٲانونه وژنو خود دے قوم ٲه کوم حفاظت کوؤ، دا ٲه کوم زمونږ مرام دے او ٲه دے بانده ٲه کوم دے ٲه کلکه بانده ولاږ یو۔ (ٲالیاں) جناب سپیکر صاحب، د دوئ هغه خبرو ته توجه ٲه دا شاه ٲرٲے دی، یقیناً که داسے دوئ ته ٲه دیکنبے دا شاه ٲرٲی بنکاری ٲه مخکنبے هم د وزیر سره موٲروو، اوس هم د وزیر سره دے، مخکنبے هم د وزیر دفتر وو، نن هم د وزیر دفتر دے، مخکنبے هم دا اسمبلی وه او اوس هم دا اسمبلی ده۔ دا ٲه دے زه ٲوهه نه شوم ٲه دا شاهی ٲرٲه کوم ٲائے کنبے ده،

هغه شاهي کوم ځائے دے، زمونږه د خپل ضرورت مطابق اوس چه کوم زمونږه طريقه کار دے، مروجہ د هغه مطابق چليږو، لهدا هيڅ شاهي خرچه نشته خو دا وعده هم ورسره کوؤ چه زمونږه دا اوس اتلسم ترميم پاس شوي دے، د هغه دا حل دے او هغوي وئيلي دي چه وزارتونه کم کړي، د راتلونکي وخت د پاره وزارتونه کمول او بيا په صوبه کښے د پرستييج مطابق د ديارلسو نه واخله تر پينځلسو پورے وزارتونه به وي، دا وزارتونه د دے د پاره به وي چه د وزارتو ډيمانډ به هم کم وي او که زمونږه حکومت وي او که د اپوزيشن حکومت وي خو په قوم باندے به سختي نه راځي۔ کاش که دا فيصله زمونږ نه مخکښے حکومتونو کړے وے، کاش چه دے باندے مونږه په کلکه باندے ولاړ وے۔ هغه خلق چه چا د خپل وخت مناسبت سره خپل وخت په نره او په خوشحالي تير کړے دے، مونږ په تکليف کښے يو او د تکليف د پاسه دوئ وائي چه شاهي خرچه ده، مونږ خو په دے حکومت پوهه نه شو، مونږ خو دفتر او نه ليدو، مونږ خو کورونو ته په آسانه نه شو تلے، مونږ خو بازار ته سودا له نه شو تلے، مونږ ته خو قدم په قدم دا خبره وي چه دلته د اولي او دلته د اولي، دا وزارت نه دے، دا حکومت نه دے، دا شاهي خرچه نه ده، دا قرباني ده او دا قرباني د وطن د پاره ده او دا قرباني به بيا هم ورکوؤ، په چا احسان نه دے۔ (تالیاں) مونږه د دے چه کوم دے نو غاړه ايښے ده۔ جناب سپيکر صاحب، ما به ستاسو وخت ډير اغسته وي، د آر جي ايس تي خبره کيږي، د دے د پاره يو ځل خبره شوي ده چه په قومي اسمبلي کښے فيصله نه وي شوي، مونږ پرے دلته خبره نه کوؤ خو دوئ چونکه دا خبره اوچيرله، زمونږه د آر جي ايس تي په حواله د صوبائي حکومت خپل تحفظات دي، مونږ وايو چه زمونږه خيبر پختونخوا ډير په تکليف کښے ده، مونږ وايو چه دهشت گړدئ مونږ وهلي يو، مونږ وايو چه مونږ سيلاب وهلي يو چه که هر څومره ټيکس سيوا کوي خو چه کوم د خيبر پختونخوا صورتحال دے، د دوه کالو د پاره مونږ به Exempt کوي، مونږ سره ئے منلے هم ده، وزير اعظم د دے پيکج اعلان کړے هم دے که ټيکس لگوي او که نه ئے لگوي خو زمونږ خيبر پختونخوا د ټيکس ورکولو قابله نه ده، مونږ دا وايو چه زمونږه خيبر پختونخوا باندے به ټيکس نه لگي۔ (تالیاں) جناب سپيکر صاحب، د دے سره سره چه

د تیکس په حواله باندے مونږ وایو چه مونږ د تیکس مخالف هم نه یو، په دنیا کبڼے داسے ملک نشته دے چه هغه د تیکس نه بغیر چلیږی خو زمونږه په وطن کبڼ مونږ وایو چه څوک تیکس ورکوی، هغوی د ورکوی خو په هغوی به سیوا کوئ نه ځکه چه کارخانه نشته، کاروبار نشته نو تیکس پرے د کوم ځائے نه سیوا کوئ؟ هاں داسے خلق شته دے چه د تیکس ورکولو قابل دی خو ځان ئے د تیکس د نیټ ورک نه اوځکله دے، اثر رسوخ ئے استعمال کرے دے، بے ایمانی ئے کرے ده، مونږه هم وایو چه هغه څوک د تیکس د نیټ ورک نه بهر دی هغوی د دیکبڼے داخل کرے شی چه دا تیکس سیوا کیږی نه خو د تیکس قابل خلق چه د دے نه پټ شوی دی چه هغوی پکبڼے شامل شی او دا تیکس چه کوم ورکوی نو دلته کبڼے به چه کوم دے د هغے فائده راځی۔ جناب سپیکر صاحب، زه به ئے په دے ختم کړم چه گرانی نه په الفاظو کمیږی، زمونږ د حکومت د طرف نه یقیناً مونږ داسے نه وایو چه زمونږه Ideal situation دے، گرانی شته، خلقو ته تکلیف شته، که چرته گرانی وی خو ډیره تهییک خبره ده خو که چرته داسے گرانی وی چه د یو څیز قیمت د لسو روپو نه پینځلس شو او دکاندار ئے په شل خرڅوی، دازما غلطی ده، دازما کمے دے او دازمه په فلور باندے ایډمټ کوم چه زمونږه د حکومت ادارے، پکار دا ده چه چوبیس گهټتے په دے نظر ساتی چه ولے د خپل مارکیټ قیمت نه زیات خلق گران خرڅوی؟ او چه دے گران خرڅوی زه سره د حکومت او د اپوزیشن ممبران هم د دے زمه وار دی چه مارکیټ ته لاړ شی، تپوس او کړی چه ولے ئے گران خرڅوی، ولے غوښنه گرانه خرڅوی؟ ولے به دے دال گران خرڅوی، ولے به سبزی گرانه خرڅوی؟ او بغیر د ریټ نه چه هغه به زورند نه وی او دے به ئے خرڅوی، ولے به ئے خرڅوی؟ د دے په بنیاد باندے ما مخکبڼے هم د اسمبلئ په فلور وئیلی دی، نن هم جناب سپیکر صاحب، دا وایم او زه چه د اپوزیشن ملگرو له دا یا داشت ورکوم چه مجسټریسی نظام نشته، په دے وجه باندے لږ خامی شته دے، مونږ زر تر زره مجسټریسی نظام هم د دے د پاره رائج کوؤ چه دا عوامی تکلیف ختم شی، مونږه هم دا خبره کوؤ، پکار دے چه وزیران، د وزیرانو سره ممبران او د اپوزیشن ممبران او زه چه کوم دے فیمل ته هم دا خبره کوم چه دا د هغوی د ممبر په حیثیت هم ډیوتی ده چه هغوی لاړ شی، د

یو ممبر پہ حیثیت تپوس کولے شی، Accountability چہ نہ وی، تپوس چہ نہ وی، صرف الفاظ او لفاظی خبرے پہ ہغے باندے نہ شی کنٹرول کیدے او جناب سپیکر صاحب، د تولو نہ اہم خبرہ چہ دہ، گرانی چہ کنٹرول کیری ہغہ پہ نظام باندے کیری، د بدقسمتی نہ زمونر پہ ملک کبنے تراوسہ پورے اقتصادی نظام نشتہ، دلته پہ دنیا کبنے درے داسے غت غت نظامونہ دی، یو د کیپیٹلزم نظام دے، ہغہ زمونر طرف تہ نشتہ، صرف نقل دے، یو چہ کوم د معاشرے پہ حساب سوشلزم، کمیونزم نشتہ دے، یو چہ کوم دے پہ دنیا کبنے د مذہبونو پہ بنیاد مونرہ او تاسو چہ مسلمانان یو، د اسلام نظام دے، نہ دلته اسلامی نظام شتہ چہ مونرہ ئے کنٹرول کرو، نہ سوشلزم، کمیونزم شتہ چہ کنٹرول ئے کرو، نہ پہ حقیقت کبنے کیپیٹلزم شتہ، دا ایڈہاک ازم دے او چہ ایڈہاک ازم وی پہ ہغے کبنے ہم دغہ رنگ طریقہ کار وی، کاش مونر لہ د ہم خدائے وخت راکری چہ دلته یو نظام راولو، دلته یو طریقہ کار وی چہ کہ حکومت غلطی کوی چہ ہغہ سرہ ہم حساب وی چہ اپوزیشن غلطی کوی چہ ہغہ سرہ ہم حساب وی او دغہ رنگ چہ زمونر نہ مخکبنے خلقو کوتاھی کرے دہ، مونر پہ ہغوی باندے الزام نہ لگوؤ خو مونر لہ د خدائے وس راکری چہ د دے کوتاھی علاج او کرو۔ جناب سپیکر صاحب، یوئل بیا د اپوزیشن د ملگرو شکریہ ادا کوم، پوائنٹ سکورنگ ہم نہ دے، د ہغوی د خبرو جواب ہم نہ وو، مونرہ گرانی ہم منو، مونر د غریب تکلیف ہم منو، مونر د ہغوی مصیبت ہم منو، د ہغوی مشکلات ہم منو او د دے د پارہ مونرہ خیل اقدامات بہ ہم کوؤ او ورسرہ ورسرہ خپلہ Efficiency بہ ہم Show کوؤ او پہ مرکز کبنے چہ زمونر کوم مشران دی، ہلتہ تہ بہ ہم وایو چہ پہ دے آواز اوچت کری۔ ډیرہ مہربانی او شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Thank you very much۔ آخری بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر بلدیات): سپیکر صاحب، ډیرہ مہربانی۔ میان صاحب! تفصیلاً خبرہ او کرہ، ملک قاسم صاحب، میان نثار گل صاحب، مفتی صاحب، لودھی صاحب، سکندر شیرپاؤ خان، عباسی صاحب، سردار گنڈاپور صاحب، دوئی تولو خپلے خبرے او کرلے، شکر گزار یو او مونر د حکومت سر نہ وینخو، د حکومت د طرفہ چہ یرہ مہنگائی نشتہ، بے روزگاری نشتہ، بالکل دا منو چہ بے

روزگاری ہم شتہ، مہنگائی ہم شتہ خود دے وجوہات ہم دی، ہغہ وجوہات
 میان صاحب ڀیر پہ تفصیل خبرہ اوکرہ، زہ صرف دا خبرہ کوم چہ دے وخت
 کنبے مونر د Third World War پہ حیثیت جنگ کنبے روان یو،
 دا Unannounced Third World War دے چہ دے ملک کنبے روان دے خو
 دیکنبے دا دہشتگردی مونر چہ ایلہ Takeover اوکرہ، تاسو تہ پتہ دہ سپیکر
 صاحب چہ ہغہ وخت زمونر داسے حالات پیدا شو چہ مونر کوشش اوکرہ چہ پہ
 خبرو اترو مسئلہ حل کرہ خو اونہ شوہ او مجبوراً مونرہ ایکشن واغستو نو
 دہشتگردی نہ ایلہ مونر لا اوسہ پورے خان مونہ دے Recover کرے چہ سیلاب
 راغلو، سیلاب کنبے زما ورونرو خبرہ اوکرہ چہ او سیلاب ہم راغلو، سیلاب
 کنبے تقریباً تین سو پچھتر پلونہ زمونر تباہ شوی دی، زمونر تقریباً شپہر سوہ
 کلومیترہ روڍونہ ہغہ تباہ شوی دی، زمونرہ سکولونہ تباہ شوی دی، زمونرہ
 ہسپتالونہ تباہ شوی دی او دومرہ حدہ پورے مونر لاڍو چہ مونرہ خپل سترہ بلین
 روپی اے دی پی چہ دہ ہغہ مونرہ فریز کرہ پہ دے وجہ چہ مونر دا وئیل چہ مونر
 دا خپل، دا سیلاب چہ دے او دا خلق دوی مونرہ Facilitate کرہ او دا پیسے
 مونر ہغلته او لگوو چہ چرتہ پلونہ مات دی، لارے نشتہ چہ خلقو تہ Access ملاؤ
 شی، زما ورونرو خبرہ اوکرہ چہ دا حکومت خہ کوی؟ زہ دا وایم چہ دا خود
 اپوزیشن حق دے چہ پکار دہ چہ ناست وے، زہ وایم، دعوے سرہ وایم چہ د
 پاکستان پہ تاریخ کنبے چرتہ پچاس پرسنت تنخوا د چا نہ دہ زیاتہ شوے، دا
 واحد دے حکومت یو بنیگرہ اوکرہ عوامو سرہ، قوم سرہ چہ پچاس پرسنت
 تنخوا گانے ئے ہم زیاتے شوے، ورسرہ پندرہ پرسنت ہغہ میڈیکل بلونہ ہم خلقو
 تہ ملاویری، دا ہم لڑورتہ پکار دی چہ اووائی۔ بیا دا پہ دے ہم فخر کوو سپیکر
 صاحب چہ دا ملک کنبے حالات او د دے باوجود زہ تاسو تہ وایم چہ دا
 مخکنبے پینخہ لکھہ روپی یو سپاہی بہ چرتہ شہید شو، ہغوی بہ ورکولے، مونر
 اوس دیرش لکھہ روپی یو سپاہی لہ ورکوو چہ ہغہ شہید شی، ہغہ لہ او د ہغہ
 بچو لہ مونر د سبق سہولت ہم ورکوو، د ہغہ بچو لہ مونر پلاٹ ہم ورکوو نو
 سپیکر صاحب، دا پیسے خو چرتہ جیب نہ نہ راخی، دا پیسے خو ہم د دے
 ٹیکسونو او ہم د دے صوبے پیسے وی، مرکز ہم مونرہ سرہ ہغہ شان امداد نہ

کوی چہ خنگہ پکار دے، زمونہ حق دے چہ مونہ تہ ملاؤ شی نو پہ دے وجہ باندے دا مہنگائی مونہ منو خود ہغہ مہنگائی وجوہات ہم ورتہ وایو۔ نن تاسو او گورئی World War First کبے حالات خنگہ وو، ہغلته خنگہ مہنگائی وہ، ہغہ وخت کبے World War Second کبے خہ حالات وو؟ دے وخت کبے World War Third کبے مونہ لگیا یو جنگیرو خود دیکبے مونہ باندے دا خنگہ چہ خبرہ اوشوہ چہ دا خود مونہ جہاد کوؤ لگیا یو، دیکبے خود مونہہ حکومت نہ کوؤ خود دے حالات کبے ہم اپوزیشن خبرہ کوی، زہ دا وایمہ چہ اپوزیشن تہ پکار دی چہ زمونہ خبرہ ہم ووری او خیلے خبرے خوئے او کرلے او لارل۔ سپیکر صاحب، دا سکولونہ مونہ جو روؤ، پلونہ مونہ جو روؤ، روڈونہ مونہ جو روؤ، دا نن تاسو خالی د دے اندازہ او گری، دا محرم کبے لس ورخے تیرے شوے دی، ٹول فورسز، فرنٹیئر کانسٹیبلری، فرنٹیئر کور، پولیس، آرمی، ہیلی کاپٹرز، دا ٹول چہ مونہ دلته او دا ٹولہ خرچہ اوشوہ، دا پہ خہ اوشوہ؟ دا پیسے ہم زمونہ صوبائی حکومت ورکوی، بل شوک ئے نہ ورکوی نو دا ٹول اخراجات چہ پہ دے حکومت راشی نو بیا مہنگائی بہ مونہ، مونہ خود وایو چہ د مہنگائی کنٹرول لارہ تاسو راتہ او بنایی یا خود بہ ورتہ ہتیار کیرد و چہ راختی Takeover او گری او مونہ بہ ورتہ ناست یو، دا خود کلہ ہم نہ پیریدو، دا خود تاسو تہ او زمونہ دا پالیسی دہ او زمونہ د صوبائی حکومت پالیسی دا دہ چہ مونہ بہ خپل خانوہ پکبے تباہ کرو، خپل خان بہ پکبے ہر خہ بہ اوشی خود دے Terrorists تہ مونہ بہ انشاء اللہ نہ Surrender کوؤ، او د خپل حکومت Writ بہ پہ دوئ منو۔ بعضے خلق وائی چہ تاسو مذاکرات او گری، مونہ مذاکرات کوؤ، ہغہ خلقو سرہ کوؤ چہ زمونہ د حکومت Writ او منی، یو سرے لا قانونیت کوی، یو سرے زما بچی وژنی، یو سرے زما بچی حلالوی، یو سرے زما سکولونہ تباہ کوی، یو سرے زما ہسپتالونہ تباہ کوی او مونہ ہغوی سرہ خنگہ بہ خبرے کوؤ؟ نو سپیکر صاحب، دا جائزہ خبرہ دہ چہ مہنگائی دہ، مونہ ئے منو، نن لس زرہ روپی میاشت یا شیپر زرہ روپی میاشت سرہ زہ وایم چہ ہغہ سرے ژوند نہ شی تیرو لے، زہ پخپلہ پرون مارکیٹ تہ تلے وومہ، مالیدلی دی چہ اتیا روپی کلو تما تر وو، اتیا روپی کلو پیاز، بیس روپی کلو پرون ما پخپلہ تپوس کرے دے،

الوگان چہ دی، دا شلغم چہ دی، دا ہم بیس روپی کلو وو، سپیکر صاحب، بدقسمتی دا دہ چہ خنگہ ما مخکبے ہم خو خله دا خبرہ کرے دہ چہ بدقسمتی دا وہ چہ 2001 Ordinance چہ شوے وو، ہغہ تول د مجسٹریسی نظام ختم شو چہ مجسٹریٹ ختم شو نو اوس چا سرہ اختیار نشته چہ ہغہ لار شی او یو کس اونیسی، د دے باوجود ستاسو او زمونر دا حکومت چہ راغلو نو مونر دا پی سی او تہ دا اختیار ورکرو، مونر تی ایم او تہ دا اختیار ورکرو چہ ہغوی د لار شی او دا ما سرہ نوٹیفیکیشن شتہ، دا تقریباً کله چہ دوئی دا ریزلیوشن پیش کرو نو ہم ہغہ ورغ ما دا نوٹیفیکیشن ہم او کرو چہ دا تول دسترکت کوآڈینیترز تہ او تحصیل، All Municipal Administrators تہ چہ “Reactivation of the Price Review Committees. Numerous complaints are being poured regarding increase in the prices of essential commodities in different parts of the Province. It is, therefore, requested to reactivate District Price Committees, fix prices of the essential commodities, conduct raids in different markets and ensure affixing price list on the conspicuous places of the shopkeepers. Fortnightly progress report and the fine recovered may be furnished to this office on regular basis for information of the Provincial Government” انفارمیشن ڈائریکٹر تہ مونر کاپی کرے دہ، مونرہ خپل کوشش پورہ کوؤ انشاء اللہ خو چرتہ مونر تہ بہ داسے حالات پیدا کیری، مونر بہ د ہغے خلاف ایکشن ہم اخلو، جرمانہ بہ ہم لگوؤ، جیل تہ ئے ہم لیرو، زہ تاسو تہ دا وایمہ چہ خو کسان د محرم نہ مخکبے جیل تہ ہم لیبری دی، MPO 3 کبے ہم نیولی دی، یو یو میاشت قید ہم پرے تیر کرے دے، د دے پولو تپوسونہ کوؤ خو سپیکر صاحب، یو Fact دے، Fact دا دے چہ حالات داسے دی چہ مہنگائی شتہ، Fact دا دے چہ مونر تہ حالات، د خدائے فضل سرہ دے وخت کبے زمونر صوبہ کبے تیل مونر دو مرہ پیدا کولے شو، سپیکر صاحب، زمونر دو مرہ تیل شتہ چہ مونر تول پاکستان Feed کولے شو، سپیکر صاحب، زمونر دو مرہ گیس شتہ، دا گیس لوڈ شیڈنگ چہ دے، دے بارہ کبے زمونر د چیمبر خلق وو، زمونر نور انڈسٹریلسٹس تلی وو ہائی کورٹ تہ، ہائی کورٹ ورتہ وئیلی دی چہ Under Article 148 تاسو بہ دا گیس مخکبے صوبے تہ ورکوی بیا بہ بھر ورکوی خود ہغے باوجود اوشو نو جی ایم باندے ہغوی پرون نوٹس ہم ورکرو

چہ تہ راشہ دا اوس ہم لوڈ شیڈنگ ولے کیری؟ سپیکر صاحب، د خدائے فضل سرہ زمونر۔ دومرہ منصوبے دی، د Electric Hydel generation د پارہ او مونر۔ سرہ د خدائے پہ فضل پیسے ہم شتہ، پینخہ دیرش اربہ روپی د دے حکومت مرکز نہ چہ مونر۔ اغستے دی، مونر۔ ہیخ دا آوارہ نہ دی کرے، عیاشیانے مونر۔ نہ دی کرے، زمونر۔ تنخواہ، د منسٹر تنخواہ چہ دہ ہغہ ستاسو د یو کانستیبیل تنخواہ دہ، د دے برابر دہ، اتلس زرہ روپی د کانستیبیل تنخواہ ہم دہ، اتلس زرہ روپی د وزیر صاحب تنخواہ ہم دہ نو مونر۔ داسے ہیخ عیاشی نہ دہ کرے، خدائے شتہ لڑ د شکریہ د پارہ چہ لڑ دیر ہغہ اخراجات چہ دی ہغہ فالتو کیری، باقی ہیخ داسے خہ خبرہ نہ دہ۔ زہ تاسو تہ دا وایمہ چہ د بجلو د پارہ انشاء اللہ زہ دا ہم تاسو تہ پہ فلور آف دی ہاؤس وایم چہ Next year وزیر اعلیٰ صاحب بہ د درے خلور ہائیڈل جنریشن بہ مونر انشاء اللہ افتتاح کوؤ، تو لو نہ لویہ خبرہ چہ دہ ہغہ لا ایند آرڈر دے، مونر۔ چین سرہ خبرہ او کرہ، چین ہم چہ دے، ہغہ زیات نہ زیات زمونر۔ ہائیڈل جنریشن ملاکنڈ ڈویژن کبنے دے، چین والا ہم نہ راخی، یربری ملاکنڈ ڈویژن تہ پہ دے چہ یرہ حالات نارمل نہ دی نو خدائے د او کپی چہ یو گل دا خپلہ صوبہ او خپل دا لا ایند آرڈر سیچویشن صحیح کرو نو د خدائے فضل سرہ دنیا کبنے دا دہ، سپیکر صاحب، دا تاسو لس Digging او کپی کتہ د تیلو د پارہ خو کہ درے خلور کامیاب شو نو ہغوی وائی چہ دیر لوئے کار او شو، زمونر۔ دے صوبہ کبنے د خدائے فضل سرہ لسو کبنے شپر چہ کوم دی، ہغہ کامیاب دی، دومرہ آئل دی خو بدقسمتی دا دہ چہ حالات لا ایند آرڈر سیچویشن مونر۔ د پارہ تھیک نہ دے۔ مونر۔ چہ کوم وخت انشاء اللہ دوئی باندے قابو واچوؤ او بیا عباسی صاحب خبرہ کوی چہ مہنگائی ڈیرہ زیاتہ دہ نو زہ وایم چہ پنجاب کبنے خو د دوئی حکومت دے، ہغلثہ د مہنگائی کمہ کری کتہ، مہنگائی خالی زمونر۔ صوبہ کبنے دہ، پنجاب کبنے نہ دہ، سندھ کبنے نہ دہ، بلوچستان کبنے نہ دہ، دا خالی زمونر۔ صوبہ کبنے مہنگائی دہ؟ بیا خو مونر۔ پہ دے فخر کوؤ چہ باوجود د دے حالاتو، باوجود دے ملک کبنے زمونر۔ داسے حالات دی چہ مونر۔ ہر وخت د خپل خانو نو قربانی ور کوؤ، اولا ناست یو خود ہغے باوجود مونر۔ د خدائے فضل دومرہ کنٹرول کرے دہ چہ پنجاب نہ

زیاتہ مہنگائی زما صوبہ کبے نہ دہ، سندھ نہ زیاتہ مہنگائی زما صوبہ کبے نہ دہ، بلوچستان نہ زیاتہ مہنگائی زما صوبہ کبے نہ دہ او باوجود دے نہ چہ مونر فرنٹ لائن صوبہ ہم یو او جنگ کبے ہم مونر تولو نہ مخکبے ولا ریو، زہ دا وایمہ چہ پکار دہ چہ ما د اپوزیشن خلق Appreciate کری چہ مونر خہ خدمت کوؤ لگیا یو، پہ خپل ہر خہ د خپلو سرونو نہ مو دانگلی دی او مونر دا خدمت کوؤ او دیکبے دا خبرے کوی۔ مونر دا وایو چہ پکار دا دہ چہ بنہ خبرے تہ بنہ وائی او بد چہ دے ہغہ مونر تہ پوائنٹ آوٹ کری، انشاء اللہ مونر بہ دا خپل حالات خامخا تھیک کوؤ۔ پیرہ مہربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. The sitting is adjourned till 10:00 A.M of tomorrow morning; thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 21 دسمبر 2010 صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)